پاکستانی پہاڑوں کا انسائیکلوپیڈیا

پہاڑ اور کوہ پیمائی کی تاریخ

تحریر و تحقیق
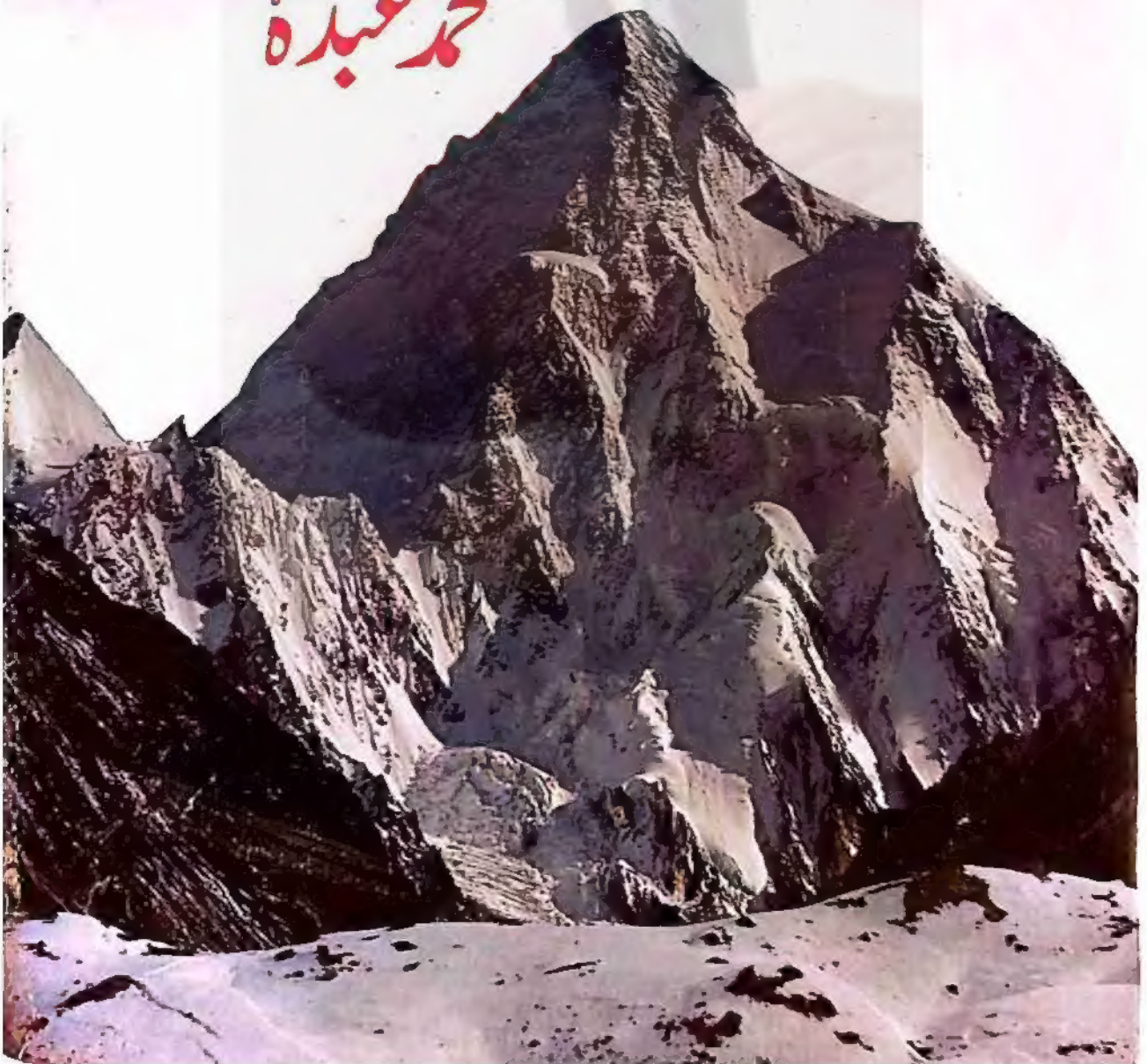
محمد عبدُہٗ

پہاڑ اور کوہ پیمائی کی تاریخ

(پاکستانی پہاڑوں کا انسائیکلوپیڈیا)
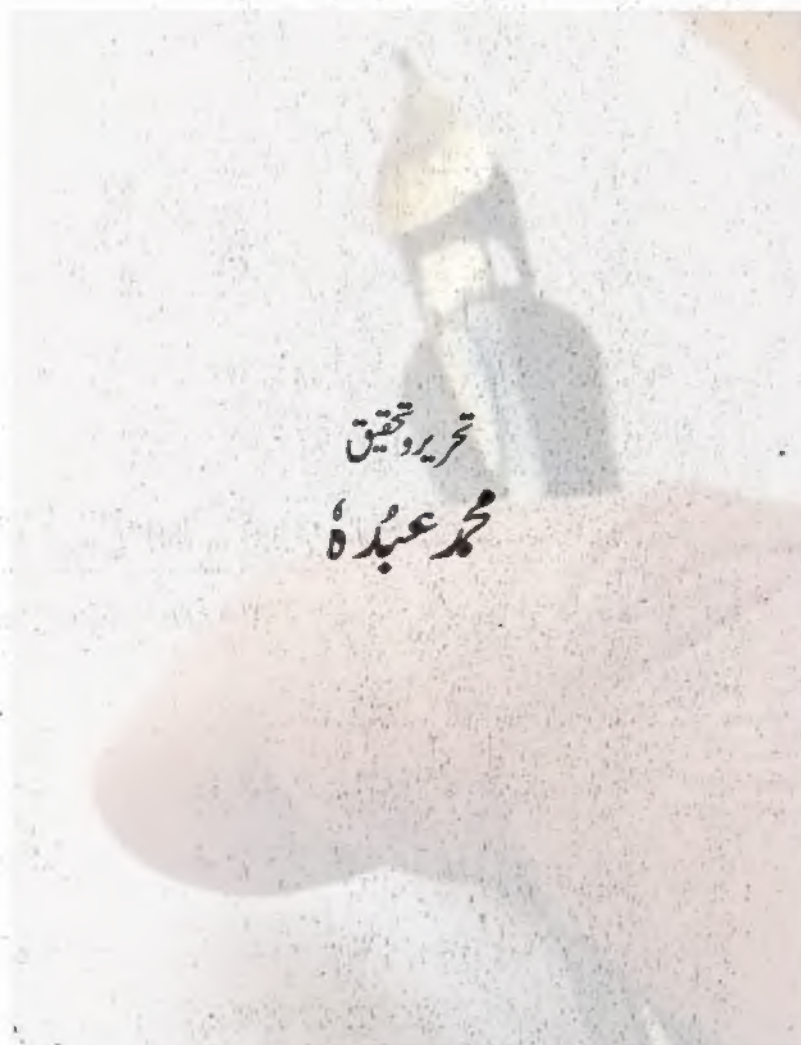
تحریر و تحقیق

محمد عبدُہٗ

گرین ہارٹ پبلشر

گرین ہارٹ پبلشر، فیصل آباد

ISBN: 969-630-042-7

نام کتاب: پہاڑ اور کوہ پیمائی کی تاریخ

تحریر و تحقیق: محمد عبدہٗ

لیگل ایڈوائزر: چودھری محمد حسین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

(0322-4733385)

زیر اہتمام: گوہر پبلی کیشنز: الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

(0345-4327063)

قیمت: 800روپے

پبلشر: گرین ہارٹ پبلشر، فیصل آباد

انتساب

پہاڑوں کی برفوں میں ابدی نیند سونے والے
بہادروں کے نام
جو ہمارے لئے ہمت کا نشان ہیں
میرے بابا پروفیسر محمد عباس کے نام
کتاب سے محبت اور پڑھنے کی عادت انہی سے ملی
پیاری امی جان کے نام
میری ساری کامیابیاں ان کی دعائیں ہیں

فہرست

حصہ اول: تعارف

حصہ دوم: پہاڑ

حصہ سوم: کوہ نوردی اور گلیشیئرز

حصہ چہارم: الپائن کلب آف پاکستان

پیش لفظ

موضوع کتاب پاکستان کے پہاڑ ان کی دریافت اور کوہ پیمائی کی تاریخ ہے۔ پاکستان دنیا کے اُونچے ترین پہاڑوں میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ 8000 میٹر سے بلند پانچ اور 7000 میٹر سے بلند 184 چوٹیاں موجود ہیں۔ اور یہ دنیا میں سب سے زیادہ ہیں۔ اس کتاب کو لکھنے میں جتنا وقت لگا اس سے زیادہ یہ طے کرنے میں لگ گیا کہ اسے لکھا جائے یا نہیں۔ اور اگر لکھا جائے تو کس طرح لکھا جائے۔ اس میں کونسے پہاڑ شامل ہونے چاہیں کونسے نہیں۔ پہاڑوں سے متعلق کیا معلومات لکھی جائیں اور کیا چھوڑ دی جائیں۔ کتاب کا اسلوب کیا ہونا چاہیے۔ مضمون کی ترتیب کیا ہو۔ تاریخ کی تمام کتابیں کسی ایک بات پر متفق نہیں ہیں۔ نئی سے نئی دریافت پچھلی تحقیق کو غلط یا مزید بہتر کرتی گئی ہے۔ بہت سارے معاملوں میں صرف قیاس آرائیاں موجود ہیں۔ کس کی بات کو قبول کیا جائے اور کس مواد کو حتمی مانا جائے۔ یہ اتنا مشکل امر تھا کہ پاکستانی پہاڑوں کے ماہرین بھی کسی ایک جگہ متفق نہ ہو پائے۔ چوٹیوں کا ریکارڈ رکھنے والے ادارے، مختلف ویب سائٹ اور ماضی میں لکھی جانے والی کتابوں میں پاکستانی پہاڑوں کی بلندی ان کے نام، طول بلد و عرض بلد، عالمی درجہ بندی اور ابتدائی کوہ پیمائی بارے اتنا زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ کسی ایک کو حتمی ماننا بہت مشکل تھا۔

پہاڑوں کے تعارف میں قاری کو بہت سارے پہاڑوں کے نام، اُن کی بلندی بارے مختلف آرا پڑھنے کو ملیں گی۔ اس کی بنیادی وجہ پہاڑ کے ایک سے زیادہ نام اور مختلف کتابوں و سروے میں ان کے بارے لکھا گیا مواد ہے۔ اس کے علاوہ ایک پہاڑ کی مختلف بلندیوں کو بعض محققین نے ایک ہی اور بعض نے

ہر بلندی کو علیحدہ نام دیا ہے۔ کوشش یہ رہی ہے کہ ان سب کا تفصیل سے ذکر کیا جائے۔ لیکن کچھ چوٹیوں کے بارے میں سوائے نام یا بلندی کے اور کچھ مواد دستیاب نہ ہونے کے باعث، جس نام اور بلندی پر محققین اور کوہ پیمائی کا ریکارڈ رکھنے والے ملکی وغیر ملکی اداروں کا اتفاق یا اختلاف پایا گیا ہے اس کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ اور سب سے مشکل یہ تھا کہ ان سب اختلافات میں کسے حتمی مانا جائے اور کسے جھٹلا دیا جائے۔ اس پر پاکستان میں موجود ماہرین سے بھی رائے لی گئی۔ پھر بھی کسی ایک رائے کو حتمی ماننے کی بجائے ''محققین کی رائے'' میں ''مختلف نقشوں کے مطابق'' جیسے الفاظ سے وضاحت کی گئی ہے۔ تاکہ جس کا ذکر نہیں ہے اسے غلط نہ سمجھا جائے۔ مُصنف کی کوشش رہی ہے کہ اپنی رائے کے بجائے مستند اعداد و شمار لکھے۔ چونکہ یہ تحقیق تاریخ اور سب سے بڑھ کر اعداد و شمار پر مشتمل کتاب ہے۔ اس لئے انتہائی محنت اور احتیاط کے باوجود اختلاف اور غلطی کا احتمال موجود ہے۔

یہ پہلو کافی مشکل تھا کہ ہر پہاڑ کو علیحدہ موضوع دیا جائے یا نہیں۔ اگر 7000 میٹر تک کے سارے پہاڑ شامل کرنے ہیں تو پھر بہت سے پہاڑ واضح نام اور معلومات نہیں رکھتے ان کا کیا حل ہو۔ پھر بہت سے ایسے پہاڑ ہیں جن کی بلندی 7000 میٹر سے کم ہے مگر اپنی خوبصورتی اور خطرناکی کی وجہ سے بڑے پہاڑوں سے بھی زیادہ مشہور ہیں اگر سب کو شامل کیا جاتا تو کتاب اتنی طویل ہو جاتی کہ چھپنی مشکل تھی اور معلومات اتنی کم ہیں کہ شائد لکھنی مشکل ہو جاتی۔ اس لئے 7000 میٹر سے اوپر تمام پہاڑوں کو شامل کتاب کیا گیا ہے حتیٰ کہ جس پہاڑ بارے ایک لائن ہی میسر تھی اسے بھی شامل کر لیا گیا ہے پھر چند دوسرے پہاڑ جو بلندی میں کم مگر بہت مشہور ہیں وہ بھی موجود ہیں۔

پہاڑوں کے بعد گلیشیئروں اور دَرّوں کا ذکر بھی بہت زیادہ طوالت کا باعث بن جاتا جس کی وجہ سے ان کی علیحدہ سے ایک لسٹ بنا دی گئی ہے۔ خاص اور مشہور گلیشیئروں اور دَرّوں کا ذکر پہاڑوں میں ہی آ گیا ہے اس کے باوجود مزید تفصیل کے لیے کچھ پر علیحدہ سے تفصیلی مضمون لکھے گئے ہیں۔ پہاڑ گلیشیئر اور دَرّوں کے ناموں کو مکمل اردو میں لکھنے کی وجہ سے زیادہ تر تفصیل ناقابل فہم اور سمجھ سے باہر ہو رہی تھی۔ اس

کے علاوہ ان سب کے نام و تفصیل بھی اردو میں لکھنے کی وجہ سے اس لئے صفحات کی تعداد میں بے شمار اضافہ ہو رہا تھا انہیں انگریزی میں لکھا گیا ہے اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی ساتھ میں اردو بھی لکھ دی گئی ہے۔

کتاب میں ضرورت کے مطابق کہیں ''شمالی پہاڑی علاقے'' اور کہیں ''گلگت بلتستان'' لکھا گیا ہے۔ اگر ذکر پہاڑوں کا ہے تو چترال کو گلگت بلتستان کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اور چترال انتظامی طور پر گلگت بلتستان کا حصہ نہیں ہے مگر ہندوکش میں موجود پہاڑوں کی وجہ سے چترال بھی کتاب کا حصہ ہے۔ اسی طرح تاریخ پر بات کرتے ہوئے کشمیر بھی موضوع گفتگو ہے۔

زیادہ تر محققین کے نام انگریزی میں ہیں، کوشش کی گئی ہے کہ عام فہم نام اردو میں لکھ دیئے جائیں اس لیے کچھ نام نامانوس اور مشکل محسوس ہوں گے اور جو مشکل نام یا یورپ کی دوسری زبانوں میں ہیں جن کی اردو ممکن نہ تھی انہیں ویسا ہی رہنے دیا گیا ہے تا کہ تلفظ ٹھیک رہے۔ کتاب خالصتاً تحقیق اور اعداد و شمار پر مشتمل ہے اس لیے کتاب میں ادبی اسلوب کم نظر آئے گا۔ بات کو من و عن بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور جہاں وضاحت ناگزیر تھی خاص اس حصہ کی وضاحت کی گئی ہے، شائد اسی لئے کتاب میں الفاظ کی یکسانیت اور جملوں کی تکرار اور مختلف موضوعات میں ہم آہنگی نظر آئے۔

کتاب میں موجود ہر مضمون حوالے کا متقاضی تھا۔ ہر بات کا اصل ماخذ ضروری تھی۔ اگر ساتھ ساتھ نمبر لگا کر اسی صفحے کے آخر میں حوالے لکھ دیے جاتے تو آدھے سے زیادہ صفحہ حوالے سے بھر جاتا۔ اس طرح اگر ہر مضمون کے آخر یا کتاب کے آخر میں نمبر لگا کر حوالے دیئے جاتے تو وہ اتنے زیادہ تھے کہ پڑھنے کا تسلسل برقرار نہ رہتا۔ اس لیے مجموعی طور کتاب کے آخر میں کتابیات میں سب کا ذکر ایک ساتھ کر دیا گیا ہے۔

میں شکر گزار ہوں ان صاحبان کا جنہوں نے میرا حوصلہ بڑھایا، لکھنے میں مدد کی، معلومات مہیا کیں سب سے اہم کہ اپنی ماہرانہ صلاحیتوں سے کتاب میں تاریخی و تکنیکی غلطیاں درست کیں۔ محترم نصیر اللہ اعوان صاحب کی The Unique Mountain اور جنرل قمر علی مرزا صاحب کی ''پاکستان پہاڑ

اور کوہ پیمائی'' کا خصوصی شکریہ جو اصل مشعل راہ تھیں۔ الپائن کلب آف پاکستان کا بحیثیت ادارہ اور پھر صدر ابوظفر صادق، جنرل سیکریٹری کرار حیدری، طاہر عمران خان، کرنل منظور حسین، کرنل عبدالجبار بھٹی، نذیر صابر، سعد طارق صدیقی جنہوں نے کتاب میں موجود تکنیکی غلطیوں کو ٹھیک کیا۔

جناب مستنصر حسین تارڑ صاحب جن کی حوصلہ افزائی ہر لمحہ ساتھ رہی۔ ڈاکٹر احسن اختر اور عامر بشیر کے تکنیکی مشورے کتاب کی اشاعت کا باعث بنے۔ شیخ ذیشان اور طارق حمید سلطانی کا خصوصی شکریہ۔

نوٹ:

ٹریکنگ میں ''سوکھا پاس ٹریک'' اور پہاڑوں میں ''لنک سر 7041 میٹر'' کا تعارف رہ گیا تھا جسے اشاعت کے دوران کتاب کے آخر میں لگایا جا رہا ہے۔

لنک سر کی ترتیب صفحہ 225 پر ''پیرا نڈ تھیور پیک'' کے بعد بنتی ہے جبکہ ''سوکھا پاس'' ٹریکنگ والے باب کا حصہ ہے۔

محمد عبدہٗ

پہاڑوں کی ہیئت اور
ساخت پر قرآن اور سائنس کی روشنی میں

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بیشتر مقامات پر پہاڑوں کی ہیئت اور ساخت بنانے کا مقصد بیان کیا ہے جیسے: ''اَلَم نَجعَلِ لَارضَ مِھٰدًا. وَّالجبَالَ اَوتَادًا'' کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم نے زمین کو فرش بنایا اور پہاڑوں کو میخیں"۔(سورۃ النبا آیت نمبر 6-7)''والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم وانھٰر و سبلاً لعلکم تھتدون " اس نے زمین میں پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں تا کہ زمین تم کو لیکر ڈھلک نہ جائے۔ اس نے دریا جاری کئے اور قدرتی راستے بنائے تا کہ تم ہدایت پائی۔(سورۃ النحل۔آیت 15)''وجعلنا فی الارض رواسی ان تمھد بھم وجعلنا فیھا فجاجا سبلاً لعلھم یھتدون'' اور ہم نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے تا کہ وہ انہیں لیکر ڈھلک نہ جائے اور اس میں کشادہ راہیں بنا دیں شاید کہ لوگ اپنا راستہ معلوم کرلیں"۔(سورۃ الانبیاء۔آیت 31)اوپر چند ایک قرآنی آیات کے مفہوم سے یہ بات بآسانی واضح ہوتی ہے کہ زمین ایک فرش کی مانند ہے اور اس کے اوپر پہاڑ میخوں کی مانند جڑے ہوئے ہیں۔ہم ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں کہ پہاڑوں کا زمین میں گڑے ہونے کا کیا مطلب ہے۔

ماہرین ارضیات کہتے ہیں کہ پہاڑوں کی ایک خاص اہمیت ہے اور زمین کی سطح پر بالکل کیلوں کی طرح گڑے ہوئے ہیں۔زمین کا نصف قطر 6378 کلومیٹر ہے اور اندرونی تہیں انتہائی گرم اور مائع حالت میں جبکہ اوپری سطح ٹھنڈی اور نسبتاً باریک ہے اور اس کی موٹائی ایک سے 70 کلومیٹر تک ہے۔پہاڑ کا بیشتر حصہ زمین کے اندر ہوتا ہے اور صرف تھوڑا سا حصہ زمین سے باہر نظر آتا ہے۔اور پہاڑوں کی جڑیں زمین میں کافی گہرائی میں ہوتی ہیں۔ابتدا میں جب زمین بنائی گئی تو یہ لرزتی ڈولتی اور جھولتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر پہاڑ جما دیئے اور جا بجا پہاڑوں کے سلسلے ایک خاص تناسب سے بنائے کہ زمین کا ڈولنا بند ہو گیا۔ماہرین ارضیات کے مطابق زمینی پہاڑ رسوب Sediments اور سمندری پہاڑ آتش فشاں چٹانوں سے بنے ہوتے ہیں۔زمینی پہاڑ انضباطی دباؤ

Compressional Forcesاور سمندری پہاڑ Extensional Forces کے تحت وجود میں آئے ہوتے ہیں۔ زمینی پہاڑوں کے معاملے میں ہلکا مواد پہاڑوں سے نیچے کی جانب زمین میں جڑ کی صورت میں پوری قوت سے جڑا ہوتا ہے اور جڑوں کا پہاڑوں کو سہارا دینے کا کام ''ارشمیدس کے قانون'' کے مطابق ہوتا ہے۔ پہاڑوں کی شکل اور ساخت میخ خانہ Wedge کی طرح کی ہوتی ہے۔ امریکی ماہر ارضیات ڈاکری فرینک کے مطابق پہاڑ مثلث نما ہوتے ہیں اور زمین کے اندر گہرائی تک ان کی جڑیں ہوتی ہیں جو زمین کو مضبوطی فراہم کرتے ہیں۔ زمین کا بیرونی حصہ جس پر ہم بستے ہیں۔ سخت ٹھوس شکل میں ہے اسے پرت Crust کہتے ہیں اور زمین کے اندر تقریباً 70 کلومیٹر کی گہرائی میں پھیلا ہوا ہے۔ میدانی علاقوں میں اس کی گہرائی 35 کلومیٹر تک ہے مگر جہاں جہاں پہاڑ پائے جاتے ہیں وہاں اس کی گہرائی 70 کلومیٹر تک پائی جاتی ہے۔ زمین کی ان پرتوں میں بل پڑنے کے عمل سے ہی پہاڑ وجود میں آتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق کرہ ارض اندرونی طور پر 15 پلیٹوں پر مشتمل ہے جنہیں ٹیکٹونک پلیٹس Tectonic Plates کہتے ہیں۔ انڈین پلیٹ Indian Plate بحیرہ ہند اور عرب کے کنارے واقع ممالک تک پھیلی ہوئی ہے۔ جن میں ہمارا ملک پاکستان بھی شامل ہے۔ پہاڑ ان پلیٹوں کے کناروں پر پائے جاتے ہیں۔ مضبوط گہری جڑیں رکھنے کے باعث پہاڑ زمین کی بیرونی سطح کو جمانے اور مستحکم رکھنے کا اہم کام کرتے ہیں۔ پہاڑ کی جڑوں کو سمجھنے کے لئے یہ دو مثالیں کافی ہیں کہ کوہ قاف کی چوٹی 5642 میٹر اونچی ہے ہوائی مگر اس کی جڑیں زمین میں 65 کلومیٹر کی گہرائی تک پھیلی ہوئی ہیں اور سمندری پہاڑوں میں سب سے اونچا جزیرہ میں موجود Mauna Kea پہاڑ ہے جس کی مجموعی بلندی 10203 میٹر ہے مگر صرف 4205 میٹر زمین سے باہر ہے باقی پانی کے اندر گہرائی میں ہے۔ پہاڑ دنیا کے 20 فیصد حصے پر مشتمل ہیں۔ دنیا کی آبادی کا 12 فیصد حصہ پہاڑی علاقوں میں رہتا ہے اور پہاڑ دنیا کو تازہ پانی کا 80 فیصد حصہ مہیا کرتے ہیں۔

پہاڑوں کی گہری جڑیں رکھنے اور زمین پر میخوں کی طرح گڑے ہونے کا سائنسی نظریہ سب سے پہلے آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے 1865 میں ایک برطانوی ماہر فلکیات سر جارج نے پیش کیا تھا جبکہ قرآن مجید نے یہ بات چودہ سو سال پہلے ہی بتا دی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ پہاڑوں کے علم پر تاریخ میں صرف ٹامک ٹوئیاں ہی ماری جاتی رہی ہیں۔ حتیٰ کہ 1835 میں ہمالیہ اور قراقرم پر ہونے والے سروے میں بھی کوئی حتمی رائے قائم کرنے کی بجائے ماہرین اسے صرف ''ہندوستانی معمہ'' ہی قرار دے پائے۔ ہر تحقیق میں صرف پہاڑوں کی بلندی اور راستے ہی ماپے جاتے رہے جبکہ ساخت اور ہیئت کی بات اندازوں سے آگے نہ بڑھ سکی۔ یہاں تک کہ 1940 کی دہائی میں ایک آلہ دریافت ہوا جس کا نام سیزموگرام (Seismogram) تھا اس کی دریافت کے بعد ماہرین پہاڑوں کے زمین کے اندرونی حصوں کے بارے میں بھی جاننے کے قابل ہو گئے۔

پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقے

ہزاروں سال تک پاکستان کا شمالی علاقہ جوکہ آج کل گلگت بلتستان اور چترال پر مشتمل ہے، سمندر رہا ہے۔ سمندری جانوروں کے فوسلز اور نباتات کے فوسلز (Fossils) زمینی مخلوق کے ساتھ ساتھ پائے گئے ہیں جو کہ شاید اس بات کی علامت ہے کہ یہ زمین ایک سے زیادہ مرتبہ پانی میں غرق ہوئی ہے۔ موجودہ پہاڑی سلسلے آج سے تقریباً ایک ارب سال پہلے وجود میں آئے جو کہ زمینی اصلاح میں ایک مختصر وقت کہلاتا ہے۔ جب طوفانوں کے ایک سلسلے کے نتیجے میں وسط ایشیا کی سطح مرتفع جنوب میں برصغیر ہند کی جانب دھکیلی جانی شروع ہوئی۔ گہری جڑوں والا چٹان کا ایک بڑا تودہ جو برصغیر کے نیچے دبا ہوا تھا اس پر ہزاروں سال تک شمال کی جانب سے دباؤ پڑتا رہا اور آہستہ آہستہ ان کے درمیان زمین کی سطح بلند ہونا شروع ہوگئی اور ہمالیہ اور قراقرم آسمان کی طرف اُٹھنا شروع ہوگئے اور شمال میں دریا کے بہاؤ کا راستہ بناتے ہوئے سمندر مشرق اور مغرب کی جانب بہہ گیا۔ جبکہ جنوب کی سمت دباؤ جاری رہا اور جنوب اور مشرق کی جانب گنگا اور برہم پترا اور شمال اور مغرب کی جانب سندھ اور ستلج کا دریائی نظام وجود میں آیا۔ ان دو مخالف سمتوں میں بہنے والے دریائی نظاموں کا آپس میں ایک گہرا تعلق ہے اور ان کا منبع ایک ہی ہے جو اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ پانی کے وہ جانور جو کہ دنیا میں اور کہیں نہیں پائے جاتے آج بھی یہاں ملتے ہیں۔ ایک اندھی ڈولفن (Blind Dolphin) جو کہ سوسو اور بھلن بھی کہلاتی ہے اور اس میں ڈولفن والی کوئی خوبصورتی نہیں پائی جاتی۔ آٹھ سے بارہ فٹ لمبائی اور باریک لمبا منہ رکھتی ہے۔ مچھلی اور کیکڑوں کو کھا کر زندہ رہتی ہے اور دریا میں مٹی کی زیادتی کی وجہ سے مکمل اندھی ہو چکی ہے۔ دوسرا جانور مگرمچھ کی نسل سے تعلق رکھنے والا گھڑیال ہے۔ وسط ایشیا میں زمین کی سطح ابھی تک متحرک ہے اور وہ پہاڑی سلسلے جنہوں نے دریائے سندھ کو گھیر رکھا ہے مسلسل بلند ہو کر جنوب کی جانب کھسک رہے ہیں' جس سے مشرقی ہمالیہ کی بلندی کم ہو رہی ہے۔ مون سون کے بادل ہمالیہ سے ہوتے ہوئے شمال کی جانب دریائے سندھ تک بہت کم پہنچ پاتے ہیں جس کی وجہ سے یہاں بارش سالانہ تین انچ سے بھی کم ہے۔ پہاڑ بنجر ہیں' میدان ریت آلود ہیں اور انتہائی بلندی پر صحرا بھی پائے جاتے ہیں۔ ہوا خشک اور گرد آلود ہوتی ہے۔ اور برف بھی نرم

گالوں کی بجائے دانے دار پڑتی ہے۔ موسم گرما اور موسم سرما کے درمیان درجہ حرارت کے بہت زیادہ فرق نے زمین کی پکڑ کو کمزور کر دیا ہے جس کی وجہ سے زمین کے ٹکڑوں اور گارے اور چٹانوں کے تودوں کا گرنا معمول ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ننگے سر والا آدمی جس کا سر دھوپ میں اور پاؤں چھاؤں میں ہوں بیک وقت ہیٹ سٹروک اور فراست بائیٹ (Frost Bite) کا شکار ہو سکتا ہے۔

ایک سیاح ان الفاظ میں تعریف کرتا ہے "عظیم الشان گھاٹیوں کا اس قدر لمبا سلسلہ کرہ ارض پر اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ مناظر پر ہیبت لیکن پر شکوہ ہوتے ہیں، تنگ راستوں پر ایک طرف بلند و بالا عمودی چٹانیں اور دوسری طرف نیچے گہرائی میں خطرناک حد تک تیز رفتار دریا ہوتا ہے۔ دور دور تک کوئی سبزہ نہیں ملتا"۔

گلگت بلتستان کا تاریخی پس منظر

تاریخی طور پر گلگت بلتستان میں بلور خاندان کی حکومت تھی جو کہ پورے گلگت بلتستان پر پھیلی ہوئی تھی اور اس کا دارالحکومت جیلو تھا۔ پھر ساتویں صدی میں یہ تبت کے زیر کنٹرول چلا گیا۔ تبت کی حکومت ختم ہونے کے بعد پھر یہ مقامی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گیا۔ پہاڑی سلسلوں قراقرم اور ہمالیہ کے دامن میں پھیلے ہوئے بلتستان کے تبت سے گہرے روابط رہے ہیں۔ بلتستان میں پہلی آبادی شاید قبل مسیح سے پہلے کی رہی ہوگی جو کہ وادی میں جا بجا پھیلے ہوئے پتھروں پر پرانی تحریروں سے واضح ہے تحریری کتابی ریکارڈ سے چینی سنکیانگ سے رابطہ شاید چوتھی صدی قبل مسیح سے بھی پہلے شروع ہو چکا تھا۔ مختلف محققین اور تاریخ دانوں کی رائے سے اگر ایک متفقہ جائزہ لیا جائے تو بلتستان میں آبادی 300ق م سے شروع ہوتی ہے جب تبتی لوگ دریائے سندھ اور شیوک کے راستے اور نگری لوگ بیافو ہسپر پاس کے راستے اور کشمیری برزل اور زوجی لا کے راستے بلتستان میں آ کر آباد ہوئے۔

بلتستان ماضی میں بے شمار ناموں سے پکارا جاتا رہا ہے مختلف سمتوں اور زبانوں کے لوگ اسے اپنی زبان میں علیحدہ علیحدہ ناموں سے یاد کرتے رہے ہیں۔ جن میں فارسی میں بلورستان، سنکیانگ والے بلتی یل، میدانی علاقوں والے تبت خورد کے نام سے پکارتے رہے ہیں۔ زمانہ قدیم سے یہ "بولا"، "پولا" یا "پولو" بھی کہلاتا رہا ہے جبکہ تبت میں یہ "نانگ گونگ" اور کشمیری میں "بوٹن سوری" یعنی خوبانیوں کا علاقہ کہلاتا رہا ہے۔ ان سارے ناموں کے بعد آج کل یہ فارسی زبان کے لفظ "بلتستان" کے نام سے ہے۔ خطے میں بلتی زبان بولی جاتی ہے جو کہ لداخی سے بہت قریب اور فارسی رسم الخط سے متاثر ہے۔ تاریخ میں بلتستان تجارت کا اہم مرکز اور مشہور سلک روڈ (Silk Road) کا اہم علاقہ تھا۔ اس کی تجارت تبت، کاشغر، یارقند، لداخ، کشمیر سے تھی اور یہ اسی تجارتی راہداری کے درمیان میں واقع تھا۔

200 قبل مسیح میں یہاں کے لوگ بدھ مت تھے پھر بدھ مت بون مت کے ساتھ ملکر "لامازم" میں تبدیل ہوگیا۔ 500 عیسوی میں یہاں پلولا شاہی خاندانوں کا راج رہا ہے جو کہ کب ختم ہوا تاریخ اس پر خاموش

ہے۔ بعد میں دسویں صدی عیسوی میں یہاں تبت کی حکومت کا ذکر ملتا ہے جب بلتستان تبت کی سلطنت کا ایک صوبہ تھا مگر جلد ہی تبتی حکومت خانہ جنگی کا شکار ہو کر ختم ہوئی اور بلتستان مقامی راجوں میں تقسیم ہو گیا۔ بہت سے تاریخ دان بلتستان کی تاریخ مقپون خاندان سے شروع کرتے ہیں۔ جب تیرھویں صدی کے آخر میں یہاں پر ایران سے آئے ہوئے مقپون خاندان نے اپنی حکومت قائم کی اور بلاشرکت غیرے 500 سال تک اس علاقے کے حکمران رہے۔ اس خاندان کی حکومت 1290 سے شروع ہوتی ہے اور 1848 تک ڈوگرہ راج تک قائم رہی۔ مقپون دور کا پہلا بادشاہ یا راجہ ابراہیم تھا جبکہ پندرھواں راجہ علی شیر انچن تھا۔ جو کہ طاقتور اور مقپون اعظم کہلایا۔ اس دور میں بلتستان کے راجہ کی حکومت سکردو، استور، شگر، کریس، کھرمنگ، روندو اور طولتی تک پھیلی ہوئی تھی۔ علی شیر کا دور 1540 سے لیکر 1568 تک مقپون خاندان کے عروج کا دور تھا۔ علی شیر ایک بہادر اور بہترین منتظم راجہ تھا' اس نے ایک طاقتور فوج تیار کی اور پہلے "کوتہ" جس پر لداخ کے راجہ کی حکومت تھی پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد علی شیر انچن نے لداخیوں کو شکست دے کر کھرمنگ پر بھی قبضہ کر لیا۔ اسی اثنا میں جب مغلوں نے اپنا اقتدار کشمیر تک وسیع کر لیا تو علی شیر نے اپنی ایک بیٹی جہانگیر سے بیاہ کر اپنے ہاتھ اور مضبوط کر لئے۔ انچن نے اس کے بعد مغرب میں اپنی حکومت کو وسعت دینی شروع کی اور پہلے گلگت اور پھر بعد میں چترال کو بھی فتح کر لیا، یوں علی شیر انچن (طاقتور) کہلایا۔ علی شیر کی وفات کے بعد اس کے دو بیٹوں آدم خان اور عبدال خان میں ولی عہد کا جھگڑا شروع ہو گیا۔ ایک طویل جنگ اور خونریزی کے باعث آدم خان اقتدار پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ بعد میں رفتہ رفتہ اقتدار کا سورج غروب ہوتا گیا اور یہاں تک کہ انیسویں صدی میں احمد شاہ کی حکومت آ گئی۔ مرکزی حکومت سکردو میں تھی جبکہ خاندان کے دوسرے رشتہ داروں کو علاقائی خطوں میں راجہ کی حیثیت سے مقرر کیا جاتا تھا۔ اس طریقے سے ایک ہی خاندان مختلف وادیوں میں تقسیم ہونے کے باوجود مرکز سے منسلک رہتا اور حکومت کرنے میں آسانی رہتی۔ یہی صورتحال تھی جب آخری مقپون راجہ احمد شاہ کا دور تھا۔ احمد شاہ کے دور میں ہی خاندانی لڑائیاں اور اقتدار پر قبضے کی جنگ اندرون خانہ شروع ہو چکی تھی' تمام علاقائی راجوں کی کوشش تھی کہ ان کی اولاد مقپون خاندان کی وارث بنے۔ اسی آپسی لڑائیوں میں کشمیر کے ڈوگرہ راجے نے حملے کیا اور 1840 میں بلتستان سے مقپون خاندان کی حکومت ختم ہو گئی اور کشمیر کے ڈوگرہ راجہ کا اقتدار شروع ہو گیا۔ یوں دیکھا جائے تو تاریخ میں بلتستان نے لداخ سے لیکر ہنزہ تک کے علاقے پر حکومت کی ہے۔ ڈوگرہ راج 1840 سے 1948 تک قائم رہا۔ آزادی ہند 1947ء کے وقت بلتستان کشمیر کے راجہ ہری سنگھ کے تحت تھا جب انگریزوں نے کشمیر کو تقسیم کی جانے ہری سنگھ کو بیچ دیا تو بلتستان کے لوگوں نے اس ناانصافی کو نہ مانتے ہوئے آزادی کا اعلان کر دیا اور کشمیر کے راجے سے آزادی کی جنگ شروع کر دی۔ گلگت سے مجاہدین بلتستان تک آ پہنچے اور سکردو کا محاصرہ کیا۔ ڈوگرہ فوج کے کمانڈر شیر جنگ تھاپا نے مقابلہ کی کوشش کی۔ لمبے محاصرہ کے بعد مجاہدین جو آزاد فوج کا

درجہ رکھتے تھے سکردو کو فتح کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مجاہدین نے 26 اگست 1947ء کو سکردو کی پولو گراؤنڈ میں پاکستان کا جھنڈا لہرا دیا۔

بلتستان میں اسلام کی آمد

تاریخی اعتبار سے بلتستان کے لوگ سب سے پہلے "یون چھو" یا "بون چھو" تھے یہ لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے، تبت کے ساتھ قریبی تعلقات کی بنا پر تبتی مذہب بدھ مت اور لاما ازم یہاں مقبول ہو گیا اور پورے خطے کا مذہب بدھ مت ہو گیا۔ چودھویں صدی عیسوی کے درمیانی عرصے میں ایران سے بزرگ سید علی ہمدانی یہاں تشریف لائے اور اسلام کی تبلیغ کی۔ شاہ ہمدان نے خپلو میں ایک مسجد بنائی جو کہ آج بھی پنجگن کے نام سے بلتستان کی خوبصورت مسجدوں میں شامل ہے۔ ان کے بعد نور بخش قہستانی تشریف لائے۔ پندرھویں صدی میں بلتستان مین آنے والے اس عظیم صوفی بزرگ کا پورا نام محمد بن عبداللہ الموسوی قہستانی تھا۔ ان کے بعد 1570 میں سید ناصر طوسی اور سید علی طوسی یارقند سے سالتورو کے راستے خپلو کے علاقے میں آئے۔ بعد میں چینی ترکستان سے ایک اور مشہور بزرگ سید محمد مختار افیار شگر کے علاقے میں آئے اور یہیں بس گئے۔ ان کا مزار آج بھی کرسیا میں ہے۔ وہ نور بخشی سلسلہ طریقت کے پیر بھی تھے۔ نور بخشی سلسلے کے موجودہ پیر سید محمد شاہ نورانی انہی کی اولاد ہیں۔ آج بلتستان کے باشندے اپنے سو فیصد مسلمان ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ بلتستان میں تقریباً 60 فیصد شیعہ مکتب فکر، 25 فیصد نور بخشی ہیں ان کے بعد اہل حدیث ہیں اور پھر اہلسنت (سنی) ہیں۔

جغرافیائی محل وقوع

گلگت بلتستان زمین بند علاقے ہیں، ان کا محل وقوع 34.50 درجے تا 37.00 درجے عرض بلد شمالی اور 72.00 درجے تا 77.80 درجے طول بلد مشرقی ہے۔

سرحدات

تاریخ کے مختلف ادوار میں گلگت بلتستان کی سرحدیں تبدیلی کے عمل سے گزرتی رہی ہیں۔ بقول راجہ شاہ رئیس خان آل تراخان کے ابتدائی زمانے تک علاقے کی مشرقی سرحد کوہ ہام (ترا کبل) اور مغربی سرحد تاشغر گان اور بدخشان تک پھیلی ہوئی تھیں۔ یاغستان 1947 تک گلگت کی ثقافتی پٹی کا حصہ تھا۔ چترال اور علاقہ غذر قدیم ایام سے کھوار لوگوں کا وطن رہا ہے۔ اس لحاظ سے چترال کی سرحدیں دراصل گلگت کی سرحدیں تھیں۔ چترال اور ضلع غذر کی جغرافیائی وسیاسی جدائی 1898 میں انگریزوں کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ برطانوی نوآبادیاتی

زمانے میں ہی شمالی مغربی اور شمال سرحدوں کی تشکیل ہوئی۔ یہ دراصل اینگلو رشین سیاسی رسہ کشی کا نتیجہ تھا۔ تغدمباش کا خطہ آب گیر کسی زمانے میں ہنزہ میں شامل تھا۔1963 میں پاک چین سرحد کا نئے سرے سے تعین ہوا جو معاہدے کی رو سے عارضی ہے۔ ہوسکتا ہے گلگت بلتستان کی آئینی حیثیت کے کسی حتمی فیصلے کے بعد نئے سرے سے سرحد بندی ہو۔ 1947 تک بلتستان کی کارگل اور لداخ کے ساتھ سرحد تھی۔ یوں مؤخر الذکر دونوں علاقوں کی بیرونی سرحدیں گلگت بلتستان کی مشرقی سرحدیں تھیں۔ مخصوص جغرافیائی اہمیت کی وجہ سے گلگت اور بلتستان قدیم زمانے سے بڑی طاقتوں کی نظر میں رہے ہیں۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ مقامی طور پر اس علاقے کی اہمیت کا صحیح ادراک نہیں ہے۔ انتہائی شمالی سرحد چین کے صوبہ سنکیانگ سے ملتی ہے جس کی طوالت 370 میل ہے۔ شمال مغرب کی طرف حائل پٹی واخان ہے جس کی لمبائی 25 میل ہے۔ مغربی جانب بھی واخان کا کچھ حصہ اور صوبہ خیبر پختونخواہ ملتے ہیں جن کی مجموعی طوالت 118 میل ہے۔ جنوب اور جنوب مشرق کی طرف بالترتیب آزاد کشمیر، صوبہ سرحد اور بھارتی کشمیر واقع ہیں۔

پہاڑی سلسلے

ہمالیہ

ہمالیہ ایک ایسا پہاڑی سلسلہ ہے جس کا بہت بڑا حصہ پاکستان میں واقع ہے اس لئے ہم ہمالیہ سلسلہ کا ایک مختصر تعارف کے بعد اس کے پاکستان میں موجود حصے کے بارے میں بات کریں گے۔ دنیا کے 5 ممالک پاکستان' چین' انڈیا' بھوٹان' نیپال پر پھیلا ہوا ہمالیہ سلسلہ دنیا کے بڑے سلسلوں کے ساتھ ساتھ اونچا ترین پہاڑی سلسلہ بھی ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ سطح مرتفع تبت کو برصغیر پاک و ہند سے تقسیم کرتا ہے۔ یہ نیپال کے انتہائی مشرقی کونے سے شروع ہو کر شمال میں شمالی ترکستان کے قریب دنیا کے 6 مشہور ترین پہاڑی سلسلوں کے جنکشن پامیر ناٹ Pamir Knot میں آ کر ملتا ہے۔ یہ دنیا کے تین بڑے دریاؤں سندھ، گنگا، اور برہم پتر کا ماخذ بھی ہے۔ ہمالیہ سے نکلنے والے یہ دریا دنیا کے ساٹھ کروڑ لوگوں کی زندگی کی بنیادی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ جیسا کہ یہ پہاڑی سلسلہ دنیا کے بہت سے ممالک سے گزرتا ہے اس لئے آسانی کے لئے ہمالیہ کو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آسام ہمالیہ (Assam Himalaya) کومانن ہمالیہ (Kumanun Himalaya) اور پنجاب یا مغربی ہمالیہ (Punjab or West Himalaya)۔ پاکستان میں شامل ہمالیہ کا حصہ مغربی ہمالیہ یا ہمالیہ کا زیریں حصہ کہلاتا ہے۔ لداخ سے پاکستان میں داخل ہونے والا ہمالیہ بلتستان کے جنوبی حصے سے ہوتا ہوا دریائے سندھ اور دریائے گلگت کے جنکشن سے نیچے کی طرف آتا ہے پاکستان میں ہمالیہ اپنے ذیلی پہاڑی سلسلوں سے بھی جانا جاتا ہے جن میں پیر پنجال اور مارگلہ کے سلسلے شامل ہیں۔

ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ تقریباً چوبیس سو کلومیٹر لمبا اور چار سو کلومیٹر چوڑا ہے۔ ہمالیہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ''لمبا'' برف گھر' مکان' علاقہ ہے یعنی برف کا مکان' برف کا گھر یا برف کا علاقہ۔ ہمالیہ سلسلہ دنیا میں انٹارکٹکا اور آرکٹک کے بعد برف کا تیسرا بڑا ذخیرہ رکھنے والا علاقہ ہے۔ دنیا کے چند وسیع و عریض برف کے گلیشیئر میں سے گنگوتری' یا مونوتری' کھمبو' لنگ تانگ کے گلیشیئر شامل ہیں۔ چھوٹے بڑے

کل ملا کر تقریباً پندرہ ہزار گلیشیئر ہمالیہ کا حصہ ہیں اور تقریباً بارہ ہزار کیوبک میٹر تازہ پانی کا ذخیرہ ہے۔ دنیا میں سب سے بلند برف کی لائن (Snow Line) تقریباً 5500 میٹر کی بلندی پر ہمالیہ میں ہی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں یورپ میں ایک ہزار میٹر اور قراقرم میں 4000 میٹر سے برف شروع ہو جاتی ہے۔ ہندوازم اور بدھ ازم کے لئے ایک متبرک پہاڑی سلسلہ کہلانے والا ہمالیہ دونوں مذاہب کا ماخذ اور گھر بھی ہے۔ ہمالیہ کے بہت سارے پہاڑ تو ہندو و بدھ ازم میں ایک متبرک درجہ رکھتے ہیں۔ دنیا کا سب سے بلند پہاڑ اور دنیا کی چھت ماؤنٹ ایورسٹ بھی ہمالیہ میں واقع ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں 8000 میٹر سے بلند 14 چوٹیوں میں سے 9 ہمالیہ میں ہیں جبکہ 7000 میٹر سے بلند چوٹیوں کی تعداد تقریباً 100 کے قریب ہے۔ قاتل پہاڑ کے نام سے مشہور دنیا کی نویں بڑی اور پاکستان کی دوسری اونچی چوٹی نانگا پربت ہمالیہ کی آخری چوٹی بھی ہے جس کے بعد یہ سلسلہ چھوٹے سلسلوں میں تقسیم ہو کر دریائے سندھ کے پوٹھوہاری میدان میں ختم ہو جاتا ہے۔ حیران کن طور پر ہمالیہ کی تمام بڑی چوٹیاں ساتھ ساتھ ہونے کے بعد سینکڑوں کلومیٹر دور ایک بڑی چوٹی نانگا پربت کا وجود جغرافیائی خدوخال سے بھی عجیب ہے۔

ہندوکش سلسلہ

افغانستان اور شمالی پاکستان پر مشتمل ہندوکش سلسلہ کا شمار بھی دنیا کے عظیم ترین پہاڑی سلسلوں میں ہوتا ہے۔ جغرافیائی طور پر ہندوکش سلسلہ ہمالیہ کا زائد حصہ ہے جو کہ ہندوکش ہمالیہ پہاڑی سلسلہ بھی کہلاتا ہے۔ ماہرین جیالوجی کے مطابق افغانستان کے مشہور تاریخی دریا آمو اور پاکستان کے بڑے دریا سندھ کے درمیانی علاقے میں قائم پہاڑی سلسلہ کو ہندوکش کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہندوکش کا پاکستان میں واقع حصہ مشرقی ہندوکش سلسلہ کہلاتا ہے جو کہ بلند ہندوکش کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ مشرقی ہندوکش سلسلہ چترال اور افغانستان کے صوبے نورستان اور بدخشاں پر مشتمل ہے۔ اس کا انتہائی مشرقی کنارہ غذر، یاسین اور اشکومن وادیوں سے آگے عین گلگت شہر میں اختتام پذیر ہوتا ہے اور یہی وہ حصہ ہے جہاں دریائے سندھ اور دریائے گلگت ہندوکش کو ہمالیہ اور قراقرم سے جدا کرتا ہے اور مغرب میں جنوبی ایشیا کو سنٹرل ایشیا سے جدا کرتا ہے۔

تقریباً 966 کلومیٹر لمبا یہ پہاڑی سلسلہ پرانے زمانے کی مشہور شاہراہ ریشم کی گزرگاہ بھی ہے۔ اس کا ذکر اُردو، فارسی، پشتو زبان میں مشہور ہندوکش سلسلہ سنسکرت زبان میں پریاترا پرواتا کے نام سے بھی قدیم کتابوں میں آتا ہے۔ ہندوکش فارسی لفظ ہے جس کا مطلب ہندو کی قتل گاہ کے ہیں۔ تاریخ میں پہلی بار یہ نام مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے چودھویں صدی کے سفرنامہ میں لکھا ہے۔ شاید یہ نام سنٹرل ایشیا سے آنے والے مسلمان بادشاہوں اور اس سلسلہ میں ہونے والی جنگوں میں بے شمار ہندوؤں کے قتل کی وجہ سے ہوا ایک اور

سیاح نے اسے انڈیا کے پہاڑ اور انڈیا کے روشن برفانی پہاڑ بھی لکھا ہے۔ ہندوؤں کی کچھ مقدس کتابوں کے مطابق ہندوکش کا نام ہندو دیوتا راما کے بیٹے کشا سے ماخوذ ہے۔ جسے موجودہ قصور شہر کا ربجہ بھی کہا جاتا ہے۔ ہندوکش کی تاریخ اتنی پرانی ہے کہ حتمی طور پر کہنا محال ہے، بہر حال تاریخ میں یہ پہاڑی سلسلہ ہندوکش، کوہ ہندو، پریاترا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ سکندر اعظم پر لکھی جانے والی کچھ تاریخی کتابوں میں ہندوکش کو کاکاشیا پہاڑی سلسلہ کا ذیلی سلسلہ بھی کہا گیا ہے۔ کوہ ہندوکش کا زیادہ تر حصہ افغانستان میں واقع ہے۔ اپنے 966 کلومیٹر رقبہ میں صرف 600 کلومیٹر علاقہ ہندوکش پہاڑی سلسلہ کہلاتا ہے باقی کا حصہ جو کہ اسی کا ذیلی پہاڑی سلسلہ ہے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے جن میں افغانستان میں کوہ بابا، کوہِ پیغام، سفید کوہ، سلسلہ ہندترکستان، پلس غراور پاکستان میں موجود کوہ سلیمان شامل ہیں۔ دنیا کا سب سے تاریخی، تجارتی اور جنگی اہمیت کا حامل درہ خیبر بھی کوہ ہندوکش میں واقع ہے جو کہ پاکستان کو افغانستان سے ملاتا ہے۔ واخان پٹی میں سے گزرتا ہوا افغانستان کو سنکیانگ سے ملاتا واخ جر پاس 6923 میٹر اور بدخشاں کی طرف کھلنے والا تاریخی، تجارتی بروغل پاس 3798 میٹر بھی ہندوکش کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ کوہ ہندوکش میں واقع اہم شہروں میں پشاور، چترال، جلال آباد اور کابل ہیں۔ اس میں آباد اکثریت قوم پختون ہے جو کہ پٹھان کہلاتی ہے۔ جغرافیائی تقسیم میں ہندوکش کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں واخ جر پاس سے دوراح پاس کا 320 کلومیٹر کا علاقہ مشرقی ہندوکش کہلاتا ہے دُوسرا حصہ دوراح پاس سے شروع ہو کر افغانستان میں پھیلا ہوا مرکزی ہندوکش کا علاقہ ہے اور واخان کی پٹی کے گرد چلتا ہوا پاکستانی حصہ تھوی پہاڑی سلسلہ شامل ہے جبکہ بعض ماہرین کے نزدیک تھوی سلسلہ ہندوکش کا حصہ نہیں ہے۔

سلسلہ قراقرم

قراقرم کا پہاڑی سلسلہ، دنیا کا عظیم ترین پہاڑی سلسلہ ہے جو کہ دنیا کے اس دشوار گزار علاقے میں واقع ہے جو پاکستان، بھارت اور چین کو آپس میں ملاتا ہے۔ یہ پاکستان کے گلگت، بلتستان، بھارت کے لداخ اور چین کے سنکیانگ کے علاقے پر مشتمل ہے۔ سلسلہ قراقرم کے شمال میں پامیر کا پہاڑی سلسلہ، شمال مشرق میں تبت اور جنوب میں ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔ جغرافیائی طور پر قراقرم کو دریائے شیوک اور سندھ ہمالیہ سے اور دریائے گلگت اور ہنزہ ہندوکش سے علیحدہ کرتے ہیں۔

تقریباً پانچ سو کلومیٹر لمبا اور دو سو کلومیٹر چوڑا یہ دنیا کا سب سے کم عمر ترین اور تنگ پہاڑی سلسلہ ہے۔ قراقرم، قراقورم، قلاکن لون، کاراکورم، تھوڑے سے زبانی تلفظ اور لہجے کے فرق سے اپنے اپنے علاقے میں یہ مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے لیکن مطلب میں ایک ہی ہے اور وہ ہے ''کالا پہاڑ'' ترکی زبان میں کالا پہاڑ ہی

قراقرم ہے۔ اب یہ اُردو اور انگریزی میں قراقرم، تبتی و لداخی میں قراقورم اور ایغور میں قلا کتنالون اور کاراکورم کہلاتا ہے۔ شروع میں کچھ انگریز محقق اسے مستاغ یعنی برف کا پہاڑ بھی پکارتے رہے ہیں، مگر بعد میں 1850 کی دہائی میں ہونے والے سروے آف انڈیا میں اسے قراقرم کا نام دیا گیا اور اب یہی نام اس کی پہچان ہے۔ قطب شمالی کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ گلیشیئر رکھنے والا یہ پہاڑی سلسلہ قراقرم ہے۔ اس کے کل رقبہ کا تقریباً 28 سے 50 فیصد علاقہ گلیشیئروں پر مشتمل ہے اور یہ اعداد و شمار اس وقت حیران کن نظر آتے ہیں جب قراقرم کے مقابلے میں دوسرے پہاڑی سلسلوں سے تقابل کیا جائے جیسے یورپ کے مشہور ترین پہاڑی سلسلہ ایلپس 22 فیصد اور قراقرم کا ہمسایہ ہمالیہ صرف 8 سے 12 فیصد گلیشیئر کا رقبہ رکھتے ہیں۔ قطب شمالی کے بعد دنیا کے لمبے ترین گلیشیئر یہیں پائے جاتے ہیں جن میں قابل ذکر سیاچن گلیشیئر 76 کلومیٹر، بیافو گلیشیئر 63 کلومیٹر، بالتورو 62 کلومیٹر، ہسپر 49 کلومیٹر، بتورہ 57 کلومیٹر، ریمو 45 کلومیٹر پن ماہ 42 کلومیٹر، چوغولنگما 44 کلومیٹر، خوردوفن 37 کلومیٹر، برالڈو 36 کلومیٹر برپو 36 کلومیٹر، ویجراب 38 کلومیٹر شامل ہیں جبکہ 10 سے 30 کلومیٹر لمبے گلیشیئروں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ کوہ قراقرم جو کہ جغرافیائی طور پر ہمالیہ کا ایک ذیلی پہاڑی سلسلہ بنتا ہے مگر اپنی ساخت، بناوٹ اور زیر زمین پلیٹوں کی وجہ سے ایک الگ پہاڑی سلسلہ مانا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ رقبہ کے لحاظ سے بہت مختصر ہونے کے باوجود قراقرم کا پہاڑی سلسلہ چوٹیوں کے لحاظ سے گھنا اور مشکل ہے اور گلیشیئر کے حساب سے زرخیز، ایک پہاڑ کے دوسرے سے جڑے ہونے اور گلیشیئرز کا ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہونے کے سبب جیالوجی ماہرین قراقرم کو مزید ذیلی سلسلوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اگرچہ قراقرم کی ذیلی سلسلوں میں تقسیم عالمی طور پر متفقہ تسلیم نہیں کی جاتی مگر پھر بھی آسانی کے لئے عالمی سروے ان ذیلی سلسلوں کا ذکر رکھتا ہے۔ شروع میں قراقرم کو مستاغ یا مستاخ یا مستاگ کے نام سے بھی پکارا جاتا رہا ہے اس وجہ سے قراقرم کے زیادہ تر ذیلی پہاڑی سلسلے علاقائی نام کے ساتھ مستاخ لگانے سے مشہور ہیں۔ مغرب سے مشرق کی سمت میں چند مشہور ذیلی پہاڑی سلسلے کچھ اس طرح سے ہیں۔ بتورہ مستاگ، ہسپر مستاگ، پان ماہ مستاگ، بالتورو مستاگ، سیاچن مستاگ، ریمو مستاگ، ساسر مستاگ ہیں۔ مستاگ کے علاوہ کچھ اور ذیلی پہاڑی سلسلے راکاپوشی ہراموش سلسلہ، سپنک سوسبن سلسلہ، جنوبی جوجراب سلسلہ، ویسیم سلسلہ، مشربرم سلسلہ شامل ہیں اور شائد جنی سلسلہ بھی اسی کا حصہ ہے۔ یہ دنیا کا واحد پہاڑی سلسلہ ہے جس کا ہر ذیلی سلسلہ بھی 7000 میٹر سے بلند چوٹیوں پر مشتمل ہیں۔ شمال سے جنوب میں کھلنے والے اپنے دشوار گزار، بلند اور تاریخی دروں کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ پاکستان اور بھارت کو چین اور سنٹرل ایشیاء کو ملانے والے زیادہ تر پہاڑی درے سلسلہ قراقرم میں ہی واقع ہیں، زمانہ قدیم سے ہی سلک روٹ کے نام سے استعمال ہونے والے پہاڑی دروں میں سے ایک ساسر یا سسر درہ ہے جو کہ لداخ کو یارقند سے ملاتا ہے۔ سب سے زیادہ مشہور قراقرم پاس ہی وہ

نقطہ ہے جو پاکستان، بھارت، چین کو ایک جگہ سے ملاتا ہے۔ زمانہ قدیم سے ہی یہ پاس بھی لداخ کو یارقند سے ملانے والے کاروان کے زیر استعمال رہا ہے۔ بلتستان اور کشمیر کو یارقند سے ملانے والا مستاگ پاس ہے۔ کلک اور منتکا پاس تاشکرغان کو ہنزہ اور گلگت سے ملانے والا پاس ہے اور شاہراہ قراقرم بننے کے بعد سے خنجراب پاس استعمال ہورہا ہے۔ قراقرم کو ایک اور اعزاز بھی حاصل ہے اور شائد یہی وہ اعزاز ہے جس کی وجہ سے قراقرم پوری دنیا میں مشہور اور ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے اور وہ ہے قراقرم کی بلند ترین چوٹیاں۔ دنیا بھر کے کوہ پیماؤں کی جنت اور کوہ پیماؤں کے لئے ایک چیلنج کی حامل یہ چوٹیاں اپنی مشکلات اور ٹیکنیکل کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ قراقرم کی چوٹیاں صرف تجربہ کار کوہ پیماؤں کے لئے بنی ہیں۔ دنیا کی بلند ترین چوٹیوں میں سے آٹھ ہزار میٹر سے بلند 4 چوٹیاں، 7500 میٹر سے بلند 25 چوٹیاں، 7000 میٹر سے بلند 150 کے قریب چوٹیاں اور 6000 میٹر سے بلند ایک محتاط اندازے کے مطابق 600 چوٹیاں قراقرم میں واقع ہیں۔ دنیا کی دوسری بلند ترین کیٹو مشکل ترین جی فور یا مشہور ترین راک فیس ٹرانگو ٹاور اسی سلسلے میں واقع ہے۔ جنگلی حیات کے حوالے سے بھی قراقرم دنیا کے ان پہاڑی سلسلوں میں شامل ہوتا ہے جہاں نایاب ترین جانور پائے جاتے ہیں۔ دو نایاب ترین جانوروں میں سے برفانی چیتا اور مارکوپولوشیپ ہیں۔ دنیا میں تیزی سے کم ہوتی تعداد میں شامل برفانی چیتا قراقرم کا باسی ہے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق اب صرف دوسو سے چارسو بیس برفانی چیتے باقی ہیں۔ اسی طرح مارکوپولوشیپ بھی چند سو کی تعداد میں اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے مشہور جانور جو قراقرم کے بلند دروں، گھاٹیوں اور دریاؤں وندی نالوں میں دیکھے جاسکتے ہیں ان میں بھورا ریچھ، تبتی بھیڑیا، تبتی سرخ لومڑی، بلیوشیپ ہمالیائی مارخور، جنگلی گدھا، سنجاب، نیولا، سنہری مارموٹ، جنگلی یاک شامل ہیں۔ مجموعی طور پر تقریباً سولہ قسم کے مختلف جنگلی جانور پائے جاتے ہیں۔ مغربی ہمالیہ سے بہت دور واقع ہونے کی وجہ سے قراقرم میں مون سون کا موسم نہیں آپاتا اور بہت کم بارشیں ہوتی ہیں۔ پہاڑوں کی انتہائی بلندی بھی ایک وجہ ہوسکتی ہے۔ بارش کی کمی کی وجہ سے زیادہ تر پہاڑ خشک ہیں اور سبزہ بہت کم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈھائی سے تین ہزار میٹر کی بلندی پر بھی قراقرم میں صحرا پائے جاتے ہیں، موسم کی خشکی اور سورج کی شعاعوں میں تیزی کی وجہ سے ان پہاڑوں میں دو تین دن چلنے کے بعد چہرہ اور ہاتھ جلنے شروع ہوجاتے ہیں اور اپنی رنگت بدل دیتے ہیں۔ قراقرم میں واقع بڑے شہروں میں سکردو ہے جو کہ بلتستان کا دارالحکومت بھی ہے۔ انتہائی مشرقی کنارے پر واقع خپلو دوسرا بڑا شہر ہے۔

قراقرم کی دریافت وتحقیق اٹلی سے تعلق رکھنے والا Desideri شاید وہ پہلا یورپی باشندہ تھا جو 1714 اور 1715 میں قراقرم میں داخل ہوا۔ وہ پہلے دہلی سے کشمیر آیا اور پھر درہ زوجی لا (Zoji Pass) کو عبور کر کے لداخ میں داخل ہوا۔ قراقرم پر بعد میں ہونے والی ہر تحقیق کی بنیاد Desideri کی فراہم کردہ معلومات پر ہی کی

گئی ہیں۔ 1812 میں میر عزت اللہ پہلا مقامی باشندہ تھا جو انگ سے چلتا ہوا زوجی لا، ڈگر پاس (Diger Pass) اور قراقرم پاس (Karakoram Pass) کو عبور کر کے یارقند اور کاشغر اُترا۔ بعد میں برٹش انڈیا کی طرف سے قراقرم میں بھیجی جانے والی مہمات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔ Vigne1835 اور Falconer1837 اور Thomson نے بیافو گلیشیئر کو دریافت کیا۔ 1850 میں Strakey نے سیاچن گلیشیئر دریافت کیا اور روبرٹ Robert نے 1754 میں بالتورو گلیشیئر دریافت کیا۔ 1861 میں پہلی بار ایک امریکی گوڈون آسٹن (AustenGodwin) نے اس پورے علاقے کے نقشے تیار کیے۔ گورڈن آسٹن کے مہیا کیے گئے نقشے میں قراقرم پاس سے بیافو گلیشیئر تک کے علاقے میں واقع گلیشیئر ز کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ 1887 میں سر فرانسس ینگ ہسبنڈ (Sir Francis Young Husband) نے پہلی بار مستاغ پاس سے پرے شکسگام وادی (Shaksgam Valley) تک کے علاقے کو کھوج ڈالا۔ مارٹن کنوے نے 1890 / 91 / 92 میں قراقرم کے چار بڑے گلیشیئر ہسپر' بیافو بالتورو اور کیرولنگما کی تفصیلی تحقیق مکمل کی اور ایک ضخیم کتاب 1894 (Climbing and Exploration in The Karakoram Himalyas) لکھی جو آج بھی قراقرم پر ایک سند کا درجہ رکھتی ہے۔ امریکی جوڑے واکس مین بلک نے 1899 میں چوغولنگما گلیشیئر تک رسائی حاصل کی اور بعد میں 1906 میں ایک اور مہم میں ڈاکٹر لونگ سٹف سالتورو پاس سے سیاچن گلیشیئر میں داخل ہوا۔ یہاں سے قراقرم کے اس انتہائی دشوار گزار شمالی گوشے کی تحقیق سائنسی دور میں داخل ہوتی ہے اور 1909 میں ڈیوک آف آبروزی K-2 اور گردونواح کے علاقے کے سائنسی طریقے سے جائزہ لیتے ہیں اور اُن کی یہ تحقیق 1914 تک جاری رہتی ہیں۔ اٹلی سے تعلق رکھنے والے ڈیوک آف سپولیٹو نے 1929 میں ایک جامع سائنسی تحقیق کا آغاز کیا اور بالتورو، سارپولا گو، گلیشیئر ز اور شکسگام وادی کے درمیان سے لے کر کناروں تک مکمل اعداد و شمار اور راستے متعین کیے۔ قراقرم اور گلیشیئر کے نام سے ایک مہم 1937 سے 1939 تک مشہور مہم جو ایرک شپٹن کی سربراہی میں کام کرتی رہی جس نے بالتورو گلیشیئر ز کے بائیں کناروں کے تمام ممکنہ راستوں پر تحقیق کی۔ اس کے ساتھ ساتھ کے ٹو کے شمالی کنارے کے راستے بھی متعین کیے۔ 1925 میں ڈاکٹر فلپس کرسٹیان ویزر (Dr. Philips Christian Visser) قراقرم کے مغربی حصہ کی تحقیق کے لئے سری نگر سے برزل پاس عبور کر کے استور اور گلگت میں داخل ہوا۔ جہاں سے اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر پسو گلیشیئر اور خنجراب اور گجراب وادیوں کا تجزیہ کیا اور پھر انتہائی دشوار گزار خوردوپن' ورجیراب اور ہزکل گلیشیئر ز کے گمنام گوشوں کو دنیا کے سامنے آشکار کیا۔ غرض اس ابتدائی دور میں تمام مہمات سری نگر اور لداخ کے راستے قراقرم میں داخل ہوئیں جس کی بنیادی وجہ ایک تو یہ راستے مستقل حیثیت قرار پا چکے تھے اور دوسری وجہ کوہستان کا راستہ ابھی تک ناقابل عبور سمجھا جاتا تھا۔

پہاڑی علاقوں میں بہنے والے چند اہم دریا

پاکستان اپنی ضرورت کے پانی کا ستر فیصد شمالی پہاڑی علاقوں سے آنے والے دریاؤں سے حاصل کرتا ہے جن میں قابل ذکر دریا دریائے سندھ ہے جو کہ بالائی علاقوں میں اپنے معاون دریاؤں کا منبع بھی ہے۔

چند ایک مشہور دریا بالترتیب ایسے ہیں:

☆ دریائے سندھ

☆ دریائے شیوک

☆ دریائے شیگر

☆ دریائے شمشال

☆ دریائے ہنزہ

☆ دریائے گلگت

☆ دریائے استور

دریائے سندھ:

پاکستان کے نقشے پر ریڑھ کی ہڈی کی طرح محسوس ہوتا ہوا یہ دریا حقیقت میں پاکستان کے لوگوں اور پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان کی 70 فیصد پانی کی ضرورت کو پورا کرنے والا یہ دریا پاکستان کا سب سے بڑا اور دنیا کا بائیسواں بڑا دریا ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً 3180 کلومیٹر ہے۔ تبت کی ایک جھیل مانسرور سے اوپر مشہور زندگی ''سنگی کباب'' سے نکل کر بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔

ہر علاقے میں یہ مقامی ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے جس میں چند قابل ذکر یہ ہیں۔

مشہور ترین نام دریائے سندھ ہے۔

ہندی میں سندھو ندی ہے۔

پشتو میں اباسین یعنی دریاؤں کا باپ ہے۔

فارسی میں رود سندھ ہے۔

عربی میں نہر الہند ہے۔

ترکی میں نیلاب ہے۔

انگریزی میں انڈس ریور (Indus River) اور لائن ریور (The Lion River) کے نام سے مشہور ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کا ابتدائی نام اسی دریا کے یونانی نام اندوز یا فارسی نام ہندوز (Hindus) سے ہی لیا گیا ہے اور صوبہ سندھ بھی اسی دریا کے نام کی مناسبت سے پکارا جاتا ہے۔

دنیا کے بلند ترین میدان تبت میں واقع جھیل مانسرور کو دریائے سندھ کا منبع کہا جاتا ہے۔ جھیل مانسرور سندھ کے ساتھ ساتھ دریائے گنگا کا منبع بھی کہی جاتی ہے۔ جھیل مانسرور کا پانی چند ندیوں سے آتا ہے اور ان میں سب سے بڑی ندی سنگی کباب ہے جو کہ جھیل مانسرور سے اوپر چھیالیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور ایک شیر کے منہ جیسے پہاڑی چٹان کے دہانے سے نکل رہی ہے جو کہ اصل میں دریائے سندھ کا اصل ماخذ ہے اور مشہور بھی کہ دریائے سندھ یعنی (The Lion River) لائن ریور یعنی ایسا دریا جو شیر کے منہ سے نکل رہا ہے۔

سنگی کباب سے نکل کر یہ دریا جھیل مانسرور میں گرتا ہے جہاں سے مزید پانیوں کو ساتھ لے کر لداخ کے میں داخل ہو جاتا ہے اور تنگ پہاڑی دروں میں سے ہوتا ہوا پاکستانی بلتستان میں پہنچتا ہے۔ بلتستان میں داخل ہونے سے پہلے دریائے سندھ میں تبت کے قریب ایک بڑا دریا کارتنگ آ کر ملتا ہے جو کہ دریائے سندھ کا پہلا معاون دریا بھی ہے۔ پھر سکردو سے پہلے کیرس کے قریب دریائے شیوک اور سکردو میں دریائے شگر آ کر دریائے سندھ میں گرتے ہیں، یہ دونوں دریا تقریباً جسامت میں دریائے سندھ جیسے ہی ہیں، مزید نیچے آ کر جہاں یہ دریا ہمالیہ کا چکر کاٹ کر جنوب کی طرف رُخ کرتا ہے، دریائے سندھ جتنا ہی بڑا ایک اور دریائے گلگت ہندوکش سے آتا ہوا اس میں مل جاتا ہے اور نانگا پربت کے قدموں میں پہنچ کر دریائے استور بھی دریائے سندھ کا حصہ بن جاتا ہے۔ میدانی علاقوں میں پہنچ کر دریائے کابل اور پنجاب کے سارے دریا اور کوہ سلیمان اور کیرتھر سے آنے والے چھوٹے دریاؤں کو اپنے ساتھ لے کر کھٹی بندر کے مقام پر بحیرہ عرب میں گم ہو جاتا ہے۔

جھیل مانسرور میں سے دریائے سندھ سمیت برصغیر میں بہنے والے 4 اہم دریا نکلتے ہیں۔ ستلج ہاتھی کے منہ سے نکل کر مغربی سمت میں بہتا ہے۔ گنگا مور کی چونچ سے نکل کر جنوبی سمت میں بہتا ہے۔ برہم پتر گھوڑے کے منہ سے نکل کر مشرقی سمت میں بہتا ہے اور دریائے سندھ شیر کے منہ سے نکل کر شمالی سمت میں بہتا ہے۔ ایک زمانے تک دریائے سندھ کی تحقیق جھیل مانسرور تک ہی سمجھی جاتی رہی۔ حتیٰ کہ 1811ء میں ولیم مور کرافٹ نے

اس علاقے میں جا کر بتایا کہ سندھ کا نقطہ آغاز جھیل مانسرور نہیں بلکہ جھیل میں جنوب سے آ کر ملنے والی ندیاں ہیں۔اسی نظریہ پر مزید تحقیق کرتے ہوئے سیون ہیڈن 1907ء میں جھیل سے 40 کلومیٹر اوپر سنگی کباب یا سینگے کباب کے علاقے میں جا پہنچا۔ جہاں بہنے والی ندی گارتنگ یا گارتانگ ہی جھیل مانسرور کو پانی مہیا کرتی ہے۔ اس لئے گارتنگ ندی دریائے سندھ کا نقطہ آغاز ہے۔سنگی کباب کا مطلب ہے شیر کے منہ والا۔اسی مناسبت سے دریائے سندھ کو شیر دریا کہا جاتا ہے۔

دریائے سندھ لداخ میں:

گارتنگ ندی شمال مغربی سمت سے آ کر جھیل مانسرور میں ملتی ہے۔ یہاں سے دریا لداخ کی سمت اپنا سفر شروع کرتا ہے۔دریا کے شمال میں قراقرم اور جنوب میں ہمالیہ کے سلسلے ہیں۔وادی نبرا کے مقام پر سیاچن گلیشیئر کے پانیوں سے بننے والا دریا نبرا اس میں آ کر ملتا ہے۔ یہاں تک دریا کی لمبائی تقریباً 450 کلومیٹر ہے۔پھر دریائے سندھ پاکستانی علاقے بلتستان میں داخل ہو جاتا ہے۔

دریائے سندھ بلتستان میں:

دریائے سندھ کے پاکستان میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے دریائے شیوک اس میں آ کر ملتا ہے پھر 30 کلومیٹر مزید آگے جا کر سکردو شہر کے قریب دریائے شیگر اس میں آ گرتا ہے۔مزید آگے جا کر ہندوکش کے سائے میں دریائے گلگت اس میں ملتا ہے اور پھر نانگا پربت سے آنے والا استور دریا ملتا ہے۔

دریائے سندھ تربیلا و کالا باغ میں:

اونچے پہاڑوں سے جیسے ہی دریائے سندھ نشیبی علاقے میں داخل ہوتا ہے۔تربیلا کے مقام پر ایک بہت بڑی دیوار بنا کر اسے ڈیم میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔یہ ہے تربیلا ڈیم۔تھوڑا سا آگے جا کر جرنیلی سڑک کے پاس اٹک کے مقام پر دریائے کابل اس میں آ ملتا ہے۔دریائے سندھ کا سفر پوٹھوہاری پہاڑی علاقے سے چلتا ہوا کالا باغ تک جاتا ہے۔کالا باغ وہ مقام ہے جہاں سے دریائے سندھ کا پہاڑی سفر ختم ہو کر میدانی سفر شروع ہوتا ہے۔

دریائے سندھ کالا باغ سے گڈو تک:

کالا باغ کے ہی مقام پر دریائے سواں سندھ میں ملتا ہے۔تھوڑا سا آگے مغربی سمت سے آنے والا کرم

دریااس میں شامل ہوتا ہے۔ مزید آگے جاکر کوہ سلیمان سے آنے والا گومل دریا دریائے سندھ میں شامل ہوتا ہے۔ مظفر گڑھ سے تھوڑا آگے جا کر پنجند کا مقام آتا ہے جہاں پنجاب کے پانچوں دریا جہلم، چناب، راوی، ستلج، بیاس آپس میں مل کر دریائے سندھ میں سما جاتے ہیں۔

گڈو سے کیٹی بندر بحیرہ عرب تک:

گڈو سے سندھ جنوبی سمت میں بہتا ہے۔ سکھر شہر کے بیچ سے اور لاڑکانہ اور موئن جوڈارو کے مشرق سے گزرتا ہوا سہون کی پہاڑیوں تک آتا ہے۔ حیدرآباد کے پہلو سے گزر کر ٹھٹھہ کے مشرق سے گزر کر کیٹی بندر میں چھوٹی چھوٹی بہت ساری شاخوں میں تقسیم ہو کر بحیرہ عرب میں شامل ہو جاتا ہے۔ دریا فارسی زبان کا لفظ ہے جس کو سنسکرت میں ندی، عربی میں نہر، ترکی میں ہیلاب اور انگریزی میں River کہتے ہیں۔ سنسکرت میں سندھو کا مطلب ہے سمندر یا بڑا دریا۔ سنسکرت ڈکشنری کے مطابق سندھو کا بنیادی لفظ سیند (Syand) ہے جس کا مطلب بہنا ہے۔ یعنی سندھو کا مطلب ہوا ''ایسی ندی جو ہمیشہ بہتی رہے یا پھر بہتی ہوئی ندی۔'' پروفیسر میکس میولر کے نزدیک سندھو کا لفظ سَدھ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے بچاؤ کرنا۔ دریائے سندھ جن علاقوں میں بہتا ہے۔ وہاں کے رہنے والوں کا بچاؤ کرتا ہے۔ غیروں کے حملے سے اور جنگلی سوروں سے۔

سندھو لفظ کے مختلف لہجے:

رگ وید کے زمانے 1500 ق م میں سندھو کو سندھو ہی کہا جاتا تھا۔ ایرانی دور 518 ق م میں ایران کے دارا نے سندھ پر قبضہ کیا تو انہوں نے سندھ کو ہندو کہنا شروع کر دیا۔ کیونکہ ان کی زبان میں ''س'' کا حرف نہیں تھا اور انہوں نے اس کی جگہ ہ استعمال کرنا شروع کیا اور اس طرح سندھو سے ہندو ہو گیا۔ یونانی دور 326 ق م میں یونانیوں نے سندھ کو ہند کہا اور اس کا لہجہ ''انڈ'' کر دیا اور ندی کو انڈوس (Indos) اور ملک کا نام انڈیکا (Indica) رکھا۔ لاطینی زبان بولنے والوں نے انڈوس کو ''انڈس'' (Indus) اور سندھ کو ہند اور پورے خطے کو انڈیکا سے انڈیا بنایا۔ چینی سیاح یوان نے 641 عیسوی کو سندھو کو ''سن تو'' (سنتو) لکھا ہے۔ غرض دریائے سندھ مختلف لہجوں میں کچھ یوں ہے۔ (سندھو، سنسکرت)، (ہندو، ایرانی)، (انڈوس، یونانی)، (انڈس، لاطینی)، (سن تو، چینی)۔

سندھ کے صفاتی نام:

سنسکرت میں ہی سندھو کو بچانے والا یا روزی دینے والا کہا گیا ہے۔ تبت والوں نے اسے شیر کے منہ سے

نکلنے والا دریا یعنی شیر دریا کہا۔ قراقرم کے بیچ والے حصے میں اسے دریا کہا گیا ہے۔ قراقرم سے نیچے تربیلا تک اسے اباسین کہا گیا ہے، جس کا مطلب ہے سب کا باپ یا دریاؤں کا باپ۔

سندھی زبان میں دریا کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ اسی طرح سنسکرت ایک قدیم زبان ہے جس کا مطلب ہے ''تراشی ہوئی۔'' تو یہ کہاں سے تراشی ہوئی ہے۔ غالب امکان ہے کہ یہ موئن جوڈارو کی زبان سے تراشی گئی ہوگی۔ جس کو اگر سندھی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ لفظ سندھو کے دریا ہونے کا ایک ثبوت اس طرح سے ہے کہ آریہ قوم نے شمالی سندھ کو سپت سندھو کہا۔ سپت کا مطلب سات اور سندھو کا مطلب دریا۔ یعنی سات دریاؤں کی سرزمین۔

دریائے سندھ کا ذرائع آبپاشی اور نہری نظام دنیا کا سب سے بڑا نظام ہے۔ دریائے سندھ پر ایک ڈیم (Dam) 16 بیراج، 2 سائفن، 2 ہیڈ ورکس، 12 اور 44 نہریں ہیں۔ ان نہروں کی کل لمبائی 56073 کلومیٹر ہے۔ یہ دریا ٹوٹل 384,000 مربع کلومیٹر کے علاقے کو سیراب کرتا ہے، جس میں 204,000 مربع کلومیٹر کا علاقہ پاکستان میں واقع ہے۔ ٹیکسلا کی گندھارا تہذیب، ہڑپہ تہذیب اور موہنجوڈارو کی قدیم تہذیبوں کی آجگاہ ہونے کے باعث دریائے سندھ انسانی تمدن کی ابتدائی تہذیبوں کا مسکن ہونے کا اعزاز بھی رکھتا ہے۔

دریائے شیوک:

لداخ میں نبرا وادی (Nubra Valley) سے نکلنے والا دریا دریائے شیوک یارقندی زبان میں ''موت کا دریا'' بھی کہلاتا ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً 550 کلومیٹر ہے۔ دریائے شیوک لداخ کی تنگ گزرگاہوں میں دریائے سندھ کے متوازی بہتا ہوا بلتستان میں داخل ہوتا ہے اور خپلو اور سکردو کے درمیان کیرس کے مقام پر آ کر دریائے سندھ میں شامل ہو جاتا ہے۔

دریائے شگر:

کے۔ٹو سے ملحقہ وادی شگر میں بہنے والا یہ بڑا دریا دریائے شگر کہلاتا ہے جو کہ بالتورو اور بیافو گلیشیرز کی برف سے پگھل کر آنے والے پانیوں پر مشتمل ہے، یہ جس وادی سے بہہ کر آتا ہے اس کی ڈھلان سندھ کی طرف بہت کم ہے جس کی وجہ سے یہ اتنا تیز بہاؤ نہیں رکھتا۔

دریائے شمشال:

پاکستان کے انتہائی شمالی وادی شمشال کے نام سے مشہور یہ دریا دریائے شمشال، پامیر کی بلندیوں سے بہہ کر آتا ہے۔ شمشال گاؤں میں سے گزرتا ہوا پسو گاؤں کے قریب دریائے ہنزہ میں آ کر گرتا ہے۔

دریائے ہنزہ:

دریائے ہنزہ اصل میں بے شمار نام رکھنے والا دریا ہے جو کہ جس علاقے میں سے گزرتا ہے اس کے نام سے پکارا جاتا ہے اور ہنزہ میں پہنچ کر دریائے ہنزہ کا نام اختیار کرتا ہے۔ یہ دریا سوست سے شروع ہوتا ہے جہاں چپرساں وادی سے آنے والا دریا چپرساں دریا خنجراب سے آنے والے دریا میں ملتا ہے تو دریائے سوست کہلاتا ہے۔ تھوڑا نیچے آ کر اس میں دریائے شمشال آ گرتا ہے اور مزید نیچے گلمت کے قریب یہ دریا دریائے گلمت کہلانے لگتا ہے۔ تھوڑا اور نیچے ہنزہ کے قریب اس میں نگر دریا ملتا ہے اور یہ دریائے ہنزہ کہلانے لگتا ہے جہاں سے یہ گلگت شہر تک دریائے ہنزہ ہی کہلاتا ہے اور مغرب سے آنے والے دریائے گلگت میں ضم ہو جاتا ہے۔

دریائے گلگت:

گلگت اور چترال کے سنگم پر واقع مشہور ترین جھیل شندور سے نکل کر وادی غذر میں داخل ہوتا ہے جہاں یہ دریائے غذر کہلاتا ہے۔ اس کے بعد دریائے گلگت کے نام سے گلگت شہر کے پہلو سے ہوتا ہوا دریائے ہنزہ کو اپنے ساتھ لے کر بہتا ہے اور قراقرم، ہمالیہ اور ہندوکش کے ملنے کی جگہ پر دریائے سندھ میں دائیں سمت سے آ کر ملتا ہے۔ ان دونوں کا ملاپ انگریزی کے حرف وائی (Y) کی شکل میں ہوتا ہے۔

دریائے استور:

دیوسائی کے بلند میدان کے پانیوں سے دریا کی شکل لینے والا دریائے استور، نانگا پربت کے شمالی پہلو کے ندی نالوں سے آنے والے پانیوں کا مسکن بھی ہے۔ بونجی کی تاریخی فوجی چھاؤنی کے قریب آ کر دریائے سندھ سے بائیں سمت میں آ کر ملتا ہے۔ دریائے استور اور گلگت سے باہم جڑی ہوئی وادیاں صدیوں تک دہلی، سری نگر، گلگت اور ہنزہ کے درمیان تجارتی و کاروباری سرگرمیوں کا مرکز بنی رہی ہیں۔

بلند ترین چوٹیاں

No	Name	Height	Range	Country	Coardinates	First Climb
1	**Mount Everest**	8,850	Himalayas	Nepal/Tibet	27-59 N 86-55 E	1953
2	**K- 2**	8,611	Karakoram	Pakistan	35-52 N 76-30 E	1954
3	**Kanchanjunga**	8,586	Himalayas	India/Nepal	27-42 N 88-08 E	1955
4	**Lhotse**	8,516	Himalayas	Nepal/Tibet	27-57 N 86-55 E	1956
5	**Makalu**	8,463	Himalayas	Nepal/Tibet	27-53 N 87-05 E	1955
6	**Cho Oyu**	8,201	Himalayas	Nepal/Tibet	28-05 N 86-39 E	1954
7	**Dhaulagiri**	8,167	Himalayas	Nepal	28-41 N 83-29 E	1960
8	**Manaslu**	8,163	Himalayas	Nepal	28-33 N 84-33 E	1956
9	**Nanga Parbat**	8,125	Himalayas	Pakistan	35-14 N 74-35 E	1953
10	**Annapurna**	8,091	Himalayas	Nepal	28-35 N 83-49 E	1950
11	**Gasherbrum 1**	8,068	Karakoram	Pakistan	35-43 N 76-42 E	1958
12	**Broad Peak**	8,047	Karakoram	Pakistan	35-48 N 76-34 E	1957
13	**Gasherbrum 2**	8,035	Karakoram	Pakistan	35-45 N 76-39 E	1956
14	**Shishma Pangma**	8,013	Himalayas	Tibet	28-21 N 85-46 E	1964

No	Name	Height	Range	Group	Coardinates	First Climb
1	**Chogori K-2**	8.611	Karakoram	Boltoro	35-52 N 76-30 E	**1954 Lino Lacedelli**
2	**Nanga Parbat**	8.125	Himalayas	Diamer	35-14 N 74-35 E	**June 1953 Hermann Buhl**
3	**Gasherbrum 1 (Hidden Peak K-5)**	8.068	Karakoram	Baltoro	35-43 N 76-42 E	**1958 USA**
4	**Broad Peak (Falcan Kangri K-3)**	8.047	Karakoram	Baltoro	35-48 N 76-34 E	**1957 Austria**
5	**Gasherbrum 2 (K-4)**	8.035	Karakoram	Baltoro	35-45 N 76-39 E	**1956 Austria**
6	**Broad Peak Middle/Central**	8.016	Karakoram	Baltoro	35-49 N 76-34 E	**1975 Japan**
7	**Gasherbrum 3**	7.952	Karakoram	Baltoro	35-45 N 76-38 E	**1975 Poland**
8	**Gasherbrum 4**	7.925	Karakoram	Baltoro	35-45 N 76-37 E	**1958 Italy**
9	**Distaghil Sar Main (Peak 20)**	7.885	Karakoram	Hispar	36-20 N 75-13 E	**1960 Austria**
10	**Kunyang Chhish/Main**	7.852	Karakoram	Hispar	36-12 N 75-13 E	**1971 Poland**
11	**Masherbrum NE (K-1)**	7.821	Karakoram	Batura Mustagh	35-37 N 76-19 E	**1960 USA**
12	**Masherbrum SW**	7.806	Karakoram	Batura Mustagh	35-37 N 76-18 E	**1981 Polish**
13	**Rakaposhi**	7.788	Karakoram	Bagrot	36-09 N 74-29 E	**1958**
14	**Batura 1 (Peak 32)**	7.785	Karakoram	Batura Mustagh	36-32 N 74-32 E	**1976 Germany**
15	**Batura 2**	7.762	Karakoram	Batura Mustagh	36-33 N 74-32 E	**1978 Japan**
16	**Distaghil Sar 2 Central**	7.760	Karakoram	Hispar	36-20 N 75-14 E	**1959 Italy**

17	Kanjut Sar 1 (Peak 12)	7.760	Karakoram	Hispar	36-13 N 75-25 E	1959 Italy
18	Saltoro Kangri 1 (Peak 36)	7.742	Karakoram	Soltoro	35-23 N 76-51 E	1962 Japan- Pak
19	Batura 2	7.730	Karakoram	Batura Mustagh	36-33 N 74-32 E	1978 Japan
20	Batura 3	7.729	Karakoram	Batura Mustagh	36-33 N 74-32 E	
No	Name	Height	Range	Group	Coordinates	First Climb
21	Trivor / Peak 8	7.720	Karakoram	Hispar	36-17 N 75-06E	1960 USA
22	Tirich Mir (Main)	7.708	Hindukush	Hindukush	76-13 N 71-50 E	1950 Kvernberg
23	Saltoro Kangri 2 (Peak 35)	7.706	Karakoram	Soltoro	35-24 N 76-51 E	
24	Distaghil Sar (E)	7.700	Karakoram	Hispar	36-19 N 75-14 E	1980 Poland
25	Tirich Mir (East)	7.692	Hindukush	Hindukush	76-13 N 71-50 E	1964 R Hoibakk
26	Chogolisa No. I SW/E	7.665	Karakoram	Baltoro	35-33 N 76-34 E	1975 Austria
27	Chogolisa 2 NE	7.654	Karakoram	Baltoro	36-36 N 76-35 E	1958 Japan
28	Kunyang Chhich S (Tent Peak)	7.620	Karakoram	Hispar	36-12 N 75-13 E	
29	Shispare	7.619	Karakoram	Batura Mustagh	36-26 N 74-42 E	1974 Poland
30	Batura 4	7,594	Karakoram	Batura Mustagh		
31	Broad Peak (N)	7.550	Karakoram	Baltoro	35-49 N 76-33 E	1983 Italy
32	Skyang Kangri 1	7.544	Karakoram	Baltoro	35-55 N 76-35 E	1976 Japan
33	Batura 5 (Muchu Chhish)	7.543	Karakoram	Batura Mustagh		
34	Yakshin Gardaan I	7.530	Karakoram	Hispar	36-16 N 75-23 E	1984 Austria- Pak
35	Kunyang Chhish W	7.500	Karakoram	Hispar	36-12 N 75-12 E	
36	Skyang Kangri 2	7.500	Karakoram	Baltoro	35-55 N 76-35 E	
37	Tirich Mir 2 W	7.500	Hindukush	Hindukush	76-13 N 71-49 E	1974 Beppe Re

38	Pumari Chhish W (Peak 11)	7.492	Karakoram	Hispar	36-13 N 75-15 E	1979 Japan
39	Noshaq Main	7.492	Hindukush	Hindukush	36-25 N 71-49 E	1960 Japan
40	Tirich Mir (West I)	7.487	Hindukush	Hindukush	76-13 N 71-49 E	1967 Czech
41	Noshaq East	7.480	Hindukush	Hindukush	36-25 N 71-49 E	1963 Austria
42	Pasu Massive M	7.478	Karakoram	Batura Mustagh		
43	K-12	7.469	Karakoram	Soltoro	35-17 N 77-01 E	1974 Japan
44	Teram Kangri 1	7.465	Karakoram	Siachen (disputed)	35-34 N 77-05 E	1975 Japan
45	Malubiting W	7.458	Karakoram	Haramosh	36-01 N 74-53 E	1971 Austria
46	Pumari Chhish N	7.440	Karakoram	Hispar	36-13 N 75-16 E	
47	Yazghil Dome S	7.440	Karakoram	Hispar	36-17 N 75-15 E	1980 Poland
48	Sia Kangri No 1 / N	7.422	Karakoram	Baltoro	35-39 N 76-45 E	1934
49	Haramosh 1	7.409	Karakoram	Haramosh	36-51 N 74-54 E	1958 Austria
50	Teram Kangri 2	7.406	Karakoram	Siachen (disputed)	35-34 N 77-05 E	
51	Istro-Nal (Main)	7.403	Hindukush	Hindukush	36-23 N 71-53 E	1955 J E Murphy
52	Ghent S 1	7.401	Karakoram	Siachen (disputed)	35-30 N 76-47 E	1961 Austria
53	Noshaq Central	7.400	Hindukush	Hindukush	36-25 N 71-48 E	1963 Austria
54	Kunyang Chhish E	7.400	Karakoram	Hispar	36-12 N 75-14 E	
55	Pumari Chhish (S)	7.400	Karakoram	Hispar	36-12 N 75-16 E	
56	Yazghil Dome N	7.400	Karakoram	Hispar	36-18 N 75-15 E	1983 Italy
57	Tirich Mir (West III)	7.400	Hindukush	Hindukush	76-13 N 71-48 E	1974 France
58	Yazghil Dome N	7.400	Karakoram	Hispar	36-18 N 75-15 E	
59	Ultar Sar 1 (Peak 35)	7.388	Karakoram	Batura Mustagh	36-23 N 74-43 E	1983 Italy

60	**Rimo S 1 (Peak 51)**	7.385	Karakoram	Siachen (disputed)	35-20 N 77-22 E	
61	**Teram Kangri 3**	7.382	Karakoram	Siachen (disputed)	35-34 N 77-03 E	
62	**Sherpi Kangri 1 Main**	7.380	Karakoram	Soltoro	35-27 N 76-47 E	**1976 Japan**
63	**Istro-Nal (North I)**	7.373	Hindukush	Hindukush	36-23 N 71-54 E	**1967 Lapuch**
64	**Rimo S 2 (Peak 50)**	7.373	Karakoram	Siachen (disputed)	35-20 N 77-22 E	
65	**Istro-Nal (North II)**	7.372	Hindukush	Hindukush	36-23 N 71-54 E	**1967 Lapuch**
66	**Sherpi Kangri 2**	7.370	Karakoram	Soltoro	35-27 N 76-47 E	
67	**Istro-Nal (North 3)**	7.365	Hindukush	Hindukush	36-24 N 71-54 E	**1969 Spain**
68	**Skil Brum**	7.360	Karakoram	Baltoro	35-52 N 76-25 E	**1957 Austria**
69	**Skyang Kangri M**	7.357	Karakoram	Baltoro		
70	**Karun Kuh**	7.350	Karakoram	Hispar	36-37 N 75-05 N	**1984 Austria**
71	**Saragharar Main**	7.349	Hindukush	Hindukush	36 33 N 72 06 E	**1959 F Alletto**
72	**Skyang Kangri W**	7.345	Karakoram	Boltoro		
73	**Ghent N**	7.343	Karakoram	Siachen (disputed)	35-31N 76-48 E	**1977 Austria**
74	**Momhil Sar (Peak 7)**	7.343	Karakoram	Hispar	36-19 N 75-03 E	**1964 Austria**
75	**Tirich Mir (West IV)**	7.338	Hindukush	Hindukush	76-13 N 71-47 E	**1967 Kurt Diemberger**
76	**Saraghrar (Central)**	7.330	Hindukush	Hindukush	36-33 N 72-05 E	
77	**Yutmaru Sar Main**	7.330	Karakoram	Hispar	36-14 N 75-22 E	
78	**Bojohagur Duanasir**	7.329	Karakoram	Batura Mustagh	36-24 N 74-43 E	**1984 japan**
79	**Sia Kangri No 2 /E**	7.325	Karakoram	Baltoro	35-39 N 76-45 E	**1934**
80	**Gasherbrum 5**	7.321	Karakoram	Baltoro	35-43 N 76-37 E	
81	**Kunyang Chhish (SE)**	7.320	Karakoram	Hispar	36-12 N 75-15 E	

82	**Malanghutti**	7,320	Karakoram	Hispar	36-23 N 75-10 E	1985 Japan
83	**Sia Kangri 3 West**	7,315	Karakoram	Baltoro	35-39 N 76-44 E	1934
84	**Baltoro Kangri1 (Golden Throne)**	7,312	Karakoram	Baltoro	35-38 N 76-38 E	1963 Japan
85	**Ultar Sar 2 (Peak 34)**	7,310	Karakoram	Batura Mustagh	36-23 N 74-44 E	
86	**Saragharar (S)**	7,307	Hindukush	Hindukush	36-33 N 72-06 E	1967 Y Sato
87	**Istro-Nal (South)**	7,303	Hindukush	Hindukush	36-23 N 71-54 E	1969 Spain
88	**Baltoro Kangri 2**	7,300	Karakoram	Baltoro	35-38 N 76-39 E	1976 Japan
89	**Istro-Nal (West-1)**	7,300	Hindukush	Hindukush	36-23 N 71-53 E	
90	**Istro-Nal (North 3)**	7,300	Hindukush	Hindukush	36-23 N 71-53 E	
91	**Malubiting NW**	7,300	Karakoram	Haramosh	36-01 N 74-53 E	
92	**Saraghrar (NW)**	7,300	Hindukush	Hindukush	36-33 N 72-05 E	
93	**Sherpi Kangri 3**	7,300	Karakoram	Saltoro	35-28 N 76-47 E	
94	**Teram kangri 4**	7,300	Karakoram	Siachen (disputed)	35-36 N 77-02 E	
95	**Urdok 1**	7,300	Karakoram	Boltoro	35-42 N 76-44 E	1975 Austria
96	**Malubiting Central**	7,291	Karakoram	Haramosh	36-01 N 74-53 E	1975 Japan
97	**Shingeik Smoking Peak**	7,291	Hindukush	Hindukush	36-25 N 71-51 E	1966 K Holch
98	**Rakapobsi E**	7,290	Karakoram	Bagrot	36-09 N 74-31 E	
99	**Savoia Kangri**	7,286	Karakoram	Baltoro		
100	**Baintha Brakk (Ogre)**	7,285	Karakoram	Panmah	35-57 N 75-45 E	1977 Japan
101	**Passu (Peak 55)**	7,284	Karakoram	Batura Mustagh	36-29 N 74-37 E	1978 Japan
102	**Pasu Massive E**	7,284	Karakoram	Batura Muztagh	36-29 N 74-37 E	
103	**K-6**	7,282	Karakoram	Saltoro	35-24 N 76-33 E	1976 Austria

104	**Baltoro Kangri No. III**	7,280	Karakoram	Baltoro	35-38 N 76-39 E	1976 Japan
105	**Istro-Nal (West II)**	7,280	Hindukush	Hindukush	36-23 N 71-53 E	
106	**Istro-Nal (N E)**	7,276	Hindukush	Hindukush	36-23 N 71-54 E	1967 K Lapuch
107	**Diran /Minapin**	7,273	Karakoram	Bagrot	36-09 N 74-40 E	1968 Austria
108	**Mustagh Tower (E)**	7,273	Karakoram	Baltoro	35-50 N 76-20 E	1956 UK
109	**Sia Kangri IV Central**	7,273	Karakoram	Baltoro	35-39 N 76-44 E	1934
110	**Golden Throne NE**	7,270	Karakoram	Baltoro		
111	**Mustagh Tower (W)**	7,270	Karakoram	Baltoro	35-50 N 76-19 E	1956 UK
112	**Summari (savoia Kangri 1)**	7,263	Karakoram	Baltoro	35-52 N 76-26 E	
113	**Baltoro Kangri No. V**	7,260	Karakoram	Baltoro	35-38 N 76-41 E	1934 Germany or 1980 UK
114	**Baltoro Kangri No. IV**	7,254	Karakoram	Baltoro	35-38 N 76-40 E	1934
115	**Saraghrar (SW-I)**	7,250	Hindukush	Hindukush	36-33 N 72-05 E	
116	**Noshaq West**	7,250	Hindukush	Hindukush	36-25 N 71-48 E	1963 Austria
117	**Apsarasas 1**	7,245	Karakoram	Siachen (disputed)		
118	**Apsarasas 2**	7,239	Karakoram	Siachen (disputed)	35-31 N 77-09 E	
119	**Apsarasas 3 E**	7,236	Karakoram	Siachen (disputed)	35-31 N 77-12 E	
120	**Rimo S 3 (Peak 49)**	7,233	Karakoram	Siachen (disputed)	35-23 N 77-22 E	
121	**Apsarasas 4**	7,227	Karakoram	Siachen (disputed)	35-31 N 77-13 E	
122	**Durban Zom**	7,219	Hindukush	Hindukush	36-26 N 71-50 E	1965 U Kossler
123	**Saraghrar (SE-I)**	7,208	Hindukush	Hindukush	36-33 N 72-07 E	
124	**Mt. Rose/Singhi Kan**	7,202	Karakoram	Siachen (disputed)	35-36 N 77-59 E	1976 Japan
125	**Bularang Sar**	7,200	Karakoram	Hispar	36-18 N 75-09 N	

126	**Istro-Nal (Rock Pinnacel)**	7.200	Hindukush	Hindukush	36-23 N 71-53 E	1955 J E Murphy
127	**Masherbrum Far W**	7.806	Karakoram	Batura Mustagh	35-37 N 76-17 E	1988 Italy
128	**Lugpahur Sar 1 W**	7.200	Karakoram	Hispar	36-22 N 75-02 E	1979 Germany
129	**Lupghar Sar (E)**	7.200	Karakoram	Hispar		
130	**Malubiting LC**	7.200	Karakoram	Haramosh		
131	**Saraghrar (SW-II)**	7.200	Hindukush	Hindukush	36-33 N 72-05 E	
132	**Urdok Kangri I**	7.200	Karakoram	Baltoro		
133	**Apsarasas 5**	7.187	Karakoram	Siachen (disputed)	35-31 N 77-11 E	
134	**Apsarasas 6**	7.184	Karakoram	Siachen (disputed)	35-31 N 77-13 E	
135	**Apsarasas III W**	7.181	Karakoram	Siachen (disputed)		
136	**Mustagh Tower (NW)**	7,180	Karakoram	Baltoro	35-50 N 76-20 E	1984 USA
137	**Savoi Kangri 2**	7.180	Karakoram	Baltoro		
138	**Suma S / Un named**	7.170	Karakoram	Baltoro	35-50 N 76-24 E	
139	**Rimo 3**	7.169	Karakoram	Siachen (disputed)		
140	**Karun Koh**	7.164	Karakoram	Khunjerab		
141	**Hachindar Chish**	7.163	Karakoram	Batura Mustagh	36-27 N 74-28 E	1982 Japan
142	**Masherbrum E (Un Named)**	7.163	Karakoram	Batura Mustagh	35-37 N 76-19 E	
143	**Yermanenbu Kangri**	7.163	Karakoram	Baltoro		
144	**Latok 1**	7.145	Karakoram	Panmah	35-55 N 75-48 E	1979 Japan
145	**Depak**	7.150	Karakoram	Siachen (disputed)	35-22 N 76-47 E	1960 Pak-Germany
146	**Un-Named**	7.150	Karakoram	Baltoro	35-36 N 76-35 E	
147	**Latok 2**	7.145	Karakoram	Panmah	35-56 N 75-49 E	1977 Italy

148	**Kampir Dior**	7.143	Karakoram	Batura Mustagh	36-36 N 74-20 E	1975 Japan
149	**Shakawar**	7.125	Hindukush	Hindukush	36-30 N 71-59 E	1964 Gruber
150	**Apsarasas S**	7.117	Karakoram	Siachen (disputed)	35-31 N 77-08 E	1976 Japam
151	**Koh-I-Nadir Shah**	7,116	Hindukush	Hindukush	36-33 N 71-56 E	1962
152	**Kunyang Chhish (N)**	7,108	Karakoram	Hispar	36-16 N 75-12 E	1979 Japan
153	**Udren Zom (N)**	7.108	Hindukush	Hindukush	36-33 N 71-59 E	1964 Gruber
154	**Istro-Nal (East)**	7,100	Hindukush	Hindukush	36-23 N 71-54 E	
155	**Ghenta**	7,100	Karakoram	Batura Mustagh	36-25 N 74-43 E	1974 Poland
156	**Sia Shish**	7,100	Karakoram	Batura Mustagh	36-26 N 74-28 E	1984 Italy
157	**Langar (Main)**	7,100	Hindukush	Hindukush	36-35 N 72-04 E	1964 German
158	**Lupghar 2 Central**	7,100	Karakoram	Hispar	36-22 N 75-02 E	1979 Japan
159	**Saraghrar (SS)**	7,100	Hindukush	Hindukush	36-33 N 72-04 E	
160	**Yakshin Gardaan 2**	7,100	Karakoram	Hispar	36-15 N 75-23 E	
161	**Ghenta**	7,090	Karakoram	Batura Muztagh		
162	**Urdok 2**	7,082	Karakoram	Baltoro	35-41 N 76-44 E	
163	**Mandu Pk**	7,081	Karakoram	Baltoro		
164	**Udren Zom (Central)**	7,080	Hindukush	Hindukush	36-32 N 71-59 E	1977 Japan
165	**Raikot Peak**	7,074	Himalayas	Diamer	35-16 N 74-38 E	1932 Aschenbrenner
166	**Chogolisa Kangri I**	7,071	Karakoram	Baltoro		
167	**Nobaisum Zom**	7.070	Hindukush	Hindukush	36-24 N 71 52 E	1967 Kurt Diemberger
168	**Langar (SE)**	7.061	Hindukush	Hindukush	36-35 N 72-05 E	
169	Pyramid/Thyor	7.058	Karakoram	Boltoro	35-51 N 76-18 N	1955 Holland

170	**Tirich Mir N Spur**	7,056	Hindukush	Hindukush	36-13 N 71 50 E	1965 Kurt Diemberger
171	**Udren Zom (S)**	7,050	Hindukush	Hindukush	36 32 N 71 59 E	
172	**Link Sar**	7,041	Karakoram	Siachen (disputed)	35-26 N 76-36 E	1963
173	**Saraghrar (N)**	7,040	Hindukush	Hindukush	36-34 N 72-07 E	
174	**Urgent Peak**	7,038	Hindukush	Hindukush	36-39 N 72-09 E	
175	**Spantik Ghenish Chish**	7,027	Karakoram	Haramosh	36-04 N 74-58 E	1955
176	**Akber Chioh/Akher**	7,020	Hindukush	Hindukush		
177	**Chogolisa Kangri II**	7,014	Karakoram	Baltoro		
178	**Malubiting E**	7,010	Karakoram	Haramosh	36-01 N 74-53 E	1959 USA
179	**Rakaposhi EE**	7,010	Karakoram	Bagrot	36-09 N 74-32 E	1985 Austria
180	**Gasherbrum 6**	7,003	Karakoram	Baltoro	35-42 N 76-37 E	
181	**Apsarasas E (Un-Named)**	7,000	Karakoram	Siachen (disputed)	35-30 N 77-14 E	
182	**Chogolisa W (Prupoo Burakha)**	7,000	Karakoram	Baltoro	35-35 N 36-32 E	1977 Japan
183	**Ghent 3**	7,000	Karakoram	Siachen (disputed)	35-31 N 76-49 E	
184	**Kaberi Peak**	7,000	Karakoram	Siachen (disputed)	35-35 N 76-35 E	1958 Japan
185	**Lupghar Sar 3 E**	7,000	Karakoram	Hispar	36-22 N 75-03 E	
186	**Sangemer Mar**	7,000	Karakoram	Batura Muztagh		

دنیا کے 8000 میٹر سے بلند 14 پہاڑوں کا مختصر تعارف

دنیا میں 8000 میٹر سے اونچے 14 پہاڑ ہیں۔ان میں سے 8 نیپال میں 5 پاکستان میں اور 1 تبت چین میں ہے۔ان میں 10 پہاڑ کوہ ہمالیہ اور 4 پہاڑ کوہ قراقرم میں واقع ہیں۔کوہ ہمالیہ کے 10 میں سے 8 نیپال اور ایک ایک پاکستان و چین میں ہے جبکہ کوہ قراقرم کے چاروں پہاڑ پاکستان میں ہیں۔ان تمام 14 پہاڑوں کی مختصر معلومات ان کی بلندی طول بلد عرض بلد کیا ہے۔سب سے پہلے کس نے کب سر کیا۔اب تک کتنے کوہ پیما سر کر چکے ہیں اور کتنے کوہ پیما اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔

1 ماؤنٹ ایورسٹ (Mount Everest)

دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ ماؤنٹ ایورسٹ ہے۔جس کی بلندی 8848 میٹر طول بلد 27.59.18 اور عرض بلد 86.55.33 ہے۔ماؤنٹ ایورسٹ نیپال اور تبت کی سرحد پر واقع ہے اور دونوں طرف سے سر کیا جاسکتا ہے۔ماؤنٹ ایورسٹ کو سب سے پہلے نیوزی لینڈ کے ایڈمنڈ ہلیری اور نیپال کے شرپا تنزنگ نورگے نے 29 مئی 1953 کو سر کیا تھا۔ ماؤنٹ ایورسٹ کو سردیوں میں پہلی بار 17 فروری 1980 میں پولش کوہ پیماؤں Krzyszt of Wielick اور Leszek Cichy نے سر کیا تھا۔ایورسٹ کو اب تک 7001 کوہ پیما سر کر چکے ہیں جبکہ 223 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

2 کے ٹو (K2)

دنیا کا دوسرا اونچا پہاڑ کے ٹو ہے جس کی بلندی 8616 میٹر طول بلد 35.52 عرض بلد 76.30 ہے۔ کے ٹو پاکستان میں واقع ہے۔ کے ٹو کو سب سے پہلے اٹلی Achille Compagnoni اور Lino Lacedelli نے 31 جولائی 1954 کو سر کیا تھا۔کیٹو کو ابتک سردیوں میں سر نہیں کیا جاسکا۔کیٹو کو اب تک 355 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔جبکہ 86 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

3 کنچن جنگا(Kanchen Junga)

دنیا کا تیسرا اونچا پہاڑ ہے جس کی بلندی 8586 میٹر طول بلد 27.42 عرض بلد 88.08 ہے۔ کنچن جنگا نیپال اور انڈیا کی سرحد پر واقع ہے لیکن صرف نیپال کی طرف سے ہی سر ہو سکتا ہے۔ کنچن جنگا کو سب سے پہلے برطانیہ کے BandGeorge اور BrownJoe نے 25 مئی 1955 کو سر کیا تھا۔ کنچن جنگا کو سردیوں میں پہلی بار 11 جنوری 1986 میں پولش کوہ پیماؤں Krzyszt of Wielicki اور Jerzy Kukuchzka نے سر کیا تھا۔ اب تک کنچن جنگا کو 332 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 40 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

4 لوٹسے(Lhotse)

دنیا کا چوتھا اونچا پہاڑ لوٹسے ہے جس کی بلندی 8516 میٹر طول بلد 28.57 عرض بلد 86.56 ہے۔ لوٹسے نیپال اور تبت کی سرحد پر واقع ہے۔ لوٹسے کو سب سے پہلے برطانیہ کے Fritz Luchsinge اور Ernst Reissr نے 18 مئی 1955 کو سر کیا تھا۔ لوٹسے کو سردیوں میں پہلی بار 31 دسمبر 1988 میں پولش کوہ پیما Krzyszt of Wielicki نے سر کیا تھا۔ اب تک لوٹسے کو 604 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 13 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

5 مکالو(Makalu)

دنیا کا پانچواں اونچا پہاڑ مکالو ہے جس کی بلندی 8485 میٹر طول بلد 27.53 عرض بلد 87.05 ہے۔ مکالو نیپال اور تبت کی سرحد پر واقع ہے۔ لوٹسے کو سب سے پہلے فرانس کے Jean Couzy اور LionelTerray نے 15 مئی 1955 کو سر کیا تھا۔ لوٹسے کو سردیوں میں پہلی بار 9 فروری 2009 میں اٹلی کے کوہ پیما Simon Morel اور قازقستان کے Denis Urubko نے سر کیا تھا۔ اب تک مکالو کو 434 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 31 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

6 چویو(Cho Oyu)

دنیا کا چھٹا اونچا پہاڑ چویو ہے جس کی بلندی 8188 میٹر طول بلد 28.05 عرض بلد 86.39 ہے۔ چویو نیپال اور تبت کی سرحد پر واقع ہے۔ چویو کو سب سے پہلے آسٹریا اور نیپال کے Josef, Herbert Jochler,

Lama Dawa Pasang Tichy نے 19 اکتوبر 1954 کو سر کیا تھا۔ چویو کو سردیوں میں پہلی بار 12 فروری 1985 کو پولینڈ کے Maciej Berbeka اور Maciej Pawlikowski نے سر کیا تھا۔ اب تک چویو کو 3331 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 44 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

7 دھولا گیری (Dhaulagiri)

دنیا کا ساتواں اونچا پہاڑ دھولا گیری ہے جس کی بلندی 8167 میٹر طول بلد 28.41 عرض بلد 83.29 ہے۔ دھولا گیری نیپال میں واقع ہے۔ دھولا گیری کو سب سے پہلے مختلف ملکوں کی ایک مشترکہ ٹیم نے 13 مئی 1960 کو سر کیا تھا۔ جس میں Kurt Dorje Nima, Diemberger, Peter, Diener Ernst, Forrer, Albin, Schelbert Nawang Dorje شامل تھے۔ دھولا گیری کو سردیوں میں پہلی بار 2 جنوری 1985 کو پولینڈ کے Czok Andrzej اور KukuczkaJerzy نے سر کیا تھا۔ دھولا گیری کو 469 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 69 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

8 مناسلو (Manaslu)

دنیا کا آٹھواں اونچا پہاڑ مناسلو ہے جس کی بلندی 8163 میٹر طول بلد 28.33 عرض بلد 84.33 ہے۔ مناسلو نیپال میں واقع ہے۔ مناسلو کو سب سے پہلے جاپان اور نیپال کے Toshio, Norbu Gyalzen Imanishi نے 9 مئی 1956 کو سر کیا تھا۔ مناسلو کو سردیوں میں پہلی بار 12 جنوری 1986 کو پولینڈ کے Maciej Berbeka اور Ryszard Gajewski نے سر کیا تھا۔ اب تک مناسلو کو 903 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 65 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

9 نانگا پربت (Nanga Parbat)

دنیا کا نواں اونچا پہاڑ نانگا پربت ہے جس کی بلندی 8126 میٹر طول بلد 35.14 عرض بلد 74.35 ہے۔ نانگا پربت پاکستان میں واقع ہے۔ نانگا پربت کو سب سے پہلے جرمنی کے Hermann Buhl نے 3 جولائی 1953 کو سر کیا تھا۔ نانگا پربت کو سردیوں میں پہلی بار 26 فروری 2016 میں اٹلی کے کوہ پیما Simon More پاکستان کے علی صدپارہ اور سپین کے Alex Txikon نے سر کیا تھا۔ نانگا پربت کو 335 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 68 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

10 اینا پرنا(Annapurna)

دنیا کا دسواں اونچا پہاڑ اینا پرنا ہے جس کی بلندی 8091 میٹر طول بلد 28.35 عرض بلد 83.49 ہے۔ اینا پرنا نیپال میں واقع ہے۔ اینا پرنا کو سب سے پہلے فرانس کے Maurice Herzog اور Louis Lachenal نے 3 جون 1950 کو سر کیا تھا۔ اینا پرنا کو سردیوں میں پہلی بار 3 فروری 1987 کو پولینڈ کے Jerzy Kukuchzka اور Artur Hajzer نے سر کیا تھا۔ اب تک اینا پرنا کو 211 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 61 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

11 گاشر برم وَن(Gasherbrum 1)

گاشر برم دنیا کا گیارہواں اونچا پہاڑ ہے جس کی بلندی 8080 میٹر طول بلد 35.43 عرض بلد 76.41 ہے۔ گاشر برم ون پاکستان میں واقع ہے۔ گاشر برم ون کو سب سے پہلے امریکہ کے J.Andrew Kauffman اور Peter K. Schoening نے 5 جولائی 1957 کو سر کیا تھا۔ گاشر برم ون کو پہلی بار سردیوں میں 9 مارچ 2012 کو Adam Bielecki اور Janusz Golab نے سر کیا تھا۔ گاشر برم ون کو 334 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 29 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

12 براڈ پیک(Broad Peak)

براڈ پیک دنیا کا بارہواں اونچا پہاڑ ہے جس کی بلندی 8051 میٹر طول بلد 35.48 عرض بلد 76.34 ہے۔ براڈ پیک پاکستان میں واقع ہے۔ براڈ پیک کو سب سے پہلے آسٹریا کے Hermann, Buhl Kurt, Diemberger Marcus, Schmuck, Fritz Wintersteller نے 9 جون 1957 کو سر کیا تھا۔ براڈ پیک کو پہلی بار سردیوں میں 5 مارچ 2013 کو پولینڈ کے Maciej, Berbeka Adam, Bielecki Tomasz, Kowalski Artur Maek نے سر کیا تھا۔ براڈ پیک کو اب تک 404 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 21 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

13 گاشر برم ٹو(Gasherbrum 2)

گاشر برم ٹو دنیا کا تیرہواں اونچا پہاڑ ہے جس کی بلندی 8035 میٹر طول بلد 35.45 عرض بلد 76.39 ہے۔ گاشر برم ٹو پاکستان میں واقع ہے۔ گاشر برم ٹو کو سب سے پہلے آسٹریا کے Josef, Larch Pritz,

Moravec Johann Willenpart نے 7 جولائی 1956 کو سر کیا تھا۔ گاشر برم ٹو کو پہلی بار سردیوں میں 2 فروری 2011 کو اٹلی کے MoroSimone اور قازقستان کے Denis Urubko اور امریکہ کے Cory Richards نے سر کیا تھا۔ گاشر برم ٹو کو 930 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 21 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

14 ششں پنگماں (Shish Pangan)

دنیا کا چودھواں اور آخری 8000 میٹر اونچا پہاڑ ششں پنگماں ہے جس کی بلندی 8027 میٹر طول بلد 28.33 عرض بلد 84.33 ہے۔ ششں پنگماں تبت میں واقع ہے۔ ششں پنگماں کو سب سے پہلے چین کے Hsu, Ching Chang Chun, Wangyen Fu, Chenzhou,San Cheng Tien, Wuliang Tsung, Sodnamyue نے 2 مئی 1964 کو سر کیا تھا۔ ششں پنگماں کو سردیوں میں پہلی بار 14 جنوری 2005 کو پولینڈ کے Piotr Morawski اور اٹلی کے Simon More نے سر کیا تھا۔ اب تک ششں پنگماں کو 302 کوہ پیماؤں نے سر کیا ہے۔ جبکہ 25 کوہ پیما سر کرتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔

(تمام ریکارڈ 2013ء تک مکمل ہے)

بلندی کا ریکارڈ

Record Altitude World

کوہ پیمائی کی دنیا میں ایک اصطلاح استعمال ہوتی ہے جسے بلندی کا ریکارڈ Altitude World Record کہا جاتا ہے۔ اس کا عام فہم مطلب یہ کہ سب سے پہلے کون کب کتنی بلندی پر پہنچا تھا۔ اس ریکارڈ کی تاریخ انیسویں صدی سے شروع ہوئی ہے جب انسان مرحلہ وار اونچی چوٹیوں پر جانا شروع ہوا اور اس کا اختتام 29 مئی 1953 کو اس وقت ہوا۔ جب سب سے اونچی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ سر ہوئی۔ تاریخ میں سب سے زیادہ بلندی پر پہنچے کا ریکارڈ شائد 1850 میں Great Trigonometric Survey ٹیم کا ہے جو 6100 میٹر کی بلندی تک گئی اور بعض حوالوں کے مطابق 6400 میٹر ہے۔ اس بلندی کو ہی معتبر مانا جا رہا تھا۔ جب تک ایک اور ثبوت سامنے نہ آیا۔ جنوبی امریکہ میں چلی اور ارجنٹائن کے بارڈر پر ایک پہاڑ Lliullaillaco نام کا ہے جس کی بلندی 6723 میٹر ہے۔ ابھی حال ہی میں اس پہاڑ کی چوٹی کے قریب تین لڑکوں کی لاشیں ملی ہیں جو 1500 کے قریب وہاں ہلاک ہو گئے تھے۔ اور شاید یہی سب سے پہلا ریکارڈ ہے۔ اگست 1855 میں دو بھائی Robert اور Adolf نے سروے آف انڈیا کے تحت برٹش انڈیا کی ریاست اترا کھنڈ میں واقع Kamet نام کی ایک چوٹی پر کوہ پیمائی کی۔ انہوں نے 5790 میٹر کی بلندی پر کیمپ لگایا اور 6785 میٹر کی بلندی تک جا پہنچے۔ جو کہ Lullaillaco کی 6723 میٹر سے بھی بلند تھی۔ اسی طرح 1862 میں 7000 میٹر بلند Shillq نامی پہاڑ سر کرنے کا دعویٰ کیا گیا۔ جب کہ بعد میں اس پہاڑ کی اصل بلندی 6111 میٹر نکلی۔ اسی طرح 1865 میں ولیم جانسن نے 7284 میٹر بلند ایک پہاڑ سر کرنے کا دعویٰ کیا لیکن سروے میں اس پہاڑ کی بلندی 6710 میٹر پائی گئی۔ ولیم گراہم، ایمل باس اور Ulrich Kauffnann نے 7066 میٹر اونچی Dunagiri چوٹی پر 6900 میٹر کی بلندی تک جانے کا بتایا اور اس کے ساتھ ہی کنچن جنگا کے جنوب میں واقع 7338 میٹر بلند Kabru پہاڑ پر 7308 میٹر تک کی بلندی کا دعویٰ کیا۔ مگر ان میں سے کسی کی بھی تصدیق نہ ہو سکی۔ یوں ایک لمبے عرصہ تک 6785 میٹر ہی سب سے زیادہ بلندی کا ریکارڈ قائم رہا۔ اگست 1892 میں مارٹن کنوے نے بالتورو کانگری کی ایک ذیلی

چوٹی Pioneer Peak سر کی۔ جس کی بلندی 6900 میٹر بتائی گئی۔ جب کہ اس کی اصل اونچائی 6501 میٹر ہے۔ چند سالوں بعد 14 اگست 1897 کو Matthias Zurbriggen نے Andies میں واقع سب سے اونچا پہاڑ Aconcagua سر کیا۔ جس کی بلندی 6962 میٹر ہے۔ یوں یہ بلندی ایک نیا ریکارڈ بن گئی۔

تاریخ میں سب سے پہلے 7000 میٹر کی بلندی کو چھونے کا اعزاز 1905 میں پیش آیا۔ جب Tom Geargelongstaff نے Alexils اور Henri Brocherel اور اٹلی کے چھ پورٹر کے ساتھ تبت میں واقع 7693 میٹر بلند Gurla Mandhata نامی پہاڑ پر قسمت آزمائی کی اور سخت محنت کے بعد 7000 میٹر سے اوپر 7300 میٹر کی بلندی کو جا پہنچے۔ چوٹی تو سر نہ ہوئی۔ لیکن 7000 میٹر سے اوپر جانے کا پہلا ریکارڈ قائم کر دیا۔ یہ تو 7000 میٹر سے زیادہ بلندی تک جانے کا ریکارڈ تھا۔ مگر وہ پہاڑ جس کی اونچائی 7000 میٹر سے زیادہ ہو اور پہلی بار سر ہوا ہو۔ اس کا نام Trisul تھا۔ 1905 میں Longstaff اور Bracherel کی ٹیم Nanda Devi سر کرنے آئی۔ مگر ناکام ہو گئی۔ انہوں نے پاس ہی واقع ایک اور چوٹی Trisul کو سر کرنے کا ارادہ کیا۔ جس کی بلندی 7120 میٹر تھی۔ 12 جون 1907 میں وہ چوٹی تک جا پہنچے اور تاریخ میں 7000 میٹر سے اونچی پہلی چوٹی سر کرنے کا ریکارڈ بھی قائم کر ڈالا۔ لونگ سٹف کے قائم کردہ بلندی کے ریکارڈ کو کچھ ہی عرصہ بعد سپین سے تعلق رکھنے والے Prince Luigi Anedeo نے مزید بہتر کیا۔ Duke of Ahruzzi کے نام سے مشہور Prince Luigi نے 1909 میں K-2 سر کرنے کی کوشش کی مگر ناکام ہو گئے۔ واپسی پر وہ Chogolisa پر قسمت آزمائی کے لے آگئے۔ 7665 میٹر بلند چوٹی سے کچھ نیچے 7500 میٹر کی بلندی تک جا پہنچے مگر خراب موسم کی وجہ سے واپس آنا پڑا۔ یوں 7500 میٹر بلندی تک پہنچنے کا یہ نیا ریکارڈ بنا۔ 7000 میٹر کی بلندی کا ایک اور واقعہ جس کو متفقہ طور پر مانا گیا ہے وہ 1911 میں پیش آیا تھا جب سکاٹ لینڈ کے Alec Kellas نے دو شرپا کے ساتھ مل کر سکم اور تبت کے بارڈر پر واقع Pauhunri نامی چوٹی سر کی۔ جس کی بلندی 7128 میٹر ہے۔ 1911 میں سر کرنے سے لے کر 1930 تک کسی تنازعے کے بغیر اسے ہی سب سے اونچی چوٹی کا درجہ ملا رہا جو سر ہوئی تھی۔ جو کہ Trisul، 7120 میٹر سے زیادہ اونچی تھی۔

8000 میٹر کا ہندسہ 7000: میٹر کی بلندی تک جانے اور 7000 سے بلند پہاڑ سر کرنے کے بعد اگلا قدم 8000 میٹر کا تھا۔ 8000 میٹر کی حد کو چھونے کا پہلا ریکارڈ ماؤنٹ ایورسٹ پر قائم ہوا۔ 1922 میں ایک برطانوی ٹیم آئی۔ ٹیم میں شامل جارج ملوری، ہاورڈ اور ایڈورڈ نارٹن 20 مئی کو 8170 میٹر کی بلندی پہنچے اور تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا جب کوئی انسان 8000 میٹر سے زیادہ بلندی تک گیا۔ اسی ٹیم میں شامل جارج فنچ اور جیفری بروس تین دن بعد 23 مئی کو 8320 میٹر کی بلندی تک پہنچ کر نیا ریکارڈ بنا گئے۔ 1924 میں ایڈورڈ نارٹن نے ماؤنٹ ایورسٹ پر ہی پرانے ریکارڈ کو بہتر کیا اور 8570 میٹر کی بلندی کو چھوا۔ یاد رہے ایڈورڈ نارٹن کی یہ بلندی

آکسیجن کے بغیر بھی ایک ریکارڈ تھی۔ ایڈیورڈ نارائن کے بعد 1978 میں 8577 میٹر سے اوپر بنا آکسیجن جانے کا ریکارڈ بنایا گیا۔ اسی ٹیم نے چند دن کے وقفے کے بعد دوبارہ چڑھائی شروع کی اور جارج ملوری اور اینڈریو ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے کی کوشش میں کہیں گم ہو گئے۔ یہ بات آج تک بحث طلب ہے کہ یہ دونوں 8570 میٹر سے بھی اوپر چلے گئے تھے یا نہیں۔ لیکن اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔

ایڈورڈ نارائن کے بعد ,19331930 میں مزید ٹیمیں ماؤنٹ ایورسٹ پر آئیں مگر کوئی 8570 میٹر کی بلندی سے اوپر نہ جا سکا۔ جنگ عظیم دوئم کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ تک کوہ پیمائی میں خاموشی چھا گئی۔ پھر 1952 میں پرانے ریکارڈ میں مزید بہتری آتی گئی۔ 26 مئی کو ریمنڈ لیمبرٹ اور تنزنگ نورگے شرپا ماؤنٹ ایورسٹ پر تقریباً 8600 میٹر کی بلندی تک پہنچے۔ اگلے سال 1953 میں جب ماؤنٹ ایورسٹ پہلی بار سر ہوئی اس سے چند دن پہلے برطانوی کوہ پیما Tom Baurdillon اور Charles Evans سخت محنت کے بعد 8760 میٹر کی بلندی تک پہنچے مگر آکسیجن سلنڈر میں خرابی کی وجہ سے مزید اوپر نہ جا سکے۔ 8000 میٹر سے اوپر تو کوہ پیما پہنچ گئے مگر 8000 میٹر سے اوپر پہلی چوٹی سر ہونے سے پہلے ہم بتدریج 7000 میٹر سے سلسلہ شروع کرتے ہیں۔ پیچھے ہم پڑھ چکے ہیں کہ 7120 میٹر بلند Trisul سر ہونے والا پہلا پہاڑ تھا۔ پھر 7128 میٹر بلند Pauhunri سر ہوا۔ 1931 میں مشہور کوہ پیما اور محقق Erick Shipton نے اپنے ساتھیوں Frank Smythe, L.R Holdsworth اور شرپا Lewa کے ساتھ 7765 میٹر بلند پہاڑ Kamet کو سر کیا۔ Kamet نام کا یہ پہاڑ 7500 میٹر سے بلند پہلا پہاڑ تھا جو تاریخ میں سر کیا گیا۔ اس کے بعد 29 اگست 1936 میں Kamet سے بھی بلند Nanda Devi پہاڑ Bill Tillman اور Noel Odell نے سر کیا۔ یوں 7861 میٹر بلند Nanda Devi سر ہونے والے بلند ترین پہاڑ کا درجہ حاصل کر گیا۔ اس کے بعد 8000 میٹر کی باری آتی ہے۔ اگرچہ بہت سارے کوہ پیما 8000 میٹر سے اوپر 8760 میٹر تک جا پہنچے تھے۔ مگر کوئی پہاڑ سر نہ ہوا تھا۔ فرانس سے تعلق رکھنے والے Mavoice Herzog اور Louis Lachenal نے 1950 میں Annapurna پر ایک ٹیم کے ساتھ چڑھائی کی۔ 3 جون 1950 کو جب دونوں 8091 میٹر بلند Annapurna کی چوٹی پر پہنچے تو یہ منفرد ریکارڈ بن گیا۔ جب تاریخ میں پہلی بار 8000 میٹر سے بلند کوئی چوٹی سر ہوئی ہو۔ سب سے زیادہ بلندی کا یہ سفر 29 مئی 1953 کو اس دن اختتام پذیر ہو گیا جب Admund Hillary اور تنزنگ شرپا نے 8848 میٹر کی بلندی پر قدم رکھ کر ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کیا۔

خواتین کی کوہ پیمائی کا ریکارڈ محتاط اندازوں کے مطابق امریکہ سے تعلق رکھنے والی Fanny Bullock پہلی خاتون کوہ پیما کا نام ملتا ہے جو بلند چوٹیوں تک پہنچی۔ 1906 میں اس نے 6930 میٹر بلند Pinnacle Peak سر کی۔ جرمنی کی Hettie Dyernfurth پہلی خاتون کوہ پیما تھی جس نے 7000 میٹر بلند

چوٹی سر کی۔ چوٹی 7422 میٹر بلند KangriSia تھی اور سال 1934 کا تھا۔ اس کے بعد 1954 میں Claude Kogan نے Choyou پر 7600 میٹر تک پہنچے کا ریکارڈ بنایا۔ 8000 میٹر سے بلند چوٹی خواتین کی طرف سے سب سے پہلے 1974 میں سر کی گئی۔ جب جاپان کی خواتین Masako, Uchida Naoko Nakaseko Nakaseko Naoko Uchida, Masako اور Mieko Mori نے 8163 میٹر Manasllu کو سر کیا اور اس کے ایک سال بعد جاپان ہی کی Junko Tabei پہلی خاتون بن گئی۔ جس نے 16 مئی 1957 کو ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کیا۔ یہاں ایک منفرد ریکارڈ کا ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ گاشر برم تھری 7946 میٹر وہ پہاڑ ہے جسے تاریخ میں پہلی بار سر کیا گیا تو اس میں ایک خاتون بھی شامل تھی۔ یہ واقعہ اگست 1975 کو پیش آیا جب پولینڈ سے تعلق رکھنے والی دنیا کی مشہور خاتون کوہ پیما Wanda Rutkiewiez نے گاشر برم تھری کو سر کیا تھا۔

برفانی دوزخ سیاچین

قراقرم اور ہمالیہ کے پہاڑ بنیادی طور پر پاکستان اور بھارت کے درمیان سرحدی تقسیم کا کام کرتے ہیں، لیکن اونچے دشوار گزار پہاڑ اور راستے ہونے کے سبب باقاعدہ سرحدوں کا تعین نہ ہو سکا جو کہ ایک بڑے تنازعہ کی وجہ ہے۔ اس خطے کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ یہاں کی تاریخ و جغرافیہ کو سیاسی اور انتظامی بنیادوں پر پرکھ لیا جائے۔

اس پورے خطے میں سات بڑے علاقے شامل ہیں جن میں وادی کشمیر، جموں، لداخ، کارگل، بلتستان اور پونچھ کی وادیاں شامل ہیں، یہ پورا خطہ جغرافیائی طور پر ریاست جموں و کشمیر کہلاتا رہا ہے۔ 84471 مربع میل پر پھیلا ہوا یہ خطہ آبادی کے لحاظ سے دنیا کے 140 ممالک اور رقبے کے لحاظ سے 112 ممالک سے بڑا ہے۔ اس خطے میں شامل تمام وادیوں (جن کو ریجن (Regoin) کہنا زیادہ مناسب ہوگا) کی اپنی ہزاروں سال پرانی تاریخ ہے۔

اس وقت یہ پورا خطہ چار حصوں میں تقسیم ہے جو تین ممالک پاکستان، بھارت اور چین کے کنٹرول میں ہے۔ پاکستان کے پاس تقریباً 28 ہزار مربع میل پر مشتمل گلگت اور بلتستان 4500 مربع میل پر آزاد کشمیر ہے۔ بھارت کے پاس وادی کشمیر، جموں، لداخ، کارگل ہے جبکہ چین کے پاس 10 ہزار مربع میل کا اکسائی چن کا علاقہ ہے جس میں کوئی آبادی نہیں ہے اور یہ علاقہ چینی مسلم صوبے سنکیانگ کا حصہ ہے۔

برصغیر پر قبضہ مکمل ہوتے ہی انگریز سرکار نے ایسے خطے جو وہ خود نہیں سنبھال سکتا تھا، باہمی معاہدوں اور مفادات کے عوض فروخت کر دیئے جن میں سے ایک کشمیر کا علاقہ بھی تھا۔ 16 مارچ 1846ء میں معاہدہ امرتسر کے تحت ایک ڈوگرہ راجہ گلاب سنگھ کو یہ پورا خطہ 75 لاکھ نانک شاہی کے عوض فروخت کر دیا گیا۔ 85 فیصد مسلمان آبادی والا یہ خطہ تقسیم ہند تک 1846ء کے غلط فیصلے کے تحت ہی چلایا جاتا رہا ہے۔

14 اگست 1947ء میں ہندوستان کی تقسیم کے ساتھ ہی اکثریتی مذہبی آبادی والی ریاستوں کو اپنا الحاق خود کرنے کا فیصلہ دیا گیا مگر غیر مسلم حکمران ہونے کے باعث کشمیر کا الحاق بھارت سے کر دیا گیا۔ مسلمانوں نے

آزادی کی تحریک شروع کر دی، علاقے فتح کرتے ہوئے مجاہدین سری نگر تک پہنچ گئے۔

27 اکتوبر 1947ء میں بھارت نے اپنی فوجی کشمیر میں اتار دیں اور سری نگر پر قبضہ کر لیا۔ یکم نومبر 1947ء کو گلگت کے مقامی راجے گھنسارا سنگھ کو شکست دے کر گلگت بھی آزاد کروالیا گیا۔ یہ جنگ 1948ء تک جاری رہی۔ کشمیر اور اوپر کا علاقہ بلتستان شروع سے ایک آزاد مسلمان ریاست تھی، انگریزوں نے جب کشمیر ڈوگروں کو بیچا تو بلتستان اس میں شامل نہیں تھا جبکہ بعد میں گلاب سنگھ کے بیٹے رنبیر سنگھ نے انگریزوں کی انتظامی مدد کے ساتھ بلتستان پر قبضہ کر کے اسے بھی اپنی ریاست کا حصہ بنالیا تھا۔

تقسیم ہند کے بعد کشمیر تو غلط فیصلوں کی وجہ سے متنازعہ ہو گیا مگر بلتستان اور لداخ کے درمیانی سرحد زیریں حصہ میں دریائے سندھ اور دریائے شیوک کے ساتھ قدرتی طور پر منقسم ہو گئی مگر بالائی حصہ جو اونچے دروں اور ناقابل عبور گلیشیئر وں پر مشتمل تھا بغیر موضوع گفتگو بنے پڑا رہ گیا۔

درہ قراقرم سے پرے اکسائی چن کے علاقے کے تنازعے پر بھارت چین میں 1962ء میں جنگ چھڑ گئی اور ایک بڑا حصہ چین نے حاصل کر لیا۔ ایک منفقہ شکست کے بعد سے بھارت اس بالائی خطے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا اور 1971ء کی مشرقی پاکستان کی جنگ میں اس نے کارگل اور بلتستان کے کچھ حصوں پر قبضہ کر لیا۔ بعد میں 1984ء میں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیاچن گلیشیئر اور اس کے ملحقہ علاقے میں اپنی فوجیں اُتار کر اسے بھارت کا علاقہ قرار دے دیا۔ بھارت کے گھناؤنے عزائم اس وقت پاکستان پر آشکار ہوئے جب اس نے دنیا بھر کے ممالک میں یہ پیغام بھیجنا شروع کر دیا کہ کے۔ ٹو بھارت کا حصہ ہے اور اُسے سر کرنے کے لئے پاکستان کی بجائے بھارت سے اجازت لی جائے اور کوہ پیماؤں کو باقاعدہ دعوت دینی شروع کر دی۔ اس کے بعد پاکستان میدان میں آیا۔

پاکستان اور بھارت میں 1949ء میں جولائن آف کنٹرول طے پائی تھی اس میں سیاچن گلیشیئر اور اس کے گردونواح کا علاقے کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ضلع گھانچے پاکستان کا حصہ قرار پایا تھا اور سیاچن گلیشیئر اور اس سے اوپر نوبرا وادی کے شروع تک کا علاقہ انتظامی طور پر ضلع گھانچے کا حصہ تھا اس لئے اصولوی طور پر یہ علاقہ بھی پاکستان کا حصہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت نے ابتدائی سالوں میں ہونے والے اجلاسوں میں کبھی اس علاقے کا ذکر تک نہیں کیا۔ یہاں تک کہ 1971ء کی مشرقی پاکستان کی جنگ کی آڑ میں جب بھارت نے کارگل کے کچھ علاقوں پر ناجائز قبضہ کیا تو اس کے توسیع پسندانہ عزائم واضح ہونے شروع ہو گئے حالانکہ کرنل ریٹائرڈ اکرام اللہ کے مطابق کارگل پاکستان کا حصہ تھا اور یہ وہاں کئی سال تک تعینات رہے ہیں۔ لیکن کارگل کے کچھ علاقوں پر قبضہ کرنا اور پاکستان کی طرف سے کسی بھی قسم کے احتجاج کے نہ ہونے سے بھارت کو شہ ملی اور اس نے سیاچن کے علاقے پر قبضہ جمانے کی کوششیں شروع کر دیں۔

بھارت کے سیاچن پر قبضہ کا مرکزی کردار کرنل ریٹائرڈ نریندر کمار تھا جس کے خیال میں پاکستان کو کشمیر سے دور رکھنے کے لئے سیاچن پر قبضہ کرنا ضروری تھا۔ نریندر کمار کے مطابق 1970ء کی دہائی کے آخری برسوں میں ایک جرمن کوہ پیما نے اسے شمالی کشمیر کا ایک امریکی نقشہ دکھایا۔ اس نقشے میں شمالی کشمیر، سیاچن اور مشرقی قراقرم تک کا علاقہ پاکستان کا حصہ تھا۔ نریندر کمار نے یہ نقشہ بھارت کے ملٹری آپریشن کے ڈی جی کو بھیج دیا۔ اس وقت تک سیاچن کے آخری کونے تک واقع تمام چوٹیاں پاکستان کی طرف سے سر کی جا رہی تھیں جن میں قابل ذکر سالتور کانگری اور سیا کانگری بھی شامل ہیں۔ 1978ء میں جب کرنل کمار کو بھارتی فوج کی طرف سے اسی علاقے میں جانے کا حکم دیا گیا تو واپسی پر اس نے بتایا کہ اس خطے کی چوٹیوں پر پاکستان کی طرف سے کوہ پیما آتے ہیں۔ 1981ء میں جب دوبارہ کرنل کمار اس خطے میں آیا اور اپنی اس مہم کا ذکر کوہ پیمائی کے ایک رسالے میں لکھا تو پاکستان کو بھارتی ارادوں کا اندازہ ہو گیا۔

1984ء میں جب بھارت کو عالمی کوہ پیماؤں کی طرف سے اس بات کا پتہ چلا کہ سیاچن سے 20 کلومیٹر دور ریمو (Rimo) چوٹی کو سر کرنے کے لئے جاپانی کوہ پیماؤں کی ایک مہم آ رہی ہے تو بھارت نے اس سے پہلے ہی جو پوری تیاری کئے بیٹھا تھا 13 اپریل 1984ء کو بھارتی فضائیہ کی مدد سے اپنے فوجی دستے سیاچن پر اتار دیئے اور اس فوجی مہم کو "آپریشن میگھ ورت" کا نام دیا۔ کچھ دنوں کے وقفے سے پاکستانی فوج بھی حرکت میں آئی مگر اس وقت تک بھارت سیالا اور بیلا فونڈ لا تک علاقوں پر قابض ہو چکا تھا۔

جبکہ 1949ء میں کراچی معاہدہ میں اس خطے میں واضح حد بندی نہ ہونے کے سبب NJ9842 کا پوائنٹ مقرر کر کے اسے آخری حد مانا گیا تھا۔ NJ9842 کا مطلب ہے۔ AGPL(Actual Ground Line) جس کو 3 جولائی 1972ء کو شملہ معاہدہ میں حتمی شکل دی گئی تھی۔ اس حقیقت کو سامنے رکھا جائے تو پوائنٹ NJ9842 بہت نیچے ہے جبکہ سیاچن اس پوائنٹ سے اوپر اور ضلع گھانچے کا حصہ تھا۔ AGPL کی لمبائی 110 کلومیٹر ہے جو کہ پوائنٹ NJ9842 سے قراقرم پاس تک ہے۔ کشمیر کے بالکل اوپر بلتستان اور آگے سیاچن کا علاقہ مکمل طور پر پاکستان کے پاس ہونے کا مطلب تھا کہ مقبوضہ کشمیر پاکستان کے پاؤں کے نیچے ہوتا اور کسی بھی فوجی ہلچل کے نتیجے میں لداخ پاکستان سے صرف ایک قدم کی دوری پر ہوتا اور پاکستان چین کے زیر قبضہ اکسائی چن کے ساتھ سرحد بنا رہا ہوتا۔ یہی وہ جغرافیائی اور فوجی اہمیت تھی جس کو پاکستان سے پہلے بھارت نے بھانپ لیا اور مقبوضہ کشمیر کو بچانے کے لئے سیاچن پر ناجائز قابض ہو گیا۔

یہ برفانی دوزخ ہے گرمیوں میں اس کا درجہ حرارت منفی 25 تک ہوتا ہے اور سردیوں میں منفی 50 تک گر جاتا ہے۔ موسم کی اس شدت میں یہاں زندگی ناممکن ہے۔ دنیا کے اس لمبے ترین گلیشیئر اور بلند ترین خطے میں کسی قسم کی نباتات کا وجود نہیں ملتا۔ مقامی زبان میں سیاچن کو گلابوں کی سرزمین کہتے ہیں۔ اس نام پر دنیا حیرت

زدہ بھی ہے۔ بھارت کے پاس سیاچن کا دوتہائی اور پاکستان کے پاس ایک تہائی حصہ ہے۔ یہ دنیا کا انتہائی مشکل ترین اور بلند ترین محاذ جنگ بھی ہے۔ یہاں پر آکسیجن کی کمی ہے شدید سردی اور برفباری کے باعث خصوصی لباس اور جوتے درکار ہوتے ہیں اور یہ خصوصی لباس بھی ایک مختصر مدت کے بعد ناکارہ ہو جاتا ہے۔ قیام کے لئے خصوصی فائبر سے بنے اِگلو ٹینیٹ کام دیتے ہیں، کھانے پینے کی اشیاء کا حصول اور اسے انتہائی بلندی پر قابل استعمال رکھنا ایک اور مشکل سوال ہے۔ پانی دستیاب نہیں ہوتا، کھانا ہضم نہیں ہوتا، ملٹی وٹامن اور طاقت کی دوائیوں پر انحصار بڑھ جاتا ہے۔ ان حالات میں بہت جلد قوت سماعت، قوت بینائی اور سونگھنے کی حس متاثر ہو جاتی ہے۔ اگلے مورچوں پر صورتحال اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ تمام تر تربیت اور ساز وسامان کے باوجود دو سے تین ہفتوں سے زیادہ وہاں قیام ممکن نہیں ہے۔ اگلے مورچوں پر جانے والوں میں سے ہر تیسرا شخص یا تو زندہ واپس نہیں آتا یا پھر پورے جسمانی اعضاء کے ساتھ واپس نہیں آتا۔ شدید سردی کی بیماری سے سنو بائٹ (Snow Bite) جو خون کے جمنے کے باعث ہوتی ہے۔ جسم کے کسی نہ کسی حصے پر حملہ کر کے اُسے ہمیشہ کے لئے ناکارہ کر دیتی ہے اور جان بچانے کے لئے اس حصے کو کاٹ دیا جاتا ہے۔

سیاچن دنیا کا مہنگا ترین محاذ جنگ بھی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان اس پر روزانہ ڈیڑھ کروڑ روپے اور ماہانہ 45 کروڑ روپے اور سالانہ ساڑھے پانچ ارب خرچ کر رہا ہے۔ جبکہ بھارت کا خرچ اس سے کئی گنا زیادہ ہے جو کہ روزانہ 5 کروڑ روپے اور ماہانہ ڈیڑھ ارب روپے اور سالانہ 19 ارب روپے کے قریب بنتا ہے۔ یہ سب خالصتاً فوجی بجٹ ہے جبکہ سویلین حکومت کے خرچے اس کے علاوہ ہیں۔ جانوں کا ضیاع اس سے بھی بڑا المیہ ہے۔ پاکستانی فوجی ہر تیسرے دن ایک کے حساب سے جان کی بازی ہار جاتا ہے جبکہ بھارت کی طرف سے ہر دوسرے دن ایک ہے۔ پاکستان کے سالانہ تقریباً 100 جوان اور بھارت کے 180 کے قریب اپنی جان گنوا بیٹھتے ہیں۔ (یہ اعداد و شمار شروع کے ہیں جبکہ اب صورتحال بدل چکی ہے)

1984ء سے تا حال اب تک پاکستان تقریباً 3000 فوجی جوانوں کی قربانی دے چکا ہے جبکہ بھارت میں یہ تعداد 5000 سے بھی زیادہ بنتی ہے۔ اس جانی نقصان میں آپس کی فائرنگ سے زیادہ موسمی حالات کا ہاتھ ہے جو کہ 80 فیصدی سے بھی زیادہ ہے، یعنی جان سے جانے والوں کی اکثریت حریف کی گولیوں کی بجائے برفانی طوفانوں کی نذر ہوئی یا آکسیجن کی کمی کا شکار ہوئی یا برفانی بیماری میں مبتلا ہو کر ہمیشہ کی نیند سو گئی۔

چار دہائیاں پرانا یہ تنازعہ اب اتنا پرانا ہو چکا ہے کہ اب پاکستان و بھارت کے درمیان اس جنگ کے لئے ماہرین نے باقاعدہ ایک نئی اصطلاح استعمال کرنا شروع کر دی ہے اب لوگ اسے یونانی زبان سے اخذ کردہ اصطلاح اوور پالیٹکس (Over Politics) یا کوہ پیمائی برائے سیاست کا نام دینے لگے ہیں۔

کے ٹو(K-2) 8611 میٹر

نام:

کے ٹو K-2 چوغوری یا شاہ گوری (King of Mountains) پہاڑوں کا بادشاہ دنیا کی دوسری اونچی اور قراقرم اور پاکستان کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔

بلندی:

کے ٹو کی بلندی 8611 میٹر ہے جبکہ کچھ جگہوں پر اس کی بلندی 8616 میٹر بھی بتائی جاتی ہے۔ تمام تر تحقیقات میں اس کی بلندی کو 8611 ہی مانا گیا ہے۔ اصل میں پرانے سروے میں 8611 اور نئے سروے میں 8616 میٹر ہے۔

حدود اربعہ:

قراقرم کے انتہائی شمالی کنارے پر پاکستان اور چین کے سرحدی مقام پر واقع ہے اور درحقیقت اس مقام پر کوئی واضح سرحدی تعین نہ ہونے کی بنا پر پاکستان اور چین کے درمیان کے۔ٹو کو ہی واحد سرحد مانا جاتا تھا۔ سکردو سے تقریباً ایک سو پچیس میل دو سو کلومیٹر یا ایک سو چار کلومیٹر فضائی سفر کی دوری پر واقع ہے۔ اس کا طول بلد 35.52 اور عرض بلند 76.30 ہے۔

کے ٹو کا راستہ سکردو شہر سے ہوتا ہوا شگر وادی کے اندر سے گزرتا ہے اور آخری گاؤں اشکولی (Ashkoli) میں سڑک کا اختتام ہوتا ہے، جہاں سے پیدل سفر کا آغاز ہوتا ہے جو کہ بالتورو گلیشیئر (Baltoro Glacier) پر سے ہوتا ہوا آٹھ سے دس دن میں گوڈون آسٹن گلیشیئر (Godwin Austen Glacier) کے کنارے پر واقع کے ٹو پر پہنچ کر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

وجہ تسمیہ:

کے ٹو کے نام کی وجہ لفظ K قراقرم (Karakoram) کے پہلے سے حرف لیا گیا ہے اور ٹو (Two) کا مطلب ہے قراقرم کی چوٹی نمبر 2۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سب سے پہلے 1856/57 میں اس خطے میں جارج منٹگمری (George Montgomerie) کی سربراہی میں ایک مہم آئی تو انہوں نے ایک اونچی چوٹی کو کے۔ ون (K-1) کا نام دیا جو کہ دراصل بعد میں مشربرم Masher Brum 7821M کے نام سے مشہور ہوئی اس سروے ٹیم کے ممبر ہنری ہاورشم گوڈون آسٹن نے مزید تحقیق میں ایک اور اونچی چوٹی کو کے۔ ٹو کا نام دیا۔ کچھ عرصہ تک ایک انگریز محقق کی وجہ سے اسے امریکی پہاڑ بھی کہا جاتا رہا ہے پھر گوڈون آسٹن کی تحقیق کے بعد اسے گوڈون آسٹن پہاڑ کہا جانے لگا اور سروے مکمل ہونے کے بعد سرکاری طور پر کے۔ ٹو کے نام سے پکارا جانے لگا۔

دریافت و تحقیق و ابتداء کی مہمات:

1960-61ء میں کیپٹن ہنری ہاروشم گوڈون آسٹن وہ پہلا یورپی تھا جس نے K-2 تک پہنچنے کا راستہ دریافت کیا اور K-2 کی چوٹی کو دنیا کے سامنے آشکار کیا اور K-2 کو سب سے پہلے اسی کے نام سے گوڈون آسٹن چوٹی بھی پکارا جانے لگا۔

1887ء میں سر فرانسس ینگ ہسبنڈ (Sir Francis Younghusband) نے K-2 کو شمالی طرف سے دیکھا وہ چینی علاقے سے مستاگ پاس (Mustagh Pass) عبور کر کے بالتورو گلیشیئر پر اترا تھا۔

1892ء میں سر مارٹن کنوے (Sir Martin Conway) کی قیادت میں ایک مہم بالتورو سے ہوتی ہوئی کے ٹو تک پہنچی۔ ایک اور مہم جو "Ekenstein" 1902ء میں کے ٹو تک پہنچا اور کے ٹو کی دائیں طرف سے ایک مشہور درہ (Windy Gap) کو عبور کر کے چین میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ اسی مہم میں پہلی بار ایک سوس (Swiss) ڈاکٹر جولیز جیکاٹ گویلارموٹ (Dr.Jules Jacot Gulliarmot) اور ایک آسٹرین (Austrian) ڈاکٹر وسیلے (Dr.Wesseley) نے کے ٹو کو شمال مشرقی چڑھائی (North-Eastern Ridge) سے سر کرنے کی کوشش کی اور 6523 میٹر کی بلندی تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ اسی مہم کا سربراہ Eckenstien وہ پہلا کوہ پیما ہے جس نے کوہ پیمائی اور اس کے ساز و سامان کے اصول و طریق کار کو واضح کیا اور آج کی جدید ترین کوہ پیمائی اور کوہ پیمائی کے سامان اس کے بیان کردہ بنیادی اصولوں کے مطابق ہی چل رہے ہیں۔

1902ء میں ایک بہت ہی اہم مہم اٹلی کے شاہی خاندان ڈیوک آف ابروزی(Duke of Ibrozzi) "Luigi Amadeo Gibeppe" کی سربراہی میں آئی جس نے بالتورو گلیشیئر اور کے ٹو کے بہترین نقشے تیار کئے اور تصویریں بنائیں۔ کے ٹو کے جنوبی اور مغربی چڑھائی کو ناقابل عبور قرار دے کر جنوب مغربی چڑھائی (South-East Ridge) سے سر کرنا شروع کیا اور تقریباً 5506 میٹر کی بلندی تک پہنچ گئے۔ بعد میں یہی جنوب مغربی چڑھائی مشہور ترین آبروزی چڑھائی (Abruzzi Ridge) کہلائی۔

1902ء میں ہی ایک اور اطالوی مہم Almone di Savoia کی سربراہی میں K-2 اور گردونواح کی تحقیق کے لئے آئی مگر کے ٹو پر کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل کرنے سے قاصر رہی۔ ایک لمبے وقفے کے بعد 1937ء میں مشہور مہم جو ایرک شپٹن (Eric Shipton) اور ایچ۔ ڈبلیو ٹلمین (H.W. Tilman) نے کے۔ٹو کے مشرقی اطراف اور اس کے ملحقہ گلیشیئر پر تحقیق کی۔

1938ء میں امریکن الپائن کلب کی طرف سے ایک چھ رکنی مہم کے ٹو کو سر کرنے کے لئے آئی۔ وقت کے مشہور ترین کوہ پیما ڈاکٹر چارلس ہوسٹن ٹیم کے سربراہ اور Robert Bates ٹیم کے ہمراہ تھے۔ ٹیم کی مدد کے لئے خصوصی طور پر نیپال سے چھ شرپا پورٹرز لائے گئے تھے۔ مختلف راستوں سے ابتدائی کوششوں کے بعد ٹیم نے شمال مشرقی اور شمال مغربی راستوں کو ناقابل عبور قرار دے کر چھوڑ دیا اور مشہور جنوب مشرقی آبروزی چڑھائی سے K-2 کو سر کرنے کی ٹھانی اور یکے بعد دیگرے کیمپ قائم کرتے ہوئے 7728 میٹر کی بلندی پر ساتواں اور 7925 میٹر کی بلندی پر آٹھواں کیمپ قائم کیا۔ آٹھویں کیمپ سے K-2 کو سر کرنے کی آخری کوشش میں ٹیم کے ایک ممبر Petzoldt انتہائی 8072 میٹر تک جا پہنچے مگر کھانے کی اشیاء کی کمی کے باعث واپس آنا پڑا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کے ٹو پر کوئی انسان 8000 میٹر کی بلندی تک پہنچا تھا۔

اگلے ہی سال 1939ء میں ایک اور امریکی مہم مشہور کوہ پیما Fritz Herman Enrst Wiessner کی سربراہی میں نیپالی شرپا کے ساتھ کے ٹو پر قسمت آزمائی کے لئے آئی۔ جنوب مشرقی آبروزی چڑھائی سے کوہ پیمائی شروع کی گئی اور 7711 میٹر کی بلندی پر آٹھواں کیمپ قائم کیا گیا۔ نویں کیمپ کے قیام میں ٹیم کے ایک ممبر Dudley Wolfe بیمار پڑ گئے اور انہیں ابتدائی طبی امداد کے لئے واپس نیچے ساتویں کیمپ پر بھیج دیا گیا۔ ٹیم کے سربراہ Fritz Wiessner نے ایک نیپالی شرپا پاسنگ لاما (Passang Lama) کے ساتھ کوشش جاری رکھی اور نواں کیمپ بھی قائم کر دیا۔ مزید چڑھائی کے بعد رات کا اندھیرا ہونے تک دونوں 8385 میٹر کی بلندی تک پہنچ گئے۔ یہاں پر دونوں میں مزید آگے بڑھنے میں بات چیت ہوئی اور Fritz Wiessner نے اصرار کیا کہ ہم سر کرنے کے بعد چاند کی روشنی میں با آسانی واپس نیچے اُتر سکتے ہیں۔ جبکہ نیپالی شرپا یہیں سے واپس جانے پر بضد رہا۔ ایک لمبی گفت و شنید کے بعد دونوں نے واپسی کا راستہ اختیار کیا کہ کل دوبارہ دن کی روشنی میں کوشش کی

جائے گی۔ واپسی میں دونوں برف کے شدید طوفان میں گھر گئے مگر خوش قسمتی سے بچ نکلے۔ کیمپ میں پہنچنے پر انہوں نے ساتھی کوہ پیما Wolfe کو انتہائی تشویشناک صورتحال میں پایا اور وقتی طور پر K-2 کو سر کرنے کی بجائے واپس بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ Wolfe کی نیچے منتقلی کے دوران ٹیم اور برف کے طوفان میں گھر گئی اور Wolfe اور تین نیپالی شرپا جان کی بازی ہار گئے۔ اس افسوسناک واقعہ کے بعد کے ٹو سر کرنے کی مہم کو منسوخ کر دیا گیا، اور ٹیم واپس آ گئی۔

جنگ عظیم دوئم کی وجہ سے K-2 پر آنے والے کوہ پیماؤں کا وقتی طور پر بند ہونے والا سلسلہ 1953ء میں ایک اور امریکی مہم کے ساتھ دوبارہ شروع ہوا۔ چارلس ہوسٹن (Charles Hauston) کی سربراہی میں مہم کا آغاز ہوا جس میں پارک آرمی کے کرنل عطاء اللہ بھی شامل تھے۔ ٹیم یکے بعد دیگرے کیمپ قائم کرتے ہوئے 7773 میٹر کی بلندی تک جا پہنچی جہاں ایک برفانی طوفان شروع ہو گیا۔ تقریباً ایک ہفتہ جاری رہنے والا یہ برفانی طوفان ختم ہونے کے بعد ایک ممبر گلکی (Gilky) شدید سردی کے باعث خون جمنے کی بیماری کا شکار ہو گیا۔ اسے فوری طور پر نیچے اُتارنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایک بیگ میں بند کرنے کے بعد باقی ممبروں نے رسوں کی مدد سے نیچے اُتارنے کا سلسلہ شروع کیا مگر ایک ایوالانچ (Avalanche) میں گلکی کہیں گم ہو گیا اور ٹیم نے مزید مہم جوئی کو ختم کر دیا۔ بعد میں بیس کیمپ (Base Camp) پر گلکی کی یاد میں ایک گلکی میموریل (Gilky Memorial) بنائی گئی۔

اٹلی کے مشہور محقق اور کوہ پیما پروفیسر آرڈیٹو ڈیزیو (Prof. Ardito Desio) کی سربراہی میں 1954ء میں ایک مہم کے ٹو پر پہنچی۔ جس میں 12 کے قریب کوہ پیما اور سائنسدان شامل تھے۔ ان کی معاونت کے لئے کرنل عطاء اللہ اور رابطہ آفیسر کیپٹن بٹ بھی ہمراہ تھے۔ ٹیم سکردو پہنچی اور کے ٹو روانگی سے پہلے سربراہ پروفیسر ڈیزیو نے ایک خصوصی طیارہ لے کر کے ٹو کا فضائی معائنہ کیا اور کیمپ سات اور آٹھ سے اوپر کے راستے کا باریک بینی سے مشاہدہ کیا۔ بعد میں سفر کا آغاز ہوا۔ سکردو اور گردونواح سے چھ سو کے قریب پورٹرز حاصل کئے گئے اور بالتورو گلیشیئر پر سے ہوتے ہوئے 20 مئی کو بیس کیمپ پہنچے۔ 21 جون کو دوسرے کیمپ میں تیس سالہ کوہ پیما Mario Puchoz پھیپھڑوں میں پانی جمع ہو جانے کے باعث جان کھو بیٹھا۔ کچھ دنوں کے تعطل کے بعد مہم دوبارہ شروع کی گئی اور 8 جولائی تک 7010 میٹر کی بلندی پر چھٹا کیمپ قائم کر دیا گیا۔ بہت جلد ساتواں اور آٹھواں کیمپ لگانے کے بعد آخری فیصلہ کن مرحلہ شروع ہوا اور علی الصبح پانچ بجے چوٹی کی طرف شروع ہونے والا سفر شام چھ بجے اختتام پذیر ہوا۔ وہ 31 جولائی 1954ء اور ہفتے کا دن تھا۔ شام چھ بجے کا وقت تھا جب K-2 کی چوٹی پر پہلے انسانی قدم پہنچے اور خوش نصیب کوہ پیما تھے دو اطالوی 29 سالہ لینو لیسیڈلی (Lino Lacedllli) اور 40 سالہ Achille Comagnoni۔ یوں تقریباً ایک صدی پہلے شروع ہونے والا کے ٹو کی دریافت تحقیق و کوہ پیمائی کا

سفر اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس تاریخی کہانی کو بعد میں مہم کے سربراہ پروفیسر ڈیزیو نے کتابی شکل میں Victory Over K-2 کے نام سے بھی شائع کیا۔

کے۔ٹو پر چڑھنے کے راستے(The Climbing Routes):

کے۔ٹو پر چڑھنے کے دس راستے ہیں جن میں سے چند مشہور ترین درج ذیل ہیں۔

- ☆ جنوب مشرقی راستہ(South East Ridge) (Abruzzi Ridge)
- ☆ جنوب مشرقی راستہ(South East Ridge) (Cesen)
- ☆ جنوب۔جنوب مشرقی راستہ میجک لائن(South-South West Pillar)(Magic Line)
- ☆ مغربی راستہ(West Ridge)
- ☆ شمالی مغربی راستہ(North East Ridge) .
- ☆ شمالی راستہ(North Ridge)
- ☆ بوتل نیک(M Bottle Neck 8211) چڑھائی

2014ء تک کے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً342 کوہ پیما K-2 سر کر چکے ہیں جن میں سے اٹھارہ خواتین بھی شامل ہیں اور تقریباً چھیاسی کوہ پیما اپنی جان گنوا بیٹھے ہیں۔ K-2 کو سر کرنے والے ہر چار میں سے ایک کوہ پیما واپس اترتے ہوئے جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے جو کہ کسی بھی پہاڑ پر سب سے زیادہ جان دینے کا ریکارڈ ہے۔

2014ء وہ سال تھا جب کسی ایک سال میں سے زیادہ 51 کوہ پیماؤں نے K-2 کو سر کیا۔

K-2 سر کرنے کے لئے زیادہ مشہور کیمپ کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے۔

- ☆ بیس کیمپ 5300 میٹر
- ☆ ایڈوانس بیس کیمپ 5650 میٹر
- ☆ کیمپ ون 6050 میٹر
- ☆ کیمپ ٹو 6700 میٹر
- ☆ کیمپ تھری 7200 میٹر
- ☆ کیمپ فور 7600 میٹر

کے ٹو (K-2) کی کہانی

1954ء میں K-2 پر کیا ہوا۔(BBC)

وادی ہنزہ میں شاہراہ قراقرم پر پہاڑوں کے بیچ حسین آباد نام کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ کسی زمانے میں یہاں اپنے دور کے ایک بڑے کوہ پیما رہتے تھے۔ نام ان کا امیر مہدی تھا۔ اور کام تھا اُن کا بھاری بھرکم سامان اٹھائے اونچے اونچے پہاڑوں پر چڑھنا۔ امیر مہدی تھے تو پہاڑوں کے قلی لیکن انہیں کے ٹو کی چوٹی پر پاکستانی پرچم لہرانے کی خواہش رہی۔ انہوں نے 1954ء میں اطالوی کوہ پیماؤں کے مشن میں ان کا بھرپور ساتھ دیا اور ایک مرحلے پر اپنی جان کی بازی لگانے کے قریب پہنچ گئے۔ لیکن اس تاریخی مشن میں کے ٹو کے برفیلے پہاڑوں پر مہدی کے ساتھ دھوکہ ہوا۔ وہ اطالوی کوہ پیماؤں کمپ یونی اور لینولا چادیلی نے کے ٹو سر کر کے دنیا میں نام کمایا لیکن اس میں مہدی کا کردار کسی کو یاد نہ رہا کہ جس کے بغیر شاید وہ مشن کامیاب ہی نہ ہو پاتا۔

امیر مہدی کی کہانی کی کھوج میں کچھ سرکردہ پاکستانی کوہ پیماؤں سے بات ہوئی تو جلد ہی احساس ہو گیا کہ ان کے بارے میں آج کل لوگ کچھ زیادہ نہیں جانتے۔ وہ گزرے کل کا بندہ تھا جسے سب نے بھلا دیا۔ حسن آباد میں امیر مہدی کے صاحبزادے سلطان علی اپنے گاؤں میں نمبردار صاحب کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ ریاست ہنزہ کے زمانے کا یہ عہدہ پہلے ان کے والد کے پاس تھا اور بعد میں ان کے حصے میں آیا۔

وہ بتاتے ہیں میرے والد کے ٹو کی چوٹی پر اپنے ملک کا پرچم لہرانا چاہتے تھے، مگر اس مشن پر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی اور وہ بڑی مصیبت کا شکار ہوئے۔ کے ٹو کے اس مشن سے ایک سال پہلے امیر مہدی نانگا پربت سر کرنے والی آسٹرین ٹیم کے ہمراہ اپنی ہمت اور بہادری کے جوہر دکھا چکے تھے۔ اگلے برس اٹلی کی کوہ پیما ٹیم نے ریاست ہنزہ کے حکمران میر جمال خان سے رابطہ کر کے کے ٹو کے مشن کے لئے ان سے مضبوط ترین بندے مانگے۔

سلطان علی بتاتے ہیں کہ اس وقت شاہی دربار میں کئی سو امیدواروں کے ہجوم میں سے جن مقامی کوہ پیماؤں کو اس کام کے لئے نامزد کیا گیا۔ ان میں امیر مہدی کا نام سرفہرست تھا۔ بس پھر کیا تھا۔ اطالوی کوہ پیماؤں

کے مشن میں مہدی نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ ان کوہ پیماؤں نے بعد میں خود لکھا کہ اس سفر میں ان کا سامان اٹھانے والے کئی سو پاکستانی قلی تھے، لیکن مہدی کی بات اور تھی۔ وہ سب سے زیادہ بہادر، محنتی اور قابل اعتبار سمجھے جانے والے مقامی کوہ پیماؤں میں سے ایک تھے۔ ہوایوں کہ چوٹی سر کرنے سے ایک دن پہلے امیر مہدی اور اُبھرتے ہوئے کوہ پیما والٹر بوناتی سے کہا گیا کہ وہ چوٹی کے قریب موجود دو ساتھیوں کے لئے نیچے سے آکسیجن سلنڈر لے کر آٹھ ہزار میٹر کی بلندی پر پہنچیں۔

سلطان علی نے مزید بتایا کہ اکثر مقامی مزدوروں نے انکار کر دیا تھا۔ لیکن میرے والد نے اس لئے حامی بھر لی کیونکہ ریاست ہنزہ کی عزت کا سوال تھا اور انہیں چوٹی سر کرنے کا موقع مل رہا تھا۔ لیکن شام گئے جب مہدی اپنے ساتھی بوناتی کے ہمراہ بلندی پر موجود طے شدہ مقام پر پہنچے تو وہاں انہیں کوئی پڑاؤ نظر نہیں آیا۔ ان دونوں نے اپنے ساتھیوں کمپیونی اور لاچادیلی کو بہت آوازیں دیں لیکن برفیلی ٹھنڈ اور بڑھتے اندھیرے میں انہیں کہیں دور سے صرف یہ آواز آئی کہ آکسیجن سلنڈر یہیں رکھو اور واپس نیچے چلے آؤ اور پھر ان کا ایک دوسرے سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ اس وقت تک رات ہو چکی تھی، مہدی اور بوناتی تھکن سے چور تھے اور ایسے حالات میں ان کے لئے واپس اترنا ممکن نہ تھا۔ مجبوری میں دونوں کو وہ رات بغیر کسی خیمے کے، برف کی سل پر منفی 50 ڈگری سینٹی گریڈ ٹھنڈ میں گزارنی پڑی۔ سلطان علی اپنے والد کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ لوگ تو موت کے لئے تیار تھے لیکن ان کی قسمت اچھی تھی کہ بعد میں وہ اس صورتحال سے زندہ بچ نکلے۔

یہ بات کئی دہائیوں بعد ثابت ہوئی کہ اوپر چوٹی کے قریب موجود دو اطالوی کوہ پیماؤں نے جان بوجھ کر اپنا خیمہ طے شدہ جگہ سے بدل کر اور اوپر ایسی مشکل جگہ پر لگا دیا تھا جہاں نیچے سے آنے والے ان کے دو ساتھی نہ پہنچ سکیں۔ مقصد تھا بوناتی اور مہدی کو چوٹی سر کرنے سے دور رکھنا تاکہ چار نہیں بلکہ صرف وہی دو یہ تاریخی اعزاز حاصل کر سکیں۔ کمپیونی کو خاص کر کے یہ خدشہ تھا کہ اگر بوناتی کو چوٹی سر کرنے کا موقع ملتا تو وہ نسبتاً کم عمر اور بہتر صحت کی وجہ سے ان سے پہلے میدان مار لیں گے۔

اگلی صبح سورج کی پہلی کرن نکلتے ہی مہدی اور بوناتی نے آکسیجن سلنڈر وہیں چھوڑے اور نیچے کا سفر شروع کیا۔ جبکہ دوسری طرف کمپیونی اور لاچادیلی اپنے خیموں سے باہر آئے، انہوں نے پیچھے چھوڑے گئے آکسیجن سلنڈر اٹھائے اور ان ہی سلنڈروں کی مدد سے کچھ گھنٹوں بعد چوٹی سر کر ڈالی۔

کے ٹو پر نئی تاریخ رقم ہو گئی۔ کمپیونی اور لاچادیلی اٹلی کے لئے یہ اعزاز حاصل کر کے قومی ہیرو قرار پائے۔ لیکن بوناتی اور مہدی کے ساتھ انہوں نے جو سلوک کیا اسے سرکاری سطح پر دبا دیا گیا۔

کے ٹو کے اس کامیاب مشن کا سب سے زیادہ نقصان مہدی کو اٹھانا پڑا۔ اطالوی کوہ پیما خود تو پوری تیاری اور ضروری ساز و سامان کے ساتھ اوپر گئے تھے۔ لیکن مہدی کے پاس بلند برفانی پہاڑ پر چلنے کے لئے مناسب

جوتے تک نہیں تھے۔

برفیلی چٹان پر کھلے آسمان تلے رات گزارنے کے باعث مہدی کے ہاتھ اور پاؤں بری طرح متاثر ہوئے۔ جب تک وہ چل کر واپس بیس کیمپ پہنچے ان کے پیر جواب دے چکے تھے۔ امیر مہدی کو سٹریچر پر اٹھا کر کئی دن کے پیدل سفر کے بعد پہلے سکردو ہسپتال لایا گیا۔ بعد میں انہیں سی۔ایم۔ایچ راولپنڈی میں منتقل کیا گیا۔ تب تک خاصا نقصان ہو چکا تھا۔ مہدی کے پاؤں کی انگلیاں گل سڑ چکی تھیں اور گینگرین مزید پھیلنے کا خدشہ تھا۔ ایسے میں ڈاکٹروں کے پاس اور کوئی چارہ نہ تھا اور ان کے پیروں کی تمام انگلیاں کاٹ دی گئیں۔ آٹھ ماہ کے علاج کے بعد جب مہدی واپس اپنے گاؤں ہنزہ پہنچے تو انہوں نے اپنا تمام سامان ایک طرف پھینک دیا اور گھر والوں سے کہا کہ اسے دوبارہ کبھی نہیں دیکھنا چاہتے۔

ان کے صاحبزادے سلطان علی کہتے ہیں: ''وہ کوہ پیما تھے اور یہ سامان انہیں اس تکلیف دہ رات کی یاد دلاتا تھا۔ جب وہ موت کے منہ سے بچ نکلے۔ ان کے ساتھی اطالوی واپس اٹلی گئے، انہوں نے کوہ پیمائی کے شعبے میں نام کمایا، کتابیں لکھیں، پیسہ بنایا۔ لیکن مہدی پھر کبھی پہاڑ پر چڑھنے کے قابل نہ رہے۔''

کے ٹو پر مہدی کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ اٹلی اور پاکستان کی حکومتوں دونوں کے لئے باعث شرمندگی تھا۔ پاکستانی ذرائع ابلاغ نے معاملے پر برہمی کا اظہار کیا اور اٹلی کے کوہ پیماؤں کو مہدی کی مصیبتوں کا ذمہ دار قرار دیا۔ تاہم دونوں حکومتوں نے اس تنازعے پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔

امیر مہدی نے اپنی زندگی کے اگلے 50 سال مجبوری کی حالت میں گزارے۔ ابتداء میں وہ چلنے پھرنے اور محنت مزدوری سے قاصر رہے اور انہیں معاشی تنگی کا سامنا رہا۔ بعد میں انہوں نے آہستہ آہستہ دوبارہ چلنا سیکھ لیا۔ اٹلی کی حکومت کی جانب سے انہیں سرٹیفکیٹ ارسال کئے گئے جن کے مطابق انہیں اعزازات سے نوازا گیا۔ گاہے بگاہے انہیں خط اور کتابیں بھی ملتی رہیں لیکن وہ نہ تو انہیں پڑھ سکتے تھے اور نہ ہی ان سے ان کے معاشی مسائل حل ہوئے۔ سلطان علی کے مطابق کبھی کبھار ایسے غیر ملکی کوہ پیما ان سے ملنے آتے تھے جنہوں نے مہدی کی بہادری کے قصے سن رکھے تھے۔ ان سے بات کرتے ہوئے اکثر ان کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے تھے۔ وہ انہیں بتاتے کہ انہوں نے اپنے ملک کی عزت کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالی لیکن ان کے ساتھ انصاف نہیں ہوا۔

اٹلی میں سرکاری سطح پر ایک لمبے عرصے تک کے ٹو کی اصل حقیقت کی پردہ پوشی کی جاتی رہی۔ بالآخر 2004ء میں لاچاویلی کی یادداشتوں پر مبنی ایک کتاب سامنے آئی جس میں انہوں نے اصل واقعات کا اقرار کیا۔ تب جا کر 2007ء میں اٹلی نے سرکاری طور پر یہ مانا کہ کے ٹو میں ان کے کوہ پیماؤں کی کامیابی شاید مہدی اور بوناتی کی قربانیوں کے بغیر ممکن نہ ہوتی۔ لیکن تب تک کافی دیر ہو چکی تھی، کیونکہ امیر مہدی اپنا درد اپنے دل میں لئے 86 برس کی عمر میں 1999ء میں دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔

No.	NAME	NATION	D	M	Y	ROUTE	LEADER
1	**COMPAGNONI Achille**	It	31.	07.	1954	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ardito Desio
2	**LACEDELLI Lino**	It	31.	07.	1954	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ardito Desio
3	**NAKAMURA Shoji**	Jp	08.	08.	1977	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ichiro Yoshizawa
4	**SHIGEHIRO Tsuneo**	Jp	08.	08.	1977	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ichiro Yoshizawa
5	**TAKATSUKA**	Jp	08.	08.	1977	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ichiro Yoshizawa
6	**AMAN Ashraf**	Pak	09.	08.	1977	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ichiro Yoshizawa
7	**HIROSHIMA Mitsuo**	Jp	09.	08.	1977	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ichiro Yoshizawa
8	**ONODERA Masahide**	Jp	09.	08.	1977	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ichiro Yoshizawa
9	**YAMAMOTO Hideo**	Jp	09.	08.	1977	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ichiro Yoshizawa
10	**REICHARDT Louis F.**	USA	06.	09.	1978	NE Ridge - Abruzzi Spur	Jim Whittaker
11	**WICKWIRE James**	USA	06.	09.	1978	NE Ridge - Abruzzi Spur	Jim Whittaker
12	**RIDGEWAY Richard**	USA	07.	09.	1978	NE Ridge - Abruzzi Spur	Jim Whittaker
13	**ROSKELLEY John**	USA	07.	09.	1978	NE Ridge - Abruzzi Spur	Jim Whittaker
14	**DACHER Michael**	Ger	12.	07.	1979	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Reinhold Messner
15	**MESSNER Reinhold**	It	12.	07.	1979	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Reinhold Messner
16	**OHTANI Eiho**	Jp	07.	08.	1981	West Ridge/SW side	Teruoh Matsuura
17	**SABIR Nazir Ahmad**	Pak	07.	08.	1981	West Ridge/SW side	Teruoh Matsuura

18	SAKASHITA Naoé	Jp	14.	08.	1982	North Ridge	Isao Shinkai
19	YANAGISAWA	Jp	14.	08.	1982	North Ridge	Isao Shinkai
20	YOSHINO Hiroshi	Jp	14.	08.	1982	North Ridge	Isao Shinkai
21	KAMURO Hironobu	Jp	15.	08.	1982	North Ridge	Isao Shinkai
22	KAWAMURA Haruichi	Jp	15.	08.	1982	North Ridge	Isao Shinkai
23	SHIGENO Tatsuji	Jp	15.	08.	1982	North Ridge	Isao Shinkai
24	TAKAMI Kazushige	Jp	15.	08.	1982	North Ridge	Isao Shinkai
25	DA POLENZA	It	31.	07.	1983	North Ridge	Francesco Santon
26	RAKONCAJ	Cz	31.	07.	1983	North Ridge	Francesco Santon
27	MARTINI Sergio	It	04.	08.	1983	North Ridge	Francesco Santon
28	DE STEFANI	It	04.	08.	1983	North Ridge	Francesco Santon
29	JOOS	CH	19.	06.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Erhard Loretan
30	RUEDI	CH	19.	06.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Erhard Loretan
31	LORETAN Erhard	CH	06.	07.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Erhard Loretan
32	MORAND	CH	06.	07.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Erhard Loretan
33	TROILLET	CH	06.	07.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Erhard Loretan
34	ESCOFFIER	F	06.	07.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Daniel Lacroix
35	LACROIX	F	07.	07.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Daniel Lacroix
36	SCHAFFTER	CH	07.	07.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Daniel Lacroix
37	MURAKAMI	Jp	24.	07.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kazuoh Tobita
38	YAMADA	Jp	24.	07.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kazuoh Tobita
39	YOSHIDA	Jp	24.	07.	1985	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kazuoh Tobita

40	RUTKIEWICZ Wanda	Pl	23.	06.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Maurice Barrard
41	BARRARD	F	23.	06.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Maurice Barrard
42	BARRARD	F	23.	06.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Maurice Barrard
43	PARMENTIER	F	23.	06.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Maurice Barrard
44	ABREGO	E	23.	06.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Renato Casarotto (It)
45	CASIMIRO	E	23.	06.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Renato Casarotto (It)
46	CALCAGNO	It	05.	07.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
47	CHAMOUX	F	05.	07.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
48	DOROTEI	It	05.	07.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
49	MORETTI	It	05.	07.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
50	RAKONCAJ	Cz	05.	07.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
51	VIDONI	It	05.	07.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
52	FUSTER	CH	05.	07.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Karl Herrligkoffer
53	ZEMP	CH	05.	07.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Karl Herrligkoffer
54	KUKUCZKA Jerzy	Pl	08.	07.	1986	South Face (Central Rib)	Karl Herrligkoffer
55	PIOTROWSKI	Pl	08.	07.	1986	South Face (Central Rib)	Karl Herrligkoffer
56	JANG	SK	03.	08.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Byung-Joon
57	CHANG	SK	03.	08.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Byung-Joon
58	KIM	SK	03.	08.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Byung-Joon
59	BOŽÍK	Slk	03.	08.	1986	SSW Pillar ("Magic Line")	Janusz Majer
60	PIASECKI	Pl	03.	08.	1986	SSW Pillar ("Magic Line")	Janusz Majer
61	WRÓŻ	Pl	03.	08.	1986	SSW Pillar ("Magic Line")	Janusz Majer

62	BAUER	A	04.	08.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Alfred Imitzer
63	IMITZER	A	04.	08.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Alfred Imitzer
64	ROUSE	UK	04.	08.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Alan Rouse
65	DIEMBERGER	A	04.	08.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
66	TULLIS	UK	04.	08.	1986	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
67	IMAMURA	Jp	09.	08.	1990	NW Face - North	Tomoji Ueki
68	NAZUKA	Jp	09.	08.	1990	NW Face - North	Tomoji Ueki
69	CHILD	Aus	20.	08.	1990	North Ridge	Steve Swenson
70	MORTIMER	Aus	20.	08.	1990	North Ridge	Steve Swenson
71	SWENSON	USA	20.	08.	1990	North Ridge	Steve Swenson
72	BÉGHIN	F	15.	08.	1991	NW Ridge - North Ridge	Pierre Béghin
73	PROFIT	F	15.	08.	1991	NW Ridge - North Ridge	Pierre Béghin
74	BALYBERDIN	Rus	01.	08.	1992	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Vladimir Balyberdin
75	KOPIEKA	Ukr	01.	08.	1992	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Vladimir Balyberdin
76	MAUDUIT	F	03.	08.	1992	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Vladimir Balyberdin
77	NIKIFOROV	Rus	03.	08.	1992	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Vladimir Balyberdin
78	FISCHER	USA	16.	08.	1992	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Vladimir Balyberdin
79	MACE	USA	16.	08.	1992	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Vladimir Balyberdin
80	VIESTURS	USA	16.	08.	1992	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Vladimir Balyberdin
81	BOŽIĆ	Cro	13.	06.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Tomaz Jamnik
82	CARSOLIO	Mex	13.	06.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Tomaz Jamnik
83	GROŠELJ	Slo	13.	06.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Tomaz Jamnik

84	POŽGAJ	Slo	13.	06.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Tomaz Jamnik
85	KROPP	S	23.	06.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Tomaz Jamnik
86	POWERS	USA	07.	07.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Stacy Allison (f)
87	CULVER	Can	07.	07.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Stacy Allison (f)
88	HABERL	Can	07.	07.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Stacy Allison (f)
89	BUKREEV	Kaz	30.	07.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Reinmar Joswig (Ger)
90	MEZGER	Ger	30.	07	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Reinmar Joswig (Ger)
91	LOCK	Aus	30.	07.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Reinmar Joswig (Ger)
92	JENSEN	DK	30.	07.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Magnus Nilsson
93	JOSWIG	Ger	30.	07.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Reinmar Joswig (Ger)
94	BIDNER	S	30.	07.	1993	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Magnus Nilsson
95	MAZUR	USA	02.	09.	1993	West Ridge/SW side	Dan Mazur
96	PRATT	UK	02.	09.	1993	West Ridge/SW side	Dan Mazur
97	TOMÁS	E	24.	06.	1994	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Juanito Oiarzabal
98	IÑURRATEGI	E	24	06.	1994	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Juanito Oiarzabal
99	IÑURRATEGI	E	24	06.	1994	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Juanito Oiarzabal
100	OIARZABAL	E	24.	06.	1994	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Juanito Oiarzabal
101	DE PABLO	E	24.	06.	1994	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Juanito Oiarzabal
102	HALL	NZ	09	07.	1994	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ralf Dujmovits (Ger)
103	DUJMOVITS	Ger	23	07.	1994	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ralf Dujmovits (Ger)
104	GUSTAFSSON	SF	23.	07.	1994	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ralf Dujmovits (Ger)
105	SCHLÖNVOGT	Ger	23.	07.	1994	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ralf Dujmovits (Ger)

106	WÄRTHL	Ger	23.	07.	1994	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ralf Dujmovits (Ger)
107	GROOM	Aus	23.	07.	1994	SE Ridge (Abruzzi Spur)	David Bridges
108	GORBENKO	Ukr	23.	07.	1994	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Vadim Sviridenko
109	TERZYUL	Ukr	23.	07.	1994	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Vadim Sviridenko
110	DE LA CRUZ	Arg	30.	07.	1994	North Ridge	Jose Carlos Tamayo
111	TAMAYO	E	30	07.	1994	North Ridge	Jose Carlos Tamayo
112	APELLANIZ	E	04.	08.	1994	North Ridge	Jose Carlos Tamayo
113	SAN SEBASTIAN	E	04.	08.	1994	North Ridge	Jose Carlos Tamayo
114	SHAH Rajab	Pak	17.	07.	1995	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ronald Naar
115	SHAH Mehrban	Pak	17.	07.	1995	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ronald Naar
116	VAN DER MEULEN	NL	17.	07.	1995	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ronald Naar
117	HINKES	UK	17.	07.	1995	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ronald Naar
118	NAAR	NL	17.	07.	1995	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Ronald Naar
119	GRANT	NZ	13.	08.	1995	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Peter Hillary (NZ)
120	ORTIZ	E	13.	08.	1995	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Jose Garces
121	OLIVAR	E	13.	08.	1995	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Jose Garces
122	HARGREAVES	UK	13.	08.	1995	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Rob Slater
123	SLATER	USA	13.	08.	1995	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Rob Slater
124	ESCARTIN	E	13.	08.	1995	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Jose Garces
125	TODAKA	Jp	29.	07.	1996	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Masafumi Todaka
126	PANZERI	It	29.	07.	1996	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
127	MAGGIONI	It	29.	07.	1996	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza

128	PANZERI	It	29.	07.	1996	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
129	MAZZOLENI	It	29.	07.	1996	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino Da Polenza
130	BIANCHI	It	10.	08.	1996	North Ridge	Krzysztof Wielicki
131	KUNTNER	It	10.	08.	1996	North Ridge	Krzysztof Wielicki
132	WIELICKI	Pl	10.	08.	1996	North Ridge	Krzysztof Wielicki
133	MATSUBARA	Jp	12.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
134	AKASAKA	Jp	12.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
135	MURATA	Jp	12.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
136	YOSHIDA	Jp	12.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
137	TANIGAWA	Jp	12.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
138	SHIINA	Jp	12.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
139	GARCÍA-HUIDOBRO	Chl	13.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Rodrigo Jordan
140	PURCELL	Chl	13.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Rodrigo Jordan
141	ALVIAL	Chl	13.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Rodrigo Jordan
142	FARIAS	Chl	13.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Rodrigo Jordan
143	YAMAMOTO	Jp	14.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
144	INABA	Jp	14.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
145	NAGAKUBO	Jp	14.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
146	TAKEUCHI	Jp	14.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
147	TAKAHASHI	Jp	14.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
148	SANO	Jp	14.	08.	1996	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Atsushi Yamamoto
149	PUSTELNIK	Pl	14.	08.	1996	North Ridge	Krzysztof Wielicki

150	**PAWLOWSKI**	Pl	14.	08.	1996	North Ridge	Krzysztof Wielicki
151	**BUHLER**	USA	14.	08.	1996	North Ridge	Ivan Dusharin
152	**BENKIN**	Rus	14.	08.	1996	North Ridge	Ivan Dusharin
153	**PENZOV**	Rus	14.	08.	1996	North Ridge	Ivan Dusharin
154	**TANABE**	Jp	19.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
155	**SUZUKI**	Jp	19.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
156	**NAKAGAWA**	Jp	19.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
157	**TAKINE**	Jp	28.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
158	**NAKAJIMA**	Jp	28.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
159	**YAMADA**	Jp	28.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
160	**KOBAYASHI**	Jp	28.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
161	**DAWA TASHI**	Np	28.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
162	**GYALBU**	Np	28.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
163	**MINGMA TSHERING**	Np	28.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
164	**NAWANG THILE**	Np	28.	07.	1997	West Ridge/Face variation	Osamu Tanabe
165	**PARK**	SK	26.	06.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Lee Sung-Won
166	**KANG**	SK	26.	06.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Lee Sung-Won
167	**YUN**	SK	26.	06.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Lee Sung-Won
168	**JOO**	SK	26.	06.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Lee Sung-Won
169	**YUN**	SK	29.	06.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Lee Sung-Won
170	**LEE**	SK	29.	06.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Lee Sung-Won
171	**KIM**	SK	29.	06.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Lee Sung-Won

172	YOO	SK	29.	06.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Lee Sung-Won
173	BLANC	It	29.	07.	2000	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Waldemar Niclevicz (Bra)
174	COMANDONA	It	29.	07.	2000	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Waldemar Niclevicz (Bra)
175	MAHRUKI	Tur	29.	07.	2000	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Gary Pfisterer (USA)
176	NICLEVICZ	Bra	29.	07.	2000	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Waldemar Niclevicz (Bra)
177	HWANG	SK	30.	07.	2000	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Wi Yeong-Kim
178	YAMANOI	Jp	30.	07.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Reiko Terasawa (f)
179	SHAW	USA	30.	07.	2000	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Gary Pfisterer (USA)
180	EVANS	Can	30.	07.	2000	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Gary Pfisterer (USA)
181	COLLINS	UK	30	07.	2000	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Gary Pfisterer (USA)
182	PIERSON	USA	30.	07.	2000	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Gary Pfisterer (USA)
183	SHERAP-JANGBU	Np	31.	07.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Yoo Han-Kyu
184	UM	SK	31.	07.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Yoo Han-Kyu
185	MO	SK	31.	07.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Yoo Han-Kyu
186	PARK	SK	31.	07	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Yoo Han-Kyu
187	YOO	SK	31.	07.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Yoo Han-Kyu
188	HAN	SK	31.	07.	2000	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Yoo Han-Kyu
189	VALLEJO	Ecu	31.	07.	2000	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Gary Pfisterer (USA)
190	PAUNER	E	22.	07.	2001	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Peter Guggemos (Ger)
191	SHERAP JANGBU	Np	22.	07.	2001	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Koo Cha-Joon
192	PASANG TSHERING III	Np	22.	07.	2001	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Koo Cha-Joon
193	LAFAILLE	F	22.	07.	2001	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Peter Guggemos (Ger)

194	**KAMMERLANDER**	It	22.	07.	2001	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Peter Guggemos (Ger)
195	**PARK**	SK	22.	07.	2001	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Koo Cha-Joon
196	**KANG**	SK	22.	07.	2001	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Koo Cha-Joon
197	**OH**	SK	22.	07.	2001	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Hyung-Woo
198	**GARCÉS**	E	22.	07.	2001	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Peter Guggemos (Ger)
199	**UNTERKIRCHER**	It	26.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino da Polenza
200	**MONDINELLI**	It	26.	07.	2004	SE.Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino da Polenza
201	**VALLEJO**	E	26.	07	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Sebastián Álvaro
202	**ZABALZA**	E	26.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Sebastián Álvaro
203	**NONES**	It	26.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino da Polenza
204	**COMPAGNONI**	It	26.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino da Polenza
205	**GIACOMELLI**	It	26.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Agostino da Polenza
206	**OIARZABAL Juan**	E	26	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Sebastián Álvaro
207	**PASABAN Edurne**	E	26.	07	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Sebastián Álvaro
208	**MINGMA**	Np	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
209	**THILEN**	Np	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
210	**ASAD KHAN Hasan**	Pak	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
211	**BLASER**	CH	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
212	**DIBONA**	It	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
213	**BENEDETTI**	It	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
214	**SOTTSASS**	It	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
215	**DA POZZO**	It	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler

216	**BIANBA ZAXI**	Chn	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Samdrup
217	**CERING DOJE**	Chn	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Samdrup
218	**RENA (REN NA)**	Chn	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Samdrup
219	**LUOZE (LODUE)**	Chn	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Samdrup
220	**ZAXI CERING**	Chn	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Samdrup
221	**PHUBU THUNDRUP**	Chn	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Samdrup
222	**BIANBA THUNDRUP**	Chn	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Samdrup
223	**HUSSAIN Nisar**	Pak	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Samdrup
224	**HUSSAIN Mohammad**	Pak	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Samdrup
225	**LAGUNILLA**	E	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Carlos Soria
226	**GONZÁLEZ-RUBIO**	Col	27.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Alfred Schreilechner (A)
227	**SORIA**	E	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Carlos Soria
228	**MUKTU LHAKPA**	Np	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Carlos Soria
229	**WIRTH**	CH	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
230	**OCHOA DE OLZA**	E	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Alfred Schreilechner (A)
231	**BAIG Shaheen**	Pak	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Alfred Schreilechner (A)
232	**KHAN Mohammad**	Pak	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
233	**COLIBASANU**	Rom	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Alfred Schreilechner (A)
234	**LACEDELLI**	It	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
235	**ZARDINI**	It	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
236	**HÄHLEN**	CH	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler
237	**SURCHAT**	CH	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kari Kobler

238	SUVIGA	Kaz	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Alfred Schreilechner (A)
239	GUBAEV	Kyr	28.	07.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Alfred Schreilechner (A)
240	YANO	Jp	07.	08.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kazuyoshi Kondo
241	SEINO	Jp	07.	08.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kazuyoshi Kondo
242	MOCHIZUKI	Jp	07.	08.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kazuyoshi Kondo
243	KAWASHIMA	Jp	07.	08.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kazuyoshi Kondo
244	PHURBA CHHIRI	Np	07.	08.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kazuyoshi Kondo
245	TIKA RAM GURUNG	Np	07.	08.	2004	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kazuyoshi Kondo
246	MATSUMOTO	Jp	16.	08.	2004	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Masahide Matsumoto
247	INUI	Jp	16.	08.	2004	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Masahide Matsumoto
248	TAKESAKO	Jp	16.	08.	2004	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Masahide Matsumoto
249	COROMINAS	E	17	08.	2004	SSW Pillar ("Magic Line")	Òscar Cadiach
250	BENET	It	26.	07.	2006	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Romano Benet
251	MEROI	It	26.	07.	2006	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Romano Benet
252	AOKI	Jp	01.	08.	2006	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Yoshitsugu Deriha
253	KOMATSU	Jp	01.	08.	2006	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Yoshitsugu Deriha
254	KADOSHNIKOV	Rus	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Yuri Agafonov
255	AFANASJEV	Rus	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Yuri Agafonov
256	ELISEEV	Rus	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Yuri Agafonov
257	GUBANOV	Rus	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Yuri Agafonov
258	WARNER Christopher	USA	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Christopher Warner
259	NORMAND	UK	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Christopher Warner

260	GARCIA	Por	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	João Garcia
261	BOWIE	Can	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Christopher Warner
262	UHER	Cz	20.	07.	2007	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Leopold Sulovský
263	KIM	SK	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Hong Bo-Seong
264	KIM	SK	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Hong Bo-Seong
265	OH	SK	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Oh Eun-Sun
266	THILEN	Np	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Oh Eun-Sun
267	MINGMA THINDUK	Np	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Oh Eun-Sun
268	FARIDYAN	Im	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Daniele Nardi
269	NARDI	It	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Daniele Nardi
270	VIELMO	It	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Daniele Nardi
271	ZAVKA	It.	20.	07.	2007	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Daniele Nardi
272	MARIEV	Rus	21.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov
273	POPOVICH	Rus	21.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov
274	TOTMYANIN	Rus	22.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov
275	BOLOTOV	Rus	22.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov
276	SOKOLOV	Rus	22.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov
277	VINOGRADSKI	Rus	22.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov
278	VOLODIN	Rus	22.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov
279	KIRIEVSKI	Rus	22.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov
280	GORELIK	Rus	22.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov
281	SHABALIN	Rus	22.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov

282	TUKHVATULLIN	Uzb	22.	08.	2007	West Face	Victor Kozlov
283	URUBKO	Kaz	02.	10.	2007	North Ridge	Denis Urubko
284	Serguey	Kaz	02.	10.	2007	North Ridge	Denis Urubko
282	ZERAIN	ES	01.	08.	2008	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Alberto Zerain
283	NAESSE	NO	01.	08.	2008	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Cecilie Skog
284	SKOG	NO	01.	08.	2008	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Cecilie Skog
285	KIM Jae-Soo	SK	01.	08	2008	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Jae-Soo
286	GO Mi-Sun	SK	01.	08.	2008	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Jae-Soo
287	KIM Hyo-Geong	SK	01.	08.	2008	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Jae-Soo
288	PARK Kyeong-Hyo	SK	01.	08.	2008	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Jae-Soo
289	HWANG Dong-Jin	SK	01.	08.	2008	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Jae-Soo
290	BHOTE	NP	01.	08.	2008	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Jae-Soo
291	LAMA Pasang	NP	01.	08.	2008	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Kim Jae-Soo
292	CHHIRING	NP	01.	08.	2008	SE Ridge - Abruzzi Spur	Michael Farris
293	McDONNELL	Ir	01.	08.	2008	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Wilco van Rooijen
294	D'AUBAREDE	FR	01.	08.	2008	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Hughes D'Aubarede
295	MEHERBAN	Pk	01.	08.	2008	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Hughes D'Aubarede
296	CONFORTOLA	It	01.	08.	2008	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Marco Confortola
297	VAN ROOIJEN	NL	01.	08.	2008	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Wilco van Rooijen
298	VAN DE GEVEL	NL	01.	08.	2008	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Wilco van Rooijen
299	GYALJE SHERPA	NP	01.	08.	2008	SSE Ridge - Abruzzi Spur	Wilco van Rooijen
300	EGOCHEAGA	ES	19	07.	2009	SE Ridge (Abruzzi Spur)	Jorge Egocheaga

301	Christian Stangl	Por	31.	07.	2012		
302	Adam Radoslaw	Por	31.	07.	2012		
303	Chhang Dawa Sherpa	NP	31.	07.	2012		
304	Lakpa Sherpa	NP	31.	07.	2012		
305	Chunfeng Yang	China	31.	07.	2012		
306	Halung Dorchi Sherpa	NP	31.	07.	2012		
307	Tunc Findik	TR	31.	07.	2012		
308	Fabrice Imparato	FR	31.	07.	2012		
309	Dawa Tshiri Sherpa	NP	31.	07.	2012		
310	Hongbin Kim	SK	31.	07.	2012		
311	Dawa Sangay Sherpa	NP	31	07.	2012		
312	Mingma Dorchi Sherpa	NP	31.	07.	2012		
313	Dorjee Sherpa	NP	31.	07.	2012		
314	Jamling Bhote	NP	31.	07.	2012		
315	Azim Gheichisaz	IR	31.	07.	2012		
316	Rao Jianfeng	China	31.	07.	2012		
317	Jingchuan Zhang	China	31.	07.	2012		
318	Khoo swee Chiow	Singapore	31.	07.	2012		
319	Ngaa Tenji Sherpa	NP	31.	07.	2012		
320	Muktu Lakpa Sherpa	NP	31.	07.	2012		
321	Mingma Thinduk	NP	31.	07.	2012		
322	Mingma Thinduk	NP	31.	07.	2012		

323	**Karma Gyalje Sherpa**	NP	31.	07.	2012		
324	**Pechhumbe Sherpa**	NP	31.	07.	2012		
325	**Oscar Cadiach Puig**	SP	31.	07.	2012		
326	**Martin Walter Schmidt**	NZ	08.	06	2013		
327	**Denali Walter Schmidt**	NZ	08.	06.	2013		
328	**Christopher Mellor**	AU	08.	06.	2013		
329	**Tshiring Dorjee Sherpa**	MP	08.	06.	2013		
330	**Pasang Namgyal**	NP	08.	06.	2013		
331	**Alexandros Aravidis**	Hellenic	08.	06.	2013		
332	**Nikolaos Mangiitsis**	Hellenic	08.	06.	2013		
333	**Jon Alexander Chicon**	SP	20.	06.	2013		
334	**Fernando Latorre**	SP	20.	06.	2013		
335	**Jose Ignacio Orviz**	SP	20.	06.	2013		
336	**Felix Criado Alonso**	SP	20.	06.	2013		
337	**Benjamin Salazar**	Mexico	20.	06.	2013		
338	**Ernestas Marksaitis**	LT	20.	06.	2013		
339	**Gabriel Filippi**	Canada	20.	06.	2013		
340	**Adolphus Gordon**	Canadia	20.	06.	2013		
341	**Adrian Michael Hayes**	UK	20.	06.	2013		
342	**Bayarsaikhan**	Mongol	20.	06.	2013		

1	31.	07.	1954	**SE Ridge (Abruzzi Spur)**	181		Compagnoni	Achille	ITA
							Lacedelli	Lino	ITA
1	12	07.	1979	**SE Ridge (Abruzzi Spur)**		114	Dacher	Michael	GER
							Messner	Reinhold	ITA
2	06.	09.	1978	**NE Ridge - Abruzzi Spur**	4	2	Reichardt	Louis F.	USA
							Wickwire	James	USA
3	07.	08.	1981	**West Ridge/SW side**	4		Ohtani	Eiho	JAP
							Sabir	Nazir Ahmad	PAK
3	02.	09.	1993	**West Ridge/SW side**		2	Mazur	Daniel	USA
							Pratt	Jonathan	UK
4	14.	08.	1982	**North Ridge**	28	26	Sakashita	Naoė	JAP
							Yanagisawa	Yukihiro	JAP
							Yoshino	Hiroshi	JAP
5	08.	07.	1986	**South Face (Central Rib)**	2	2	Kukuczka	Jerzy	POL
							Piotrowski	Tadeusz	POL
6	03.	08.	1986	**SSW Pillar ("Magic Line")**	4	4	Božik	Peter	SLK
							Piasecki	Przemyslaw	POL

							Wroś	Wojciech	POL
7	09.	08.	1990	**NW Face - North Ridge/Face**	2		Imamura	Hirotaka	JAP
							Nazuka	Hideji	JAP
8	15.	08.	1991	**NW Ridge - North Ridge**	2	2	Béghin	Pierre	F
							Profit	Christophe	F
9	24.	06.	1994	**SSE Ridge - Abruzzi Spur**	53	17	Tomás	Juan	E
							Iñurrategi	Alberto	E
							Iñurrategi	Félix	E
							Oiarzabal	Juan Eusebio	E
							De pablo	Enrique (Kike)	E
10	19.	07.	1997	**West Ridge/Face variation**	11		Tanabe	Osamu	JAP
							Suzuki	Mikio	JAP
							Nakagawa	Kunihito	JAP
11	21.	08.	2007	**West Face**	11	11	Mariev	Andrei	RUS
							Popovich	Vadim	RUS
					302	180			

1	31.	07.	1954	**SE Ridge (Abruzzi Spur)**	181		Compagnoni	Achille	ITA
							Lacedelli	Lino	ITA
1	12.	07.	1979	**SE Ridge (Abruzzi Spur)**		114	Dacher	Michael	GER
							Messner	Reinhold	ITA
2	06.	09.	1978	**NE Ridge - Abruzzi Spur**	4	2	Reichardt	Louis F.	USA
							Wickwire	James	USA
3	07.	08.	1981	**West Ridge/SW side**	4		Ohtani	Eiho	JAP
							Sabir	Nazir Ahmad	PAK
3	02.	09.	1993	**West Ridge/SW side**		2	Mazur	Daniel	USA
							Pratt	Jonathan	UK
4	14.	08.	1982	**North Ridge**	28	26	Sakashita	Naoé	JAP
							Yanagisawa	Yukihiro	JAP
							Yoshino	Hiroshi	JAP
5	08.	07.	1986	**South Face (Central Rib)**	2	2	Kukuczka	Jerzy	POL
							Piotrowski	Tadeusz	POL
6	03.	08.	1986	**SSW Pillar ("Magic Line")**	4	4	Božik	Peter	SLK
							Piasecki	Przemyslaw	POL
							Wróś	Wojciech	POL

7	09.	08.	1990	**NW Face - North Ridge/Face**	2		Imamura	Hirotaka	JAP
							Nazuka	Hideji	JAP
8	15.	08.	1991	**NW Ridge - North Ridge**	2	2.	Béghin	Pierre	F
							Profit	Christophe	F
9	24.	06.	1994	**SSE Ridge - Abruzzi Spur**	53	17	Tomás	Juan	E
							Iñurrategi	Alberto	E
							Iñurrategi	Félix	E
							Otarzabal	Juan Eusebio	E
							De pablo	Enrique (Kike)	E
10	19.	07.	1997	**West Ridge/Face variation**	11		Tanabe	Osamu	JAP
							Suzuki	Mikio	JAP
							Nakagawa	Kunihito	JAP
11	21.	08.	2007	**West Face**	11	11	Mariev	Andrei	RUS
							Popovich	Vadim	RUS
					302	180			

A	B	C	D	E	F	G	H	I	J	K	L	M	N	O	P	Q	R	S	T
1	JAPAN	49	0	49	08.08.1977	10	0	10	14 08.1982	1			01.08.2006					2	0
2	ITALY	36	0	36	31.07.1954	26	0	26	12.07.1979	1			26.07.2006	1			26.07.2006	5	0
4	SPAIN	24	1	23	23.06.1986	23	0	23	25.09.1992	1			26.07.2004	1			26.07.2004	6	0
3	SOUTH KOREA	28	0	28	03.08.1986	3	0	3	26.06.2000	2			20.07.2007					7	0
5	RUSSIA	18	0	18	01.08.1992	14	0	14	01.08.1992									6	0
7	UNITED STATES	15	0	15	06.09.1978	13	0	13	06.09.1978									6	0
6	NEPAL	18	2	16	28.07.1997	3	0	3	27.07.2004									6	0
8	SWITZERLAND	12	0	12	19.06.1985	8	0	8	19.06.1985										
9	FRANCE	11	0	11	06.07.1985	10	0	10	06.07.1985	2			23.06 1986	2			23.06 1986	4	1
10	PAKISTAN	10	0	10	09.08.1977	5	0	5	17.07.1995									7	0
11	POLAND	8	0	8	23.06.1986	7	0	7	23 06.1986	1			23.06.1986	1			23.06.1986	4	2
12	CHINA/TIBET	7	0	7	27.07.2004														
13	UNITED KINGDOM	7	0	7	04.08.1986	7	0	7	04.08.1986	2			04.08.1986	2			04.08.1986	4	2
14	GERMANY	6	0	6	12.07.1979	6	0	6	12.07.1979									3	0
15	AUSTRALIA	4	0	4	20.08.1990	4	0	4	20.08.1990										
16	CHILE	4	0	4	13.08.1996														
17	CANADA	4	0	4	07.07.1993	4	0	4	07.07.1993									2	0
18	KAZAKHSTAN	4	0	4	30.07.1993	4	0	4	30.07.1993										
20	AUSTRIA	3	0	3	04.08.1986	3	0	3	04.08.1986									3	0

21	UKRAINE	3	0	3	01.08.1992	3	0	3	01.08.1992									3	0
22	CZECH REP.	3	1	2	31.07.1983	3	1	2	31.07.1983										
23	SLOVENIA	2	0	2	13.06.1993	2	0	2	13.06.1993									1	0
24	SWEDEN	2	0	2	23.06.1993	2	0	2	23.06.1993									1	0
19	NETHERLANDS	4	0	4	17.07.1995	3	0	3	17.07.1995										
25	NEW ZEALAND	2	0	2	09.07.1994	1	0	1	13.08.1995									1	0
26	NORWAY	2	0	2	01.08.2008					1			01.08.2008					1	0
27	SLOVAKIA	1	0	1	03.08.1986	1	0	1	03.08.1986										
28	MEXICO	1	0	1	13.06.1993	1	0	1	13.06.1993									1	0
29	CROATIA	1	0	1	13.06.1993	1	0	1	13.06.1993										
30	DENMARK	1	0	1	30.07.1993	1	0	1	30.07.1993										
31	FINLAND	1	0	1	23.07.1994	1	0	1	23.07.1994										
32	ARGENTINA	1	0	1	30.07.1994	1	0	1	30.07.1994										
33	TURKEY	1	0	1	29.07.2000	1	0	1	29.07.2000										
34	BRAZIL	1	0	1	29.07.2000	1	0	1	29.07.2000										
35	ECUADOR	1	0	1	31.07.2000	1	0	1	31.07.2000										
36	COLOMBIA	1	0	1	27.07.2004	1	0	1	27.07.2004										
37	ROMANIA	1	0	1	28.07.2004	1	0	1	28.07.2004									1	0
38	KYRGYZSTAN	1	0	1	28.07.2004	1	0	1	28.07.2004									1	0
39	PORTUGAL	1	0	1	20.07.2007	1	0	1	20.07.2007										
40	IRAN	1	0	1	20.07.2007	1	0	1	20.07.2007									1	0
41	UZBEKISTAN	1	0	1	22.08.2007	1	0	1	22.08.2007										
42	IRELAND	1	0	1	01.08.2008	1	0	1	01.08.2008									1	0
	SERBIA																	1	0
		302	4	298		178	1	177		11				7				78	5

1	WOLFE	USA	30.	07.	1939	SE ridge Camp VII	Probably altitude-sickness.Exhaustion
2	PASANG KIKULI	NEP	31.	07.	1939	SE ridge, between Camp VI and VII	Disappearance
3	PASANG KITAR	NEP	31.	07.	1939	SE ridge, between Camp VI and VII	Disappearance
4	PINTSO	NEP	31.	07.	1939	SE ridge, between Camp VI and VII	Disappearance
5	GILKEY	USA	10.	08.	1953	SE ridge, near Camp VII	Avalanche
6	PUCHOZ	ITA	21.	06.	1954	SE ridge, Camp II	Pneumonia
7	ESTCOURT	UK	12.	06.	1978	W ridge, near Camp II	Avalanche
8	KAZIM	PAK	09.	06.	1979	SE ridge, Savoia glacier	Fall into crevasse
9	KHAN	PAK	19.	08.	1979	SSW ridge, between Camp III and IV	Stroke
10	KRÜGER-SYROKOMSKA	POL	30	07.	1982	SE ridge, Camp II	Stroke
11	YANAGISAWA	JAP	15.	08.	1982	N ridge, during descent	Fall
12	LACROIX	F	07.	07.	1985	SE ridge, during descent	Disappearance
13	PENNINGTON	USA	21.	06.	1986	SSW ridge	Avalanche
14	SMOLICH	USA	21.	06.	1986	SSW ridge	Avalanche
15	BARRARD	F	24	06	1986	SE ridge, during descent	Fall
16	BARRARD	F	24	06.	1986	SE ridge, during descent	Disappearance
17	PIOTROWSKI	POL	10.	07.	1986	S face, during descent	Fall
18	CASAROTTO	ITA	16.	07.	1986	SSW ridge	Fall into crevasse

19	WRÓŻ	POL	03.	08.	1986	SSW ridge, during descent	Fall
20	ALI	PAK	04.	08.	1986	SE ridge, near Camp I	Hit by rockfall
21	TULLIS	UK	07.	08.	1986	SE ridge, Camp IV	Probably altitude-sickness,Exhaustion
22	ROUSE	UK	10.	08.	1986	SE ridge, Camp IV	Probably altitude-sickness,Exhaustion
23	IMITZER	A	10.	08.	1986	SE ridge, below Camp IV	Probably altitude-sickness,Exhaustion
24	WIESER	A	10.	08.	1986	SE ridge, below Camp IV	Probably altitude-sickness,Exhaustion
25	MIODOWICZ-WOLF	POL	10.	08.	1986	SE ridge, between Camp II and III	Unknown
26	SUZUKI.	JAP	24.	08.	1987	SE ridge	Fall
27	BÄRNTHALER	A	28.	07.	1989	E face	Windslab Avalanche on nearby peak
28	BENÍTEZ	MEX	14.	08.	1992	SE ridge	Fall
29	KEKEC	SLO	15.	06.	1993	SE ridge, below Camp IV	Probably altitude-sickness,Exhaustion
30	CULVER	CAN	07.	07.	1993	SE ridge, during descent	Fall
31	BIDNER	S	30.	07.	1993	SE ridge, above Camp IV	Cerebral edema, Fall
32	JOSWIG	GER	30.	07.	1993	SE ridge, during descent	Fall
33	MEZGER	GER	30.	07.	1993	SE ridge, during descent	Fall
34	IBRAJIM-ZADE	UKR	10.	07.	1994	SE ridge	Fall ?
35	KHARALDIN	UKR	10.	07.	1994	SE ridge	Exhaustion ?
36	PARKHOMENKO	UKR	10.	07.	1994	SE ridge	Exhaustion ?
37	UNTCH	USA	24.	07.	1994	SSE ridge, above Camp I	Fall, broken rope
38	APELLANIZ	E	11.	08.	1994	N ridge, Camp II	Exhaustion
39	ANGLÉS	E	06.	07.	1995	SE ridge, near Base Camp	Fall
40	ESCARTÍN	E	13.	08.	1995	SSE ridge, during descent	Disappearance during storm
41	GRANT	NZ	13.	08.	1995	SE ridge, during descent	Disappearance during storm

Sr.		Ascents	Fatalities on Descent		Fatalities Total
1	complete to date	302	31	10,26	80
2	to 1989	66	9	13,64	27
3	1990-99	98	13	13,27	22
4	to 1999	164	22	13,41	49
5	1990-2010	236	22	9,32	53
6	2000-10	138	9	6,52	31

نانگا پربت 8125 میٹر Nanga Parbat

اور رائے کوٹ پیک 7070 میٹر

نانگا پربت کے نام سے مشہور یہ پہاڑ اپنی خصوصیات کی بنا پر کچھ دوسرے ناموں سے بھی جانا جاتا ہے۔ جیسے مقامی شیناز بان میں ''شل کھ دیامر'' یعنی سو چہروں والا پہاڑ، اپنی خطرناکی کی بنا پر یہ کوہ پیماؤں میں کلر ماؤنٹین (Killer Mountain) یعنی قاتل پہاڑ سے مشہور ہے۔ یہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں اتنا بڑا اور واضح نظر آتا ہے کہ اسے ننگا یعنی نانگا پربت کہا جاتا ہے جس کا مطلب عریاں پہاڑ کہا جاسکتا ہے۔ جرمن کوہ پیماؤں کی وجہ سے یہ جرمن پہاڑ بھی کہلاتا ہے۔

بلندی:

اس کی بلندی 8125 میٹر ہے۔ یہ دنیا کی نویں اونچی اور پاکستان کی دوسری اونچی چوٹی ہے۔

حدودِ اربعہ:

کوہ ہمالیہ کے مرکز سے دور مغربی ہمالیہ کے آخری کونے میں واقع نانگا پربت پہاڑ پاکستان کے ضلع دیامر میں ہے۔ اس کا طول بلد 35.14 اور عرض بلد 74.35 ہے۔

دریافت وابتدائی مہمات:

نانگا پربت کوئی واحد چوٹی نہیں ہے بلکہ بلند ہوتی پے در پے پہاڑیوں اور عمومی چٹانوں پر مشتمل ایک دیوہیکل تودہ ہے۔ نانگا پربت دنیا کے کسی بھی دوسرے پہاڑ کی نسبت انسانوں کے لئے زیادہ بے رحم اور خطرناک ہے۔ یہ دنیا کا وہ واحد پہاڑ ہے جو پہلی بار سر ہونے سے پہلے ہی سب سے زیادہ کوہ پیماؤں کی جان لے

چکا ہے اور دنیا بھر میں قاتل پہاڑ کے نام سے مشہور اور کوہ پیماؤں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ تاریخ دان اس خطے کا پہلا ذکر 1840-41ء میں کرتے ہیں جب سیلاب کی شکل میں خوفناک تباہی آئی۔ نانگا پربت کے دامن سے ایک پوری پہاڑی کا حصہ ٹوٹ کر دریائے سندھ میں جا گرا اور دریا کے پانی کو روک کر ایک عظیم بند باندھ دیا۔ چھ ماہ تک پانی کے رُکے رہنے سے 45 کلومیٹر لمبی جھیل بن گئی جو کہ پچھلی طرف گلگت شہر کے قریب تک آ گئی۔ پھر اچانک یہ بند ٹوٹ گیا اور دریائے سندھ میں نیچے 400 کلومیٹر تک ایک دن کے لئے پانی کی سطح 90 میٹر تک بلند ہو گئی۔ درجنوں دیہات صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔

نانگا پربت پر کوہ پیمائی کی تاریخ 1895ء سے شروع ہوتی ہے جب تین رکنی برطانوی مہم الفریڈ ممری (Alfred Mumery) کی قیادت میں اس پہاڑ کو سر کرنے کے لئے آئی۔ پارٹی کے باقی ممبران میں ہسٹنگس اور کولی بھی تھے جبکہ مدد کے لئے دو نیپالی گورکھا بھی مہم کے ہمراہ تھے۔ نانگا پربت کو جنوبی راستے سے سر کرنا شروع کیا گیا۔ تھوڑی بلندی کے بعد سیدھی چڑھائیاں شروع ہو گئیں اور راستہ ناقابل عبور ہو گیا اور اس راستے کو بند پا کر ٹیم واپس آ گئی۔ دوبارہ سے پہاڑ کو مشرقی اور شمالی سمت سے سر کرنے کی کوشش شروع کی۔ ہسٹنگس نے ایک طرف سے اور الفریڈ ممری نے دوسری طرف سے چڑھائی شروع کی۔ الفریڈ ممری کامیابی سے راستہ بناتا ہوا اوپر جا رہا تھا کہ ایک برفانی طوفان میں پھنس کر ایوالانچ میں گم ہو گیا۔ دوسری پارٹی نے ساتھی ممبر کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی مگر کوئی نشان نہ مل سکا۔ الفریڈ ممری اور ساتھی پورٹرز کی جان نانگا پربت پر انسانی جانوں کا پہلا شکار ثابت ہوا۔

ممری اور ساتھیوں کی موت کے بعد تقریباً 37 سال تک کسی نے بھی نانگا پربت پر چڑھائی کی کوشش نہ کی پھر 1930ء کی دہائی میں یکے بعد دیگرے مہمات نے دوبارہ نانگا پربت پر قسمت آزمائی شروع کر دی۔

1932ء میں جرمنی اور امریکی کوہ پیماؤں پر مشتمل ایک سات رکنی ٹیم نانگا پربت پر قسمت آزمائی کے لئے آئی۔ اس مہم کا سربراہ مشہور کوہ پیما ولی مرکل (Willy Merkl) تھا۔ ٹیم نے اسی جنوبی راستے سے چڑھائی شروع کی جہاں 1895ء میں الفریڈ ممری نے جان کی بازی ہاری تھی۔ ٹیم نے کامیابی سے سات کیمپ قائم کئے۔ حتیٰ کہ 7925 میٹر کی بلندی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے مگر خراب موسم کی وجہ سے کئی دن تک مزید پیش قدمی نہ کی جا سکی اور بالآخر مہم کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ بغیر کسی جانی نقصان کے واپسی ہو گئی جبکہ ایک کوہ پیما ویسنر (Wiessner) کسی برفانی کھائی میں گر گیا مگر خوش قسمتی سے واپس بچا لیا گیا۔ یہاں تک کہ معاملہ خیریت سے گزر گیا مگر وطن واپس جاتے ہوئے مصر کے قریب ایک حادثے میں امریکی کوہ پیما رینڈ ہیرن ہلاک ہو گیا جبکہ ایک اور کتاب کے مطابق مہم کے دوران ہی ایک مقامی پورٹر ہلاک ہو گیا تھا اور دوسرا واپسی کے راستے میں ہوا۔ غرض دونوں حوالوں سے نانگا پربت کے کھاتے میں اور اضافہ ہو گیا۔

1934ء میں ولی مرکل ایک بار پھر پلٹ کر آیا مگر اس بار اس کے ساتھ امریکی کی بجائے برطانوی کوہ پیما تھے اور ساتھ میں کچھ ماہر ارضیات بھی۔ آٹھ بندوں کی اس مہم کی مدد کے لئے نیپالی شرپا بھی شامل تھے۔ مہم کے شروع میں ہی الفریڈ ڈریکسل گردوں میں پانی کی بیماری سے مر گیا۔ ابتدائی صدمہ کے بعد ٹیم نے اپنے حوصلوں کو دوبارہ بحال کیا اور ایک نئے جذبے سے چڑھائی شروع کر دی۔ چوٹی سے صرف 275 میٹر نیچے تقریباً 7850 میٹر کی بلندی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور قریب تھا کہ اسی دن نانگا پربت کو سر کر لیا جاتا مگر آناً فاناً موسم خراب ہو گیا اور برفانی طوفان شروع ہو گیا۔ تقریباً ایک ہفتے کے بعد جب یہ طوفان تھما تو سوائے دو کوہ پیماؤں Schneider اور Aschenbroanner کے باقی تمام ممبران بمعہ نیپالی شرپاؤں کے جان کی بازی ہار چکے تھے۔ مہم کا سربراہ خود ولی مرکل بھی نانگا پربت کی آغوش میں گم ہو گیا۔ اس وقت تک کسی بھی پہاڑ پر پیش آنے والا یہ سب سے زیادہ جان لیوا حادثہ تھا۔ جس نے نانگا پربت کے قاتل پہاڑ کہلائے جانے کے دعویٰ کو سچ ثابت کر دیا۔ اس خوفناک مہم کو ایک جرمن کتاب میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جسے بعد میں انگریزی میں نانگا پربت ایڈونچر (Nanga Parbat Adventure) کے نام سے ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

1937ء میں ایک اور جرمن مہم ڈاکٹر وین (Dr. Wien) کی سربراہی میں آئی۔ مگر ابھی ٹیم کیمپ قائم کر کے آرام کر رہی تھی کہ اوپر سے برف کا ایک بڑا تودہ گرا اور پورے کیمپ اُکھاڑ کر اپنے ساتھ لئے نیچے لڑھک گیا۔ اس حادثے میں سات جرمن کوہ پیما اور نو نیپالی شرپا جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ حادثہ ایک سال پہلے آنے والے حادثے سے بھی بڑا جان لیوا ثابت ہوا اور نانگا پربت پر مرنے والوں کا سلسلہ جاری رہا۔

1938ء میں ایک اور جرمن ٹیم نانگا پربت پر قسمت آزمائی کے لئے آئی اس ٹیم کی خاص بات یہ تھی کہ 1932ء اور 1934ء اور 1937ء کی مہمات کے تمام ممبر اس ٹیم کا حصہ تھے۔ سخت محنت کے بعد چار کیمپ قائم کئے گئے اور ابھی مزید آگے جانے کا ارادہ تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ رونما ہوا کہ تمام ٹیم کے حوصلے ٹوٹ گئے۔ 1937ء میں حادثے کا شکار ہونے والے تین کوہ پیماؤں کی لاشیں سامنے نظر آ گئیں۔ جن میں ولی مرکل اور اس کے دو نیپالی شرپا گے لے (Gay-lay) اور پنجو نوربو (Pinjunorbu) شامل تھے۔ ٹیم جو کہ پہلے ہی اپنی ابتدائی مہمات میں حادثے دیکھ چکی تھی اس افسوسناک اتفاق کی تاب نہ لا سکی اور ہمت ہار گئی۔ مہم ختم کر دی گئی۔ یہ پہلی مہم تھی جو نانگا پربت پر کوئی جانی نقصان کروائے بغیر واپس آ گئی مگر ان کے ساتھ پرانی مہم میں جان گنوانے والوں کی باقیات تھیں۔ سال 1939ء میں ایک بار پھر جرمن مہم آئی اس بار کوہ پیمائی کے لئے دیامیر کا راستہ چنا گیا۔ ٹیم ابھی 4600 میٹر کی بلندی تک ہی پہنچ پائی تھی کہ مزید اوپر جانے کا راستہ نہ مل سکا، بہت تلاش اور کوشش کے بعد مہم ناکام واپس لوٹ آئی۔ جنگ عظیم دوئم کے شروع ہو جانے کے باعث ٹیم کے لئے واپس جرمنی جانا مشکل ہو گیا اور ایک ممبر Aufschnaiter نیپال کی طرف چلا گیا اور اپنی باقی ساری زندگی وہیں گزار دی جبکہ

ایک ممبر Harrer تبت کی طرف جا نکلا اور اس کے دارالحکومت لہاسہ میں سات سال گزار دیئے۔ Harrer نے اپنے ان سات سالوں کے تجربات پر مشتمل ایک مشہور کتاب "Seven Years in Tibet" لکھی جس پر بعد میں اس نے فلم بھی بنائی۔

جنگ عظیم دوئم کا آغاز ہو گیا اور کوہ پیما دوسری چوٹیوں کی طرح نانگا پربت کو بھی بھول گئے۔ گیارہ سال تک بند رہنے والا یہ سلسلہ دوبارہ 1950ء میں شروع ہوا مگر اس وقت تک بہت ساری تبدیلیاں رونما ہو چکی تھیں جس میں سب سے اہم یہ کہ اب نانگا پربت پاکستان کا حصہ تھی اور کسی بھی چوٹی کو سر کرنے سے پہلے حکومت پاکستان کی اجازت ضروری تھی۔

1950ء میں تین انگریز آفیسروں مارش، گریس اور تھورنلی نے شمالی پاکستان اور ترکستان کے سرحدی علاقوں کی سیاحت کا پروگرام بنایا۔ ان کے ہمراہ چار نیپالی شرپا تھے ان میں سے ایک تنزنگ نارگے بھی تھا جس نے بعد میں سر اینڈ منڈ ہلیری کے ساتھ مل کر ماؤنٹ ایورسٹ کو بھی سر کیا تھا۔ گلگت تک ہوائی جہاز کی سروس بھی شروع ہو چکی تھی اور ہفتوں کا سفر اب چند گھنٹوں میں ممکن ہو چکا تھا۔ سرحدی علاقوں سے جلدی واپسی پر قراقرم کی طرف جانے کا ارادہ بنا مگر پھر نانگا پربت پر کوہ پیمائی کی کوشش کرنے کا پلان بنایا گیا۔ باقاعدہ کوہ پیمائی کے لئے حکومت پاکستان سے اجازت نامہ درکار تھا جو نہ ہونے کے سبب صرف پہاڑ کے دامن تک جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ کوہ پیمائی کا مناسب سامان بھی ہمراہ نہ تھا۔ چوٹی کی خوفناک تاریخ، پارٹی کا مختصر ہونا، سامان کا نہ ہونا، اجازت نامہ کا نہ ہونا، سب حالات مہم کے خلاف تھے۔ اس لئے صرف کچھ سائنسی مشاہدوں تک پارٹی کو محدود کر دیا گیا۔ نومبر کا مہینہ تھا سردی اور برف باری کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا تھا۔ آہستہ آہستہ اب 6000 میٹر کی بلندی کے قریب ہی پہنچے تھے کہ برفانی طوفان نے آلیا۔ وہ کوہ پیما اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، حکومت پاکستان نے اپنی پوری کوشش کی مگر وہ دونوں نہ مل سکے یوں یہ مہم بھی دو جانیں گنوانے کے بعد نانگا پربت سے نامراد واپس ہوئی۔ اب تک نانگا پربت پر 32 آدمی اپنی جان گنوا چکے تھے اور چوٹی ابھی تک ناقابل تسخیر تھی اور یہ تعداد کسی بھی دوسرے پہاڑ کی نسبت اس پر چڑھنے کی کوشش کرنے والوں کے تناسب سے سب سے زیادہ تھی۔

تین سال کے وقفے کے بعد 1953ء میں جرمنی اور آسٹرین مہم جو ایک مشترکہ مہم میں نانگا پربت پر آئے۔ اس بار نیپالی شرپا ساتھ لانے کی اجازت نہ مل سکی اور ٹیم کو ہنزہ سے مددگار لینے پڑے۔ جن میں میر مہدی بھی شامل تھا۔ 1934ء کی مہم میں مرنے والے ولی مرکل کا سوتیلا بھائی ہرلگ کوفر مہم کا سربراہ تھا۔ ٹیم نے کامیابی سے پانچوں کیمپ 6900 میٹر کی بلندی پر قائم کیا اور بہت جلد چھٹا کیمپ لگانے میں کامیاب ہو گئی۔ چھٹے کیمپ تک پہنچنے میں صرف دو کوہ پیما کامیاب ہو پائے تھے۔ اسی رات 2:30 AM پر ہرمن بوہل نے آخری کوشش میں اپنا سفر شروع کیا۔ ساتھی کوہ پیما کامپٹر نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ ہرمن بوہل اکیلا نکل پڑا۔ آہستہ

آہستہ مگر مستقل مزاجی سے چلتا ہوا بالآخر 17 گھنٹے کی نان سٹاپ محنت کے بعد شام 7 بجے چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوگیا۔ واپسی کا سفر شروع ہوا اور جب ہرمن بوہل اپنا یہ 42 گھنٹے کا تاریخی سفر طے کر کے نیچے پہنچے تو باقی ساتھی اس کی جان سے مایوس ہوکر اس کی تلاش میں نکلنے کی تیاری کر رہے تھے۔

نانگا پربت اپنی پہلی شکست تسلیم کر چکی تھی انسانی قدم چوٹی پر جا لگے مگر بہت ساری جانیں تاریخ میں ضائع ہو چکی تھیں، جرمنوں نے جانیں دے کر ہمت نہ ہارنے کا سبق سنبھال رکھا اور اپنی مستقل مزاجی سے تاریخ میں امر ہو گئے۔

نانگا پربت اور قاتل پہاڑ، اپنی بلندیوں اور وسعتوں میں تنہا کھڑا یہ اس قدر معصوم دکھائی دے رہا ہوتا ہے کہ دونوں نام اس پر موزوں بیٹھتے نظر نہیں آتے۔

مشہور محقق سر فرانسس ینگ ہسبینڈ کا کہنا ہے:

> "یہ پاکیزگی شکوہ اور سکون کی علامت نظر آتا ہے۔ اپنی تمام تر نزاکت اور لطافت کے ساتھ یہ اس دنیا کا حصہ معلوم نہیں ہوتا بلکہ کسی موہوم آسمانی دنیا کی مخلوق نظر آتا ہے۔ یہ ایک ایسا نظارہ ہے جو اپنے اندر تمام خوشیوں کو سموئے ہوئے اس کا حسین نظارہ کرنے والے کے وجود کے اندر اُتر جاتا ہے اور اس کے اندر پاکیزگی اور محبت کے موتی پھوٹتے ہیں۔ غروب آفتاب کے وقت یہ گلابی روشنیوں کے سمندر سے اُبھرا ہوا موتیوں کا جزیرہ نظر آتا ہے لیکن ان کوہ پیماؤں کے لئے جو اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالنے آتے ہیں۔ موت کا پہاڑ ہے اور وہ لوگ جو اس کے دامن میں اس کی برہنہ سنگلاخ عمودی چٹانوں کے سائے میں رہتے ہیں۔ انہیں شاید ہی اس کی برف سے ڈھکی ہوئی نرم و ملائم بلندیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ ان کے لئے یقیناً یہ نانگا پربت یعنی ننگا پہاڑ ہی ہے۔"

نانگا پربت کا مغربی پہلو 8000 میٹر کی بلندی سے دریائے سندھ کی سطح یعنی 2000 میٹر تک صرف 20 کلو میٹر میں ہی پہنچ جاتا ہے یہاں پہاڑوں میں دریا نے اس قدر گہری کھائیاں کھود رکھی ہیں کہ دن میں صرف چند گھنٹوں کے لئے دھوپ پہنچ پاتی ہے۔ یہ عظیم بلندیوں اور غاروں جیسی پستیوں کا علاقہ ہے۔

نانگاپربت رائے کوٹ 7070 میٹر

Raikot Peak

تعارف اور بلندی:

رائے کوٹ پیک کی بلندی 7070 میٹر ہے۔ یہ ہمالیہ میں نانگاپربت کے ساتھ واقع ہے۔ اس کا طول بلد 35.16 اور عرض بلد 74.38 ہے۔ رائے کوٹ کو تاریخ میں سب سے پہلے جرمنی کے P. Aschenbrenner اور H. Kunigk نے 1932ء میں سر کیا تھا۔

رائے کوٹ پیک اصل میں رائے کوٹ ٹو ہے۔ ماہرین جیالوجی اسے نانگاپربت کا ہی ایک حصہ گردانتے ہیں اور رائے کوٹ کی اصل چوٹی کو نانگاپربت ایسٹ ون یا رائے کوٹ ون کہتے ہیں۔ یہ سب چوٹیاں نانگاپربت کا تسلسل ہیں۔ نانگاپربت کی ایک ہی چوٹی کو مانا جاتا ہے جب کہ اس کی بہت ساری بلندیاں ہیں جو نانگاپربت، سلور کریگ (Silver Crags) اور رائے کوٹ کے نام سے مشہور ہیں۔

نانگاپربت کی مین چوٹی 8125 میٹر کے علاوہ سات اور بلندیاں بھی ہیں جو اپنا علیحدہ نام اور طول بلد اور عرض بلد رکھتی ہیں۔ نانگاپربت نارتھ ویسٹ ون جس کی بلندی 8108 میٹر ہے طول بلد 35.14 اور عرض بلد 74.35 ہے۔ اسے 1962ء میں جرمن ٹیم نے دیامیر فیس سے سر کیا تھا۔ کچھ نقشوں میں اس کا ذکر نہیں ہے جب کہ بہت سارے نقشے اسے ہمیشہ علیحدہ چوٹی ظاہر کرتے ہیں۔ اگر اسے علیحدہ مانا جائے تو پھر یہ پاکستان کی ساتویں 8000 میٹر والی چوٹی ہوگی۔ براڈ پیک کی بھی دو چوٹیاں ہیں۔ کچھ سال پہلے جرمنی میں کوہ پیائی کی ایک کانفرنس میں یہ مسئلہ زیر بحث رہا جس میں پاکستان الپائن کلب کی طرف سے کرار حیدری بھی شامل تھے۔ اس میں چند مزید چوٹیوں کو 8000 میٹر کا درجہ دینے پر بات چیت ہوئی۔ جس میں پاکستان سے نانگاپربت اور براڈ پیک کی دو دو چوٹیاں شامل تھیں۔ لیکن یہ بحث کسی نتیجے کے بغیر ختم ہوگئی تھی۔

تیسری چوٹی نانگا پربت لوئر (Lower) ہے جس کی بلندی 7925 میٹر طول بلد 35.13 اور عرض بلد 74.35 ہے۔

چوتھی چوٹی نانگا پربت نارتھ ایسٹ 7910 میٹر ہے۔ طول بلد 35.13 اور عرض بلد 74.35 ہے۔ یورپ کے کچھ نقشوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ اسے چیک ٹیم نے 1971ء میں سر کیا تھا۔

پانچویں چوٹی نانگا پربت لعل یا نارتھ ویسٹ ٹو ہے جس کی بلندی 7816 میٹر اور طول بلد 35.15 اور عرض بلد 74.35 ہے۔ کچھ نقشوں میں یہ نانگا پربت نارتھ اور نانگا پربت ٹو بھی ہے۔

چھٹی چوٹی نانگا پربت نارتھ 7809 میٹر ہے اور شاید یہ پانچویں چوٹی ہی ہے۔

ساتویں چوٹی نانگا پربت ایسٹ 7562 میٹر طول بلد 35.16 اور عرض بلد 74.37 ہے۔

آٹھویں چوٹی نانگا پربت ایسٹ ون 7510 میٹر طول بلد 35.15 اور عرض بلد 74.37 ہے۔ یہ نانگا پربت ایسٹ کے بالکل ساتھ ہے اور ہوسکتا ہے یہ دونوں ایک ہی چوٹی ہوں۔

نانگا پربت نارتھ کے ساتھ ایک اور چوٹی 7745 میٹر کی ہے جس کا کوئی نام نہیں ہے۔

ان چوٹیوں کے علاوہ نانگا پربت پر دو سلور کریگ (Silver Crags) بھی ہیں۔ سلور کریگ ون 7595 میٹر طول بلد 35.16 اور عرض بلد 74.37 ہے۔ کچھ جاپانی نقشوں میں اس کا ذکر 7562 میٹر بلندی کے ساتھ نانگا پربت ایسٹ کے ساتھ آیا ہے۔ لیکن ماہرین کے مطابق بہتر ہے اگر اسے سلور کریگ نارتھ ویسٹ کہا جائے۔ سلور کریگ ٹو 7530 میٹر طول بلد 35.15 اور عرض بلد 74.37 ہے۔ کچھ نقشوں میں اسے سلور کریگ ساؤتھ، سلور کریگ ساؤتھ ایسٹ اور سلور کریگ نارتھ ایسٹ ون کہا گیا ہے جب کہ کچھ نے اسے 7510 میٹر والی نامعلوم چوٹی گردانا ہے۔

I	A	NAME	First Names	NATION	D	M	Y	ROUTE	EXP.	LEADER
1	1	BUHL	Hermann	A	03.	07.	1953	Rakhiot Flank	Ger	Karl Maria Herrligkoffer
2	2	KINSHOFER	Toni	Ger	22.	06.	1962	Diamir Face	Ger	Karl Maria Herrligkoffer
3	3	LÖW	Siegfried	Ger	22.	06.	1962	Diamir Face	Ger	Karl Maria Herrligkoffer
4	4	MANNHARDT	Andreas	Ger	22.	06.	1962	Diamir Face	Ger	Karl Maria Herrligkoffer
5	5	MESSNER	Günther	It	27.	06.	1970	Rupal Face direct	Ger	Karl Maria Herrligkoffer
6	6	MESSNER	Reinhold	It	27.	06.	1970	Rupal Face direct	Ger	Karl Maria Herrligkoffer
7	7	KUEN	Felix	A	28.	06.	1970	Rupal Face direct	Ger	Karl Maria Herrligkoffer
8	8	SCHOLZ	Peter	Ger	28.	06.	1970	Rupal Face direct	Ger	Karl Maria Herrligkoffer
9	9	FIALA	Ivan	Slk	11.	07.	1971	Rakhiot Flank	Slk	Ivan Gálfy
10	10	OROLIN	Michal	Slk	11.	07.	1971	Rakhiot Flank	Slk	Ivan Gálfy
11	11	GIMPEL	Siegfried	A	11.	08.	1976	Rupal Face (Schell)	A	Hanns Schell
12	12	SCHAUER	Robert	A	11.	08.	1976	Rupal Face (Schell)	A	Hanns Schell
13	13	SCHELL	Hanns	A	11.	08.	1976	Rupal Face (Schell)	A	Hanns Schell
14	14	STURM	Hilmar	A	11.	08.	1976	Rupal Face (Schell)	A	Hanns Schell
	15	MESSNER	Reinhold	It	09.	08.	1978	Diamir Face direct	It	Reinhold Messner
15	16	BAUER	Wilhelm	A	23.	08.	1978	Kinshofer (variant 1)	A	Rudolf Wurzer
16	17	STREIF	Reinhard	A	23.	08.	1978	Kinshofer (variant 1)	A	Rudolf Wurzer
17	18	WURZER	Rudolf	A	23.	08.	1978	Kinshofer (variant 1)	A	Rudolf Wurzer
18	19	IMITZER	Alfred	A	28.	08.	1978	Kinshofer (variant 1)	A	Rudolf Wurzer
19	20	INDRICH	Alois	A	28.	08.	1978	Kinshofer (variant 1)	A	Rudolf Wurzer
20	21	NAAR	Ronald	NL	05.	08.	1981	Schell (variant 1)	NL	Ronald Naar
21	22	FASSI	Alessandro	It	19.	08.	1981	Kinshofer (variant 2)	It	Augusto Zanotti
22	23	ROTA	Luigi	It	19.	08.	1981	Kinshofer (variant 2)	It	Augusto Zanotti
23	24	SCANABESSI	Gianbattista	It	19.	08.	1981	Kinshofer (variant 2)	It	Augusto Zanotti

24	25	JOOS	Norbert	CH	10.	06.	1982	Kinshofer (variant 1)	CH	Stefan Wörner
25	26	LORETAN	Erhard	CH	10.	06.	1982	Kinshofer (variant 1)	CH	Stefan Wörner
26	27	ENGL	Hans	Ger	14.	07.	1982	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Pierre Mazeaud (F)
27	28	KOBLMÜLLER	Eduard	A	17.	07.	1983	Rupal Face (Schell)	A	Walter Göttinger
28	29	NAKANISHI	Norio	Jp	31.	07.	1983	Kinshofer (variant 1)	Jp	Shigeyoshi Kido
29	30	TANIGUCHI	Mamoru	Jp	31.	07.	1983	Kinshofer (variant 1)	Jp	Shigeyoshi Kido
30	31	DE PABLO	Enrique (Kike)	E	05.	08.	1983	Kinshofer (variant 1)	E	José Luis Zuloaga
31	32	ZULOAGA	José Luis	E	05.	08.	1983	Kinshofer (variant 1)	E	José Luis Zuloaga
32	33	RUEDI	Marcel	CH	03.	06.	1984	Kinshofer (variant 3)	CH	Fredi Graf
33	34	BARRARD	Liliane	F	27.	06.	1984	Kinshofer (variant 4)	F	Maurice Barrard
34	35	BARRARD	Maurice	F	27.	06.	1984	Kinshofer (variant 4)	F	Maurice Barrard
35	36	CADIACH	Oscar	E	07.	08.	1984	Schell (variant 2)	E	Jordi Magriñà
36	37	MAGRIÑÀ	Jordi	E	07.	08.	1984	Schell (variant 2)	E	Jordi Magriñà
37	38	HANADA	Hiroshi	Jp	08.	07.	1985	Kinshofer (variant 1)	Jp	Mitsuo Uematsu
38	39	KIKUCHI	Mamoru	Jp	08.	07.	1985	Kinshofer (variant 1)	Jp	Mitsuo Uematsu
39	40	DE LA FERRIÉRE	Laurence	F	08.	07.	1985	Kinshofer (variant 1)	F	Bernard Muller
40	41	MULLER	Bernard	F	08.	07.	1985	Kinshofer (variant 1)	F	Bernard Muller
41	42	DACHER	Michael	Ger	12.	07.	1985	Kinshofer (variant 1)	Ger/A	Peter Habeler
42	43	HABELER	Peter	A	12.	07.	1985	Kinshofer (variant 1)	Ger/A	Peter Habeler
43	44	KUKUCZKA	Jerzy	Pl	13.	07.	1985	Rupal Face SE Pillar	Pl	Pawel Mularz
44	45	HEINRICH	Zygmunt Andrzej	Pl	13.	07.	1985	Rupal Face SE Pillar	Pl	Pawel Mularz
45	46	LOBODZIŃSKI	Slawomir	USA	13.	07.	1985	Rupal Face SE Pillar	[illegible]	Pawel Mularz
46	47	CARSOLIO	Carlos	Mex	13.	07	1985	Rupal Face SE Pillar	Pl	Pawel Mularz
47	48	CZERWIŃSKA	Anna	Pl	15.	07.	1985	Kinshofer (variant 1)	Pl	Dobroslawa Wolf (f)
48	49	PALMOWSKA	Krystyna	Pl	15.	07.	1985	Kinshofer (variant 1)	Pl	Dobroslawa Wolf (f)
49	50	RUTKIEWICZ	Wanda	Pl	15.	07.	1985	Kinshofer (variant 1)	Pl	Dobroslawa Wolf (f)
50	51	DE STEFANI	Fausto	It	15.	08.	1986	Kinshofer (variant 1)	It	Almo Giambisi
51	52	MARTINI	Sergio	It	15.	08.	1986	Kinshofer (variant 1)	It	Almo Giambisi
52	53	GARCÍA	Moisés	E	15.	08.	1986	Kinshofer (variant 1)	E	Miguel Gomez
53	54	GÓMEZ	Miguel	E	15.	08.	1986	Kinshofer (variant 1)	E	Miguel Gómez
54	55	VIDAURRE	Rafael	E	15.	08.	1986	Kinshofer (variant 1)	E	Miguel Gómez

55	56	LANTERS	Hans	NL	16.	08.	1986	Kinshofer (variant 1)	NL/Bel/Lux	Jan Vanhees (Bel)
56	57	VANHEES	Jan	Bel	16.	08.	1986	Kinshofer (variant 1)	NL/Bel/Lux	Jan Vanhees (Bel)
57	58	VIVIJS	Lutgaarde	Bel	16.	08.	1986	Kinshofer (variant 1)	NL/Bel/Lux	Jan Vanhees (Bel)
58	59	CALCAGNO	Giovanni	It	05.	07.	1987	Kinshofer (variant 1)	It	Agostino Da Polenza
59	60	DOROTEI	Soro	It	05.	07.	1987	Kinshofer (variant 1)	It	Agostino Da Polenza
60	61	VIDONI	Tullio	It	05.	07.	1987	Kinshofer (variant 1)	It	Agostino Da Polenza
61	62	CHAMOUX	Benoît	F	05.	07.	1987	Kinshofer (variant 1)	It	Agostino Da Polenza
62	63	ÁLVAREZ	Ferran	E	09.	08.	1987	Kinshofer (variant 1)	E	Santiago Arribas
63	64	EXPÓSITO	Pedro	E	09.	08.	1987	Kinshofer (variant 1)	E	Santiago Arribas
64	65	HERNÁNDEZ	Domingo	E	09.	08.	1987	Kinshofer (variant 1)	E	Santiago Arribas
65	66	MARTÍNEZ	Joan	E	09.	08.	1987	Kinshofer (variant 1)	E	Santiago Arribas
66	67	MATSUI	Kimiharu	Jp	19.	08.	1987	Diamir Face	Jp	Tadakiyo Sakahara
67	68	OKABAYASHI	Ryoichi	Jp	19.	08.	1987	Diamir Face	Jp	Tadakiyo Sakahara
68	69	ENDO	Haruyuki	Jp	13.	07.	1988	Kinshofer (variant 1)	Jp	Haruyuki Endo
69	70	ENDO	Yuka	Jp	13.	07.	1988	Kinshofer (variant 1)	Jp	Haruyuki Endo
70	71	HUPFAUER	Siegfried	Ger	29.	07.	1988	Kinshofer (variant 1)	Ger	Ekke Gundelach
71	72	MÜGGE	Thomas	Ger	29.	07.	1988	Kinshofer (variant 1)	Ger	Ekke Gundelach
72	73	GASSLER	Oswald	A	09.	08.	1988	Kinshofer (variant 1)	A	Heinrich Koch
73	74	GUNDELACH	Ekkert	Ger	13.	07.	1989	Kinshofer (variant 1)	Ger/Pak	Ekke Gundelach/M. Sher Khan
74	75	SHER KHAN	Mohammad	Pak	13.	07.	1989	Kinshofer (variant 1)	Ger/Pak	Ekke Gundelach/M. Sher Khan
75	76	ATTA-UL-HAQ	Mirza Mohammad	Pak	13.	07.	1989	Kinshofer (variant 1)	Ger/Pak	Ekke Gundelach/M. Sher Khan
76	77	ULLAH	Mohammad	Pak	13.	07.	1989	Kinshofer (variant 1)	Ger/Pak	Ekke Gundelach/M. Sher Khan
77	78	SHAH	Rajab	Pak	13.	07.	1989	Kinshofer (variant 1)	Ger/Pak	Ekke Gundelach/M. Sher Khan
78	79	KAMMERLANDER	Hans	It	01.	07.	1990	Kinshofer (variant 1)	CH	Diego Wellig
79	80	PORTILLA	Ramón	E	25.	07.	1990	Kinshofer (variant 1)	E	José María González
80	81	SATO	Masanori	Jp	25.	07.	1990	Kinshofer (variant 1)	Jp	Taeko Nagao (f)
81	82	FRANTAR	Marija	Slo	31.	07.	1990	Rupal Face (Schell)	Slo	Tone Golnar
82	83	ROZMAN	Joze	Slo	31.	07.	1990	Rupal Face (Schell)	Slo	Tone Golnar
83	84	NICOLAS	Pedro	E	11.	08.	1990	Kinshofer (variant 1)	E	Carlos Soria
84	85	SORIA	Carlos	E	11.	08.	1990	Kinshofer (variant 1)	E	Carlos Soria
85	86	FREDBORG	Andreas	Nor	11.	08.	1990	Kinshofer (variant 1)	Nor	Andreas Fredborg

86	87	JOSWIG	Reinmar	Ger	12.	08.	1990	Rupal Face (Schell)	Ger	Reinmar Joswig
87	88	MEZGER	Peter	Ger	12.	08.	1990	Rupal Face (Schell)	Ger	Reinmar Joswig
88	89	TODAKA	Masafumi	Jp	18.	08.	1990	Rupal Face (Schell)	Jp	Tadakiyo Sakahara
89	90	MEAR	Roger	UK	21.	07.	1991	Kinshofer (variant 1)	UK	Roger Mear
90	91	WALSH	David	UK	21.	07.	1991	Kinshofer (variant 1)	UK	Roger Mear
91	92	KIM	Hyung-Ju	SK	29.	06	1992	Kinshofer (variant 1)	SK	Park Chan-Gi
92	93	PARK	Hee-Taek	SK	29.	06.	1992	Kinshofer (variant 1)	SK	Cho Hyung-Gyu
93	94	SONG	Jea-Deuk	SK	29.	06	1992	Kinshofer (variant 1)	SK	Cho Hyung-Gyu
94	95	NEZERKA	Josef	Cz	04.	07.	1992	Kinshofer (variant 1)	Cz	Josef Rakoncaj
95	96	RAKONCAJ	Josef	Cz	04.	07.	1992	Kinshofer (variant 1)	Cz	Josef Rakoncaj
96	97	HÄUTER	Christoph	CH	08	07.	1992	Kinshofer (variant 1)	CH	Martin Fischer
97	98	ABREGO	Mari	E	12.	07.	1992	Kinshofer (variant 1)	E	Miguel Ruiz de Apodaka
98	99	APELLANIZ	Juan Ignacio	E	12.	07.	1992	Kinshofer (variant 1)	E	Miguel Ruiz de Apodaka
99	100	OIARZABAL	Juan Eusebio	E	12.	07.	1992	Kinshofer (variant 1)	E	Miguel Ruiz de Apodaka
100	101	RUIZ de APODAKA	Mikel	E	12.	07.	1992	Kinshofer (variant 1)	E	Miguel Ruiz de Apodaka
101	102	GOZDZIK	Jozef	Pl	12.	07.	1992	Kinshofer (variant 1)	Pl	Piotr Pustelnik
102	103	PUSTELNIK	Piotr	Pl	12.	07.	1992	Kinshofer (variant 1)	Pl	Piotr Pustelnik
103	104	BARRENETXEA	Pablo	E	07.	07.	1993	Kinshofer (variant 1)	E	Pablo Barrenetxea
104	105	CLAVEL	José Luis	E	07.	07.	1993	Kinshofer (variant 1)	E	Pablo Barrenetxea
105	106	ESTIÚ	Ramón	E	30.	07.	1993	Kinshofer (variant 1)	E	Joaquim Bover
106	107	PERMANYÉ	Josep	E	30.	07.	1993	Kinshofer (variant 1)	E	Joaquim Bover
107	108	MOCHIZUKI	Yasuhiko	Jp	16.	08.	1993	Kinshofer (variant 1)	Jp	Tadakiyo Skahara
108	109	TONCHEV	Toncho	Bul	18.	08.	1993	Kinshofer (variant 1)	Bul	Minko Zankovski
109	110	PAWLOWSKI	Ryszard	Pl	24.	08.	1993	Kinshofer (variant 1)	Pl	Ryszard Pawłowski
110	111	STEFKO	Bogdan	Pl	24.	08.	1993	Kinshofer (variant 1)	Pl	Ryszard Pawłowski
111	112	KONEWKA	Miroslaw	Pl	28.	08.	1993	Kinshofer (variant 1)	Pl	Ryszard Pawłowski
112	113	SCHLEYPEN	Rüdiger	Ger	28.	08.	1993	Kinshofer (variant 1)	Pl	Ryszard Pawłowski
113	114	AGRAZ	José-Ramón	E	23.	06.	1994	Kinshofer (variant 1)	E	Antonio Ubieto
114	115	CASTILLÓN	Joaquín	E	23.	06.	1994	Kinshofer (variant 1)	E	Antonio Ubieto
115	116	ORTIZ	Lorenzo	E	23.	06.	1994	Kinshofer (variant 1)	E	Antonio Ubieto
116	117	ABE	Yukio	Jp	23.	07.	1995	Rakhiot Flank	Jp	Hiroshi Sakai

117	118	AKIYAMA	Takeshi	Jp	23.	07.	1995	Rakhiot Flank	Jp	Hiroshi Sakai
118	119	SAKAI	Hiroshi	Jp	23.	07.	1995	Rakhiot Flank	Jp	Hiroshi Sakai
119	120	WIELICKI	Krzysztof	Pl	01.	09.	1996	Kinshofer (variant 1)	Pl	Krzysztof Wielicki
120	121	AKBU		Chn	15.	06.	1997	Kinshofer (variant 1)	Chn/Pak	Samdrub
121	122	BIANBA ZAXI		Chn	15.	06.	1997	Kinshofer (variant 1)	Chn/Pak	Samdrub
122	123	CERING DOJE		Chn	15.	06	1997	Kinshofer (variant 1)	Chn/Pak	Samdrub
123	124	JIABU		Chn	15.	06.	1997	Kinshofer (variant 1)	Chn/Pak	Samdrub
124	125	LUOZE		Chn	15.	06.	1997	Kinshofer (variant 1)	Chn/Pak	Samdrub
125	126	RENA		Chn	15.	06.	1997	Kinshofer (variant 1)	Chn/Pak	Samdrub
126	127	BAIG	Aziz	Pak	15.	06.	1997	Kinshofer (variant 1)	Chn/Pak	Samdrub
	128	ULLAH	Mohammad	Pak	15.	06.	1997	Kinshofer (variant 1)	Chn/Pak	Samdrub
127	129	SAWADA	Minoru	Jp	07.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	Jp	Minoru Sawada
128	130	PARK	Jung-Hun	SK	07.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	SK	Yoon Kye-Joong
129	131	KIM	Kyung-Soo	SK	07.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	SK	Yoon Kye-Joong
130	132	SHIN	Sang-Man	SK	07.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	SK	Yoon Kye-Joong
131	133	KIM	Joo-Hyung	SK	09.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	SK	Park Sang-Su
132	134	MO	Sang-Hyun	SK	09.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	SK	Park Sang-Su
133	135	BUHLER	Carlos P.	USA	14.	07	1997	Kinshofer (variant 1)	USA/Rus	Carlos Buhler (USA)
134	136	DUSHARIN	Ivan	Rus	14.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	USA/Rus	Carlos Buhler (USA)
135	137	KOLISHNICHENKO	Viktor	Rus	18.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	USA/Rus	Carlos Buhler (USA)
136	138	VOLKOV	Andrei	Rus	18.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	USA/Rus	Carlos Buhler (USA)
137	139	KASHU	Shin	Jp	18.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	Jp	Masatsugu Kajiura
138	140	OTANI	Atsushi	Jp	18.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	Jp	Masatsugu Kajiura
139	141	YAMAMOTO	Hideo	Jp	18.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	Jp	Masatsugu Kajiura
140	142	HIRAOKA	Ryuseki	Jp	19.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	Jp	Minoru Sawada
141	143	ONO	Takeshi	Jp	19.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	Jp	Minoru Sawada
142	144	YANAGIHARA	Yoshio	Jp	19.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	Jp	Minoru Sawada
143	145	BRETCHA	Joaquim	E	27.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	E	Joan Colet
144	146	COLET	Joan	E	27.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	E	Joan Colet
145	147	COMERMA	Toni	E	27.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	E	Joan Colet
146	148	SALLENT	Eduard	E	27.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	E	Joan Colet

147	149	CIOROIANU	Mihai	Rom	27.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	Rom	Mihai Cio...
148	150	BERSHOV	Sergei	Ukr	31.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	Ukr	Vladimir Sviridenko
149	151	TERZEOUL	Vladislav	Ukr	31.	07.	1997	Kinshofer (variant 1)	Ukr	Vladimir Sviridenko
150	152	BENET	Romano	It	20	07.	1998	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Romano Benet (It)
151	153	MEROI	Nives	It	20.	07.	1998	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Romano Benet (It)
152	154	ALI	Rozi	Pak	21.	07	1998	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Romano Benet (It)
153	155	HINKES	Alan	UK	21.	07.	1998	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Romano Benet (It)
154	156	LOCK	Andrew	Aus	21.	07.	1998	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Romano Benet (It)
155	157	HAN	Wang-Yong	SK	21.	07.	1998	Kinshofer (variant 1)	SK	Hong Ki-Kun
156	158	KANG	Seong-Gyu	SK	21.	07.	1998	Kinshofer (variant 1)	SK	Hong Ki-Kun
157	159	PARK	Young-Seok	SK	21.	07.	1998	Kinshofer (variant 1)	SK	Hong Ki-Kun
158	160	RA	Kwang-Ju	SK	21.	07.	1998	Kinshofer (variant 1)	SK	Hong Ki-Kun
159	161	KITAMURA	Toshiyuki	Jp	06c	08.	1998	Kinshofer (variant 1)	Jp	Toshiyuki Kitamura
160	162	TANAHASHI	Yasushi	Jp	10.	08.	1998	Kinshofer (variant 1)	Jp	Hideki Omiya (†)
161	163	FRAGA	Luis	E	10.	08.	1998	Kinshofer (variant 1)	E	Luis Fraga
162	164	GORDITO	José Isidro	E	10.	08.	1998	Kinshofer (variant 1)	E	Luis Fraga
163	165	GUGGEMOS	Peter	Ger	02.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Peter Guggemos (Ger)
164	166	PORSCHE	Dieter Albin	Ger	02.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Peter Guggemos (Ger)
165	167	CHRISTENSEN	Allan	DK	02.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Peter Guggemos (Ger)
166	168	GRANLIEN	Mads	DK	02.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Peter Guggemos (Ger)
167	169	TREMOULIERE	André	F	02.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Peter Guggemos (Ger)
168	170	VINCENT	Michel	F	02.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Peter Guggemos (Ger)
169	171	COFMAN	Nicalas	USA	02.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Peter Guggemos (Ger)
170	172	HASSAN	Asad	Pak	02.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Peter Guggemos (Ger)
171	173	ANG DAWA TAMANG		Np	12.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	SK	Yoo Han-Kyu
172	174	UM	Hong-Gil	SK	12.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	SK	Yoo Han-Kyu
173	175	ERŐSS	Zsolt	Hun	18.	07.	1999	Diamir Face (variant 1)	Hun	Zsolt Erőss
174	176	KURAHASHI	Hidetoshi	Jp	27.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Jp	Kazuyoshi Kondo
175	177	MORI	Shimpei	Jp	27.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Jp	Kazuyoshi Kondo
176	178	SEINO	Yoshiki	Jp	27.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Jp	Kazuyoshi Kondo

177	179	IKEDA	Takehiko	Jp	28.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Jp	Kazuyoshi Kondo
178	180	IÑURRATEGI	Alberto	E	29.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	E	Alberto Iñurrategi
179	181	IÑURRATEGI	Félix	E	29.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	E	Alberto Iñurrategi
180	182	TAMAYO	José-Carlos	E	29.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	E	Alberto Iñurrategi
181	183	KONDO	Kazuyoshi	Jp	29.	07.	1999	Kinshofer (variant 1)	Jp	Kazuyoshi Kondo
182	184	KWON	Oh-Soo	SK	09.	07.	2000	Kinshofer (variant 1)	SK	Hong Ki-Kun
183	185	LEE	Hong-Kil	SK	09.	07.	2000	Kinshofer (variant 1)	SK	Hong Ki-Kun
184	186	LEE	Hwa-Hyeung	SK	09.	07.	2000	Kinshofer (variant 1)	SK	Hong Ki-Kun
185	187	TAKEUCHI	Hirotaka	Jp	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
186	188	MAYR	Steffen	Ger	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
187	189	ALI	Qudrat	Pak	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
188	190	EMRODIN		Pak	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
189	191	DUJMOVITS	Ralf	Ger	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
190	192	GROHS	Klaus-Dieter	Ger	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
191	193	GUSTAFSSON	Veikka	SF	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
192	194	KRAMER	Dieter	Ger	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
193	195	KOCH	Theresia	Ger	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
194	196	ZARZUELO	Eva	E	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
195	197	PAULS	Ilgvars	Lat	30.	06	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
196	198	NETZER	Hans-Joachim	Ger	30.	06	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
197	199	FUNFACK	Magnus	Ger	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	Internat.	Ralf Dujmovits (Ger)
198	200	KUNTNER	Christian	It	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	It (Focus)	Christian Kuntner
199	201	BLANC	Abele	It	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	It (Focus)	Christian Kuntner
200	202	ANDRES	Stefan	It	30.	06.	2001	Kinshofer (variant 1)	It (Focus)	Christian Kuntner
201	203	URUBKO	Denis	Kaz	17.	06	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev
202	204	ZHUMAYEV	Maksut	Kaz	17.	06.	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev
203	205	PIVTSOV	Vassili	Kaz	17.	06.	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev
204	206	CHUMAKHOV	Dmitri	Kaz	17.	06.	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev
205	207	LAVROV	Sergei	Kaz	18.	06.	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev
206	208	RASPOPOV	Aleksei	Kaz	18.	06.	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev
207	209	LITVINOV	Vassili	Kaz	18.	06.	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev

208	210	**BOGOMOLOV**	Sergei	Rus	18.	06.	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev
209	211	**OTXOA DE OLZA**	Iñaki	E	20.	06	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev
210	212	**KALTENBRUNNER**	Gerlinde	A	20.	06.	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev
211	213	**VIESTURS**	Edmund	USA	23.	06.	2003	Kinshofer (variant 1)	Kazakh	Maksut Zhumayev
212	214	**LAFAILLE**	Jean-Christophe	F	23.	06.	2003	Kinshofer (variant 5)	Kazakh	Maksut Zhumayev
213	215	**BRUGGER**	Kurt	It	05.	07	2003	Kinshofer (variant 1)	It	Renzo Corona
214	216	**CORONA**	Giampaolo	It	05.	07.	2003	Kinshofer (variant 1)	It	Renzo Corona
215	217	**RAINER**	Herbert	A	18.	06	2004	Kinshofer (variant 1)	A	Markus Kronthaler
216	218	**WÄRTHL**	Michael (Michi)	Ger	·18	06	2004	Kinshofer (variant 1)	International	Michael Wärthl (Ger)
217	219	**STÖCKL**	Franz	Ger	18.	06	2004	Kinshofer (variant 1)	International	Michael Wärthl (Ger)
218	220	**ALI**	Sarwar	Pak	18	06	2004	Kinshofer (variant 1)	International	Michael Wärthl (Ger)
219	221	**DEMJEN-LERJEN**	Michael	CH	18.	06.	2004	Kinshofer (variant 1)	International	Michael Wärthl (Ger)
220	222	**SPÖRRI**	Flurin	CH	18.	06	2004	Kinshofer (variant 1)	International	Michael Wärthl (Ger)
221	223	**LUNDELL**	Michael	S	18.	06.	2004	Kinshofer (variant 1)	International	Michael Wärthl (Ger)
222	224	**SCHAFROTH**	Michael	Ger	18.	06.	2004	Kinshofer (variant 1)	International	Michael Wärthl (Ger)
223	225	**WOLF**	Herbert	A	18.	06.	2004	Kinshofer (variant 1)	International	Michael Wärthl (Ger)
224	226	**JUNG**	Günter	Ger	30.	06.	2004	Kinshofer (variant 1)	Ger (Saxon)	Christian Walter
225	227	**WALTER**	Christian	Ger	30.	06.	2004	Kinshofer (variant 1)	Ger (Saxon)	Christian Walter
226	228	**WALTER**	Markus	Ger	30.	06.	2004	Kinshofer (variant 1)	Ger (Saxon)	Christian Walter
227	229	**STINGL**	Jörg	Ger	30.	06.	2004	Kinshofer (variant 1)	Ger (Saxon)	Christian Walter
228	230	**GILLIOZ**	Laurent	CH	27.	06.	2005	Kinshofer (variant 1)	Swiss	André Georges
229	231	**RAZA**	Ali	Pak	27.	06.	2005	Kinshofer (variant 1)	Swiss	André Georges
230	232	**JAROŠ**	Radek	Cz	28.	06.	2005	Kinshofer (variant 1)	Czech	Pavel Matoušek
231	233	**KIM**	Chang-Ho	SK	14.	07.	2005	Rupal Face (variant)	South Korean	Lee Sung-Won
232	234	**LEE**	Hyun-Jo	SK	14.	07.	2005	Rupal Face (variant)	South Korea	Lee Sung-Won
233	235	**BOUCHET**	Gilles Sere	F	15.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish/French	Jorge Egocheaga (Spain)
234	236	**DE CHOUDENS**	Sandrine	F	15.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish/French	Jorge Egocheaga (Spain)
235	237	**EGOCHEAGA**	Jorge	E	15.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish/French	Jorge Egocheaga (Spain)
236	238	**IIZUKA**	Toshihiro	Jp	16.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Japanese	Noriyuki Kenmochi
237	239	**KENMOCHI**	Noriyuki	Jp	16.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Japanese	Noriyuki Kenmochi
238	240	**NAKAMURA**	Kazusada	Jp	16.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Japanese	Noriyuki Kenmochi

239	241	SUNAGA	Shunsuke	Jp	16.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Japanese	Noriyuki Kenmochi
240	242	TANABE	Osamu	Jp	16.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Japanese	Noriyuki Kenmochi
241	243	YOSHIDA	Hideki	Jp	16.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Japanese	Noriyuki Kenmochi
242	244	BEREZIARTUA	Jesús (Josu)	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	International	Edurne Pasaban (f. Spain)
243	245	CHAPUISAT	Marianne	CH	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	International	Edurne Pasaban (f. Spain)
244	246	HASSAN JAN		Pak	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	International	Edurne Pasaban (f. Spain)
245	247	MONDINELLI	Silvio (Gnaro)	It	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	International	Edurne Pasaban (f. Spain)
246	248	PASABAN	Edurne	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	International	Edurne Pasaban (f. Spain)
247	249	SABADELL	Esther	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	International	Edurne Pasaban (f. Spain)
248	250	VALLEJO	Iván	Ecu	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	International	Edurne Pasaban (f. Spain)
249	251	CONSTANTIN	Bernard	F	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	French	Philippe Arvis
250	252	D'AUBARÈDE	Hugues	F	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	French	Philippe Arvis
251	253	DOMBES	Georges	F	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	French	Philippe Arvis
252	254	KARIM	Mehrban	Pak	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	French	Philippe Arvis
253	255	MOHAMMAD	Qurban	Pak	20.	07	2005	Kinshofer (variant 1)	French	Philippe Arvis
254	256	HUARTE	Javier	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish	Carlos Pauner
255	257	MARTÍNEZ	Raúl	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish	Carlos Pauner
256	258	ORVIZ	Ignacio (Nacho)	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish	Carlos Pauner
257	259	PAUNER	Carlos	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish	Carlos Pauner
258	260	PÉREZ	Miguel Angel	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish	Carlos Pauner
259	261	RAMOS	Martin	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish	Carlos Pauner
260	262	VALENCIA	Ricardo	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish	Carlos Pauner
261	263	VILLALTA	José	E	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Spanish	Carlos Pauner
262	264	GONZÁLEZ-RUBIO	Fernando	Col	20.	07.	2005	Kinshofer (variant 1)	Colombian	Fernando González-Rubio
263	265	ANDERSON	Vinson (Vince)	USA	06.	09.	2005	Rupal Face C Pillar	American	Steven House
264	266	HOUSE	Steven	USA	06.	09.	2005	Rupal Face C Pillar	American	Steven House
265	267	BOYANOV	Doychin	Bul	08.	07.	2006	Kinshofer (variant 1)	Bulgarian	Nikolay Petkov
266	268	PETKOV	Nikolay Mihaylov	Bul	08.	07.	2006	Kinshofer (variant 1)	Bulgarian	Nikolay Petkov
267	269	KOO	Eun-Son	SK	08	07.	2006	Kinshofer (variant 1)	South Korea	Yu Jin-Kyung
268	270	DELGADO	José Antonio	Ven	11.	07.	2006	Kinshofer (variant 1)	Venezuelan	José Antonio Delgado
269	271	HÁMOR	Peter	Slk	15.	07	2007	Kinshofer (variant 1)	International	Piotr Morawski (Pl)

270	272	**KOPOLD**	Jozef (Dodo)	Slk	15.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	International	Piotr Morawski (Pl)
271	273	**MORAWSKI**	Piotr	Pl	15.	07	2007	Kinshofer (variant 1)	International	Piotr Morawski (Pl)
272	274	**BARANOWSKA**	Kinga	Pl	18.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	International	Piotr Morawski (Pl)
273	275	**GABLÍK**	Martin	Slk	18.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	International	Piotr Morawski (Pl)
274	276	**ROJO**	Roberto (Gorri)	E	18.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	International	Piotr Morawski (Pl)
275	277	**SUCHÝ**	Anton	Slk	18.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	International	Piotr Morawski (Pl)
276	278	**GARCÍA-HUIDOBRO**	Cristián	Chl	18.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	Chilean	Carlos Bascu
277	279	**GUTIÉRREZ**	Pablo	Chl	18.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	Chilean	Carlos Bascu
278	280	**OLIVARES**	Ernesto	Chl	18.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	Chilean	Carlos Bascu
279	281	**ÁLVAREZ**	Luis Wolfgang	Chl	18.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	Chilean	Luis Álvarez
280	282	**JONQUERA**	Andrés	Chl	18.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	Chilean	Luis Álvarez
281	283	**KAGAN**	Vladislav	Blr	19.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	Belorussian	Aleksandr Godlevsky
282	284	**LUTOV**	Anatoli	Blr	19.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	Belorussian	Aleksandr Godlevsky
283	285	**MELNIKOV**	Mikhail	Blr	19.	07	2007	Kinshofer (variant 1)	Belorussian	Aleksandr Godlevsky
284	286	**STATSEVICH**	Sergei	Blr	19.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	Belorussian	Aleksandr Godlevsky
285	287	**BRUN**	Nicolas	F	19.	07.	2007	Kinshofer (variant 1)	French	Jean-Noël Urban
286	288	**ALI**	Mohammad III	Pak	21.	06.	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Rainer Pircher
287	289	**ALI SHER**	Nisar Hussain	Pak	21.	06.	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Rainer Pircher
288	290	**NARDI**	Daniele	It	21.	06.	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Rainer Pircher
289	291	**PANZERI**	Mario	It	21.	06	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Rainer Pircher
290	292	**PIRCHER**	Rainer	Ger	21.	06	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Rainer Pircher
291	293	**STRENG**	Thomas	Ger	21.	06.	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Rainer Pircher
292	294	**GREHER**	Jürgen	Ger	21.	06.	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Luis Stitzinger
293	295	**HÜBSCHENBERGER**	Florian	Ger	21.	06.	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Luis Stitzinger
294	296	**LUNGER**	Josef	Ger	21.	06.	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Luis Stitzinger
295	297	**SÖLL**	Helga	Ger	21.	06.	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Luis Stitzinger
296	298	**STITZINGER**	Luis	Ger	21.	06.	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Luis Stitzinger
297	299	**VON MELLE**	Alix	Ger	21.	06.	2008	Kinshofer (variant 1)	German	Luis Stitzinger
298	300	**ABOLHASSANI**	Hossein	Irn	17.	07.	2008	Kinshofer (variant 1)	Iranian	Leyla Esfandirari (f)
299	301	**AGHDAIE**	Sahand	Irn	17.	07.	2008	Kinshofer (variant 1)	Iranian	Leyla Esfandirari (f)

300	302	ESFANDIARY	Leila	Irn	17.	07.	2008	Kinshofer (variant 1)	Iranian	Leyla Esfandirari (f)
301	303	FARIDYAN	Kazem Zabihi	Irn	17.	07.	2008	Kinshofer (variant 1)	Iranian	Leyla Esfandirari (f)
302	304	PARTOVINIA	Amirhossein	Irn	17.	07.	2008	Kinshofer (variant 1)	Iranian	Leyla Esfandirari (f)
303	305	DAWA WANGCHUK		Np/Sh	10.	07.	2009	Kinshofer (variant 1)	South Korea	Oh-Eun-Sun (f)
304	306	PEMA TSHERING I		Np/Sh	10.	07.	2009	Kinshofer (variant 1)	South Korea	Oh-Eun-Sun (f)
305	307	GARCIA	João	Por	10.	07.	2009	Kinshofer (variant 1)	Portuguese	João Garcia
306	308	WENZL	Hans	A	10.	07.	2009	Kinshofer (variant 1)	International	Gerfried Göschl (A)
307	309	OH	Eun-Sun	SK	10.	07.	2009	Kinshofer (variant 1)	South Korea	Oh-Eun-Sun (f)
308	310	ULLAH	Amin	Pak	10.	07.	2009	Kinshofer (variant 1)	Portuguese	João Garcia
	311	ALI	Mohammad III	Pak	10.	07.	2009	Kinshofer (variant 1)	Portuguese	João Garcia
309	312	ALLAN	Alexander	UK	10.	07.	2009	Kinshofer	International	Gerfried Göschl (A)
310	313	ALLEN	Richard (Rick)	UK	10.	07.	2009	Kinshofer	International	Gerfried Göschl (A)
311	314	KÖLBLINGER	Wolfgang	A	10.	07.	2009	Kinshofer	International	Gerfried Göschl (A)
312	315	GO	Mi-Sun	SK	10.	07.	2009	Kinshofer	South Korean	Kim Jae-Soo
313	316	KIM	Jae-Soo	SK	10.	07.	2009	Kinshofer	South Korean	Kim Jae-Soo
314	317	YUN	Chi-Won	SK	10.	07.	2009	Kinshofer	South Korean	Kim Jae-Soo
315	318	SONA			10.	07.	2009	Kinshofer	South Korean	Kim Jae-Soo
316	319	TSHERING DORJE		Np/Sh	10.	07.	2009	Kinshofer	South Korean	Kim Jae-Soo
	320	HASSAN JAN		Pak	10.	07.	2009	Kinshofer	South Korean	Kim Jae-Soo
317	321	MEHDI	Ghulam	Pak	10.	07.	2009	Kinshofer	South Korean	Kim Jae-Soo
318	322	GÖSCHL	Gerfried	A	11.	07.	2009	NW Buttress	International	Gerfried Göschl (A)
319	323	ROUSSEAU	Louis	Can	11.	07.	2009	NW Buttress	International	Gerfried Göschl (A)

320	324	BACHMAIR	Josef (Sepp)		A	11.	07.	2009	NW Buttress	International	Gerfried Göschl (A)
321	325	GOGER	Johann (Hans)		A	11.	07.	2009	NW Buttress	International	Gerfried Göschl (A)
322	326	SCHÜTTER	Herbert		A	11.	07.	2009	Kinshofer	International	Gerfried Göschl (A)
323		Artur Hajzer		Polish		23	6	2010			
324		Robert Szymczak		Polish		23	6	2010			
325		Marcin Kaczkan		Polish		2	7	2010			
326		Kim Jin Tae		Korea		10	7	2010			
327		Kim Chang Ho		Korea		10	7	2010			
328		Seo Sung Ho		Korea		10	7	2010			
329		Mingma Sherpa		Korea		10	7	2010			
330		Chhang Dawa		Nepali		10	7	2010			
331		Azim Gheichisaz		Nepali		10	7	2010			
332		Karim Hayat		Pakistan		24	5	2013			
333		Naseer Ud Din		Pakistan		24	5	2013			
334		Sher Khan		Pakistan		24	5	2013			
335		Aleksandra Maria Dzik		Polish		1	6	2013			
336		Kristina Adanin		Serbian		1	6	2013			
337		Mikhail Veshchagin		USSR		1	6	2013			
338		Alexey Bolotov		Russian		1	6	2013			
339		Ihor Karabin		Ukrainian		1	6	2013			
340		Alexey Kosyakov		Russian		1	6	2013			
341		Saulius Damulevicius		Lithuanian		1	6	2013			

342	Ernestas Marksaitis		Lithuanian	1	6	2013	
343	Ivan Yuriev Tomov		Bulgarian	1	6	2013	
344	Jacek Hubert Teler		Polish	1	6	2013	
345	Pawel Bartosz Michalski		Polish	1	6	2013	
346	Simone La Terra		Italian	1	6	2013	
347	Aleksandra Lutokhin		Russian	1	6	2013	
348	Dimitry Sinev		USSR	1	6	2013	
349	Gennady Kirievskiy		Russian	1	6	2013	
350	Anselm Benedict Murphy		Irish	1	6	2013	
351	Ivan Braun		Danish	1	6	2013	
352	Petar Samkov		Bulgarian	1	6	2013	
353	Joseph Anthony Migler		American	1	6	2013	
354	Igor Sviergun		Ukrainian	6	6	2013	
355	Oleksandr Zakolodnyi		Ukrainian	6	6	2013	
356	Bidzina Gujabidze		Georgian	6	6	2013	
357	Badavi Kashaiev		Ukrainian	6	6	2013	
358	Mykhailo Kolotushkin		Ukrainian	6	6	2013	
359	Konyayev Dmytro		Ukrainian	6	6	2013	
360	Danylo Yasnyuk		Ukrainian	6	6	2013	
361	Dmitrii Podlesnyi		Russian	6	6	2013	
362	Sergii Bershov		Ukrainian	6	6	2013	
363	Volodymyr Roshko		Ukrainian	6	6	2013	

364	Parra I.dgar Armando		Ecuador	6	6	2013	
365	Sydorenko Pavlo		Ukrainian	6	6	2013	
366	Yang Chunfeng		Chinese	8	6	2013	
367	Rao Jianfeng		Chinese	8	6	2013	
368	Zhang Wei		Chinese	8	6	2013	
369	Zhang Jingchuan		Chinese	8	6	2013	
370	Honglu Chen		USA	8	6	2013	
371	Halung Dorchi Sherpa		Nepalese	8	6	2013	
372	Renje Lakpa Sherpa		Nepalese	8	6	2013	
373	Mingma Thinduk Sherpa		Nepalese	8	6	2013	
374	Pemba Dorchi Sherpa		Nepalese	8	6	2013	
375	Pechhumbe Sherpa		Nepalese	8	6	2013	
376	Mingma Dorchi Sherpa		Nepalese	8	6	2013	
377	Karma Sherpa		Nepalese	8	6	2013	
378	Danuru Sherpa		Nepalese	8	6	2013	

1		03.	07.	1953	**Rakhiot Flank (E Ridge)**	3	**BUHL**	**Hermann**	A
2	a	22.	06.	1962	Diamir Face (Kinshofer)	5	KINSHOFER	Toni	Ger
							LÖW	Siegfried	Ger
							MANNHARDT	Andreas	Ger
3		27.	06.	1970	Rupal Face direct	6	MESSNER	Günther	It
							MESSNER	Reinhold	It
4	a	11.	08.	1976	Rupal Face (Schell)	9	GIMPEL	Siegfried	A
							SCHAUER	Robert	A
							SCHELL	Hanns	A
							STURM	Hilmar	A
5	a	09.	08.	1978	Diamir Face direct	1	MESSNER	Reinhold	It
2	b	23.	08.	1978	Kinshofer (variant 1)	277	BAUER	Wilhelm	A
							STREIF	Reinhard	A
							WURZER	Rudolf	A
4	b	05.	08.	1981	Schell (variant 1)	1	NAAR	Ronald	NL
2	c	19.	08.	1981	Kinshofer (variant 2)	3	FASSI	Alessandro	It
							ROTA	Luigi	It
							SCANABESSI	Gianbattista	It
2	d	03.	06.	1984	Kinshofer (variant 3)	1	RUEDI	Marcel	CH
2	e	27.	06.	1984	Kinshofer (variant 4)	2	BARRARD	Lilliane	F
							BARRARD	Maurice	F
4	c	07.	08.	1984	Schell (variant 2)	3	CADIACH	Óscar	E
							MAGRIÑÀ	Jordi	E

6		13.	07.	1985	Rupal Face SE Pillar	4	KUKUCZKA	Jerzy	Pl
							HEINRICH	Zygmunt Andrzej	Pl
							LOBODZIŃSKI	Slawomir	USA
							CARSOLIO	Carlos	Mex
7		23.	07.	1995	Rakhiot Flank (NE Ridge)	3	AKIYAMA	Takeshi	Jp
							SAKAI	Hiroshi	Jp
							YABE	Yukio	Jp
5	b	18.	07.	1999	Diamir Face direct (var. 1)	1	ERİSS	Zsolt	Hun
2	f	23.	06.	2003	Kinshofer (variant 5)	1	LAFAILLE	Jean-Christophe	F
8		06.	09.	2005	Rupal Face C Pillar	2	ANDERSON	Vinson (Vince)	USA
							HOUSE	Steven	USA
9		11.	07.	2009	NW Buttress (Diamir)	4	GÖSCHL	Gerfried	A
							ROUSSEAU	Louis	Can
							GOGER	Johann (Hans)	A
							BACHMAIR	Josef (Sepp)	A
						326			

گاشر برم ون 8068 میٹر (Gasherbrum 1) یا کے فائیو K-5

گاشر برم ون کا مطلب ہے کہ گاشر برم گروپ کی پہلی چوٹی۔ اصل میں بالتور گلیشیر سے تھوڑا اوپر تقریباً زیادہ تر نظروں سے اوجھل چند آدمی چوٹیاں ہیں جن کو گاشر برم کی چوٹیوں کا نام دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں کل سات چوٹیاں ہیں جن میں سے پہلی چوٹی کا نام ہے۔ گاشر برم ون یعنی گاشر برم سلسلے کی پہلی چوٹی۔ گاشر برم کو عام طور پر شائننگ وال (Shining Wall) یعنی چمکتی دیوار کے معنی میں لیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت میں اس کا مطلب بلتی زبان میں اگشا (خوبصورت) اور برم (پہاڑ) ہے۔ یعنی خوبصورت پہاڑ۔ یہ نام پورے گروپ کا مشترک نام ہے اور پھر سب کی علیحدہ شناخت کے لئے نمبرز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

گاشر برم ون کا ایک اور نام کے فائیو (K-5) بھی ہے جب قراقرم کی چوٹیاں پہلی بار دریافت ہوئیں تو اس فہرست میں یہ چوٹی پانچویں نمبر میں دریافت ہوئی تھی جسے کے فائیو کا نام دیا گیا اور بعد میں جب اسی گروپ میں مزید چوٹیاں دریافت ہوئیں تو اسے قراقرم (کے) کے گروپ سے علیحدہ گاشر برم (G) کے گروپ سے نمبر دے دیئے گئے۔
گاشر برم ون کا ایک اور نام ہیڈن پیک (HiddenPeak) بھی ہے یعنی نظروں سے اوجھل اور چھپی ہوئی چوٹی۔ اصل میں یہ چوٹی عام راستے سے ہٹ کر باقی اونچی چوٹیوں کے درمیان گھری ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے آسانی سے نظر نہیں آتی جب تک اس کے بالکل قریب نہ پہنچ جایا جائے اسی بناء پر یہ ہیڈن پیک کے نام سے مشہور ہے۔

بلندی:

گاشر برم ون (G-1) کی بلندی 8068 میٹر ہے۔ یہ دنیا کی گیارہویں بلند ترین اور پاکستان کی تیسری بلند ترین اور قراقرم کی دوسری بلند ترین چوٹی ہے اس کا طول بلد 35.43 اور عرض بلد 76.41 ہے۔

دریافت:

گاشر برم ون کی دریافت بھی تقریباً کے ٹو کے ساتھ ہی ہوئی ہے جب 1858ء میں منٹگمری نے قراقرم کی

دوسری چوٹیوں کے ساتھ کے ٹو کو دریافت کیا تو گاشر برم گروپ کی ان چوٹیوں کو بھی ساتھ میں دریافت کر لیا تھا۔ اپنی دریافت سے اگلے اسی سال تک یہ تاریخ میں چھپی رہی ہے اور دوسرا اس پر کوئی بھی تحقیق یا سروے دستیاب نہیں ہے۔ حتیٰ کہ 1909ء کے بعد جب اس کی قریبی چوٹیوں پر کوہ پیمائی شروع ہوئی بھی تو یہ کوہ پیماؤں کی نظروں سے اوجھل ہی رہی اور پھر 1934ء کا سال آ گیا۔

ابتدائی مہمات اور پہلی کامیابی:

ایک محتاط اندازے کے مطابق 1934ء میں جرمنی اور امریکی کوہ پیماؤں پر مشتمل انٹرنیشنل ہیمالین ایکسپیڈیشن (International Himalayan Expedition) پہلی مہم تھی جس نے گاشر برم دون پر چڑھائی کی۔ اس مہم کا سربراہ مشہور ماہر جیالوجسٹ ڈیرنٹ فورث تھے۔ مہم نے جنوب مشرقی راستے سے مہم کا آغاز کیا اور تقریباً 6200 میٹر کی بلندی پر پہنچ گئے مگر مسلسل موسم کی خرابی کی بنا پر ناکام واپس آنا پڑا۔

1936ء میں سے گوگنی (Segognay) کی قیادت میں سوس مہم آئی اور اپنی تمام تر کوشش کے باوجود صرف 6900 میٹر کی بلندی سے اوپر نہ جا سکے اور نامراد واپس اُتر آئے۔ جبکہ ایک اور کتاب کے مطابق مہم نے کامیابی سے 6800 میٹر کی بلندی پر پانچواں کیمپ قائم کیا اور چھٹا کیمپ 7000 میٹر کی بلندی پر قائم کر چکے تھے کہ موسم خراب ہو گیا اور دو نیپالی شرپا ایک خاص بلندی سے گرنے کے باوجود بچ گئے اور مہم کو ختم کر دیا گیا۔

دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے کوہ پیمائی کا سلسلہ بند ہو گیا اور اٹھارہ سال بعد 1954ء میں جرمنی کے کوہ پیما موسم خزاں میں آئے۔ راستے میں ہی موسم خراب ہو گیا۔ کنکورڈیا پہنچنے سے پہلے ہی پورٹروں کی ایک بڑی تعداد شدید برفباری سے تنگ آ کر واپس آ گئی۔ باقی ماندہ پورٹروں کے ساتھ مہم جاری رہی، مگر موسم کی شدت کی وجہ سے بالآخر ناکام واپس آ گئی۔ دو سال بعد 1958ء میں آٹھ امریکی کوہ پیماؤں کی ٹیم گاشر برم دون پر قسمت آزمائی کے لئے آئی۔ مہم کا سربراہ نکولس کلنچ (Nicholas Clinch) تھا اور مہم کے ساتھ دو پاکستانی کوہ پیما تھے جو کہ پاکستانی آرمی کیپٹن تصور حسین رضوی اور لیفٹیننٹ محمد اکرم تھے۔

مہم کا آغاز تقریباً 200 پورٹروں کے ساتھ کیا گیا اور موسم کی خرابی کے باوجود پہاڑ کے دامن میں بیس کیمپ لگا دیا گیا۔ باقاعدہ چڑھائی کا آغاز کیا گیا اور 5700 میٹر کی بلندی پر پہلا کیمپ 6400 میٹر کی بلندی پر دوسرا کیمپ 6750 میٹر کی بلندی پر تیسرا کیمپ 7000 میٹر کی بلندی پر چوتھا کیمپ اور 7350 میٹر کی بلندی پر پانچواں کیمپ قائم کیا۔ چھ کوہ پیماؤں کی دو ٹیمیں بنائی گئیں اور آخری چڑھائی شروع ہو گئی، پہلی ٹیم میں شامل لیڈر رانڈر یوکوف مین آگے تھے۔ 7 جولائی کی علی الصبح چوٹی کی طرف شروع ہونے والا سفر سہ پہر کے قریب ختم ہوا جب دونوں کوہ پیما چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ یوں گاشر برم 7 جولائی 1958ء کو سر ہو گئی۔

	NAME	TRIBE	NAT.	D	M	Y	ROUTE	CAUSE
1	MUMMERY		UK	24.	08.	1895	Rakhiot Flank (Diama Glacier)	Disappearance
2	RAGHOBIR THAPA	Gurkha	NEP	24.	08.	1895	Rakhiot Flank (Diama Glacier)	Disappearance
3	GOMAN SINGH	Gurkha	NEP	24.	08.	1895	Rakhiot Flank (Diama Glacier)	Disappearance
4	DREXEL		GER	08.	06.	1934	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Pneumonia
5	NIMA NURBU	Sherpa	IND	09.	07.	1934	Rakhiot Flank (Silver Plateau)	Exposure
6	WIELAND		GER	09.	07.	1934	Rakhiot flank (above Camp VII)	Exposure
7	NIMA DORJE	Sherpa	IND	10.	07.	1934	Rakhiot flank (above Camp V)	Exposure
8	NIMA TASHI	Sherpa	IND	10.	07.	1934	Rakhiot flank (above Camp V)	Exposure
9	PINJU NORBU	Sherpa	IND	10.	07.	1934	Rakhiot flank (at Camp V)	Exposure
10	DAKSHI	Sherpa	IND	11.	07.	1934	Rakhiot Flank (Silver Plateau)	Exposure
11	WELZENBACH		GER	12.	07.	1934	Rakhiot Flank (at Camp VII)	Exposure
12	MERKL		GER	15-17.	07.	1934	Rakhiot Flank (at Moor's Head)	Exposure
13	GYALI ("GAY-LAY")	Sherpa	IND	15-17.	07.	1934	Rakhiot Flank (at Moor's Head)	Exposure
14	FANKHAUSER		A	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
15	GÖTTNER		GER	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
16	HARTMANN		GER	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
17	HEPP		GER	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
18	MÜLLRITTER		GER	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
19	PFEFFER		GER	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche

20	WIEN		GER	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
21	PASANG NORBU	Sherpa	IND	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
22	CHONG KARMA	Sherpa	IND	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
23	KARMI	Sherpa	IND	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
24	GYALGEN MONJO	Sherpa	IND	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
25	MINGMA TSERING	Sherpa	IND	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
26	NIMA TSERING (a)	Sherpa	IND	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
27	NIMA TSERING (b)	Sherpa	IND	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
28	ANG TSERING	Sherpa	IND	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
29	TIGMAY (JIGMEY)	Sherpa	IND	15.	06.	1937	Rakhiot Flank (NE Ridge)	Avalanche
30	THORNLEY		UK	04.	12.	1950	Rakhiot Flank (Rakhiot Glacier)	Disappearance?
31	CRACE		UK	04.	12.	1950	Rakhiot Flank (Rakhiot Glacier)	Disappearance?
32	LÖW		GER	23.	06.	1962	Kinshofer Route (Diamir Flank)	Fall
33	MESSNER	Tyrolean	ITA	29.	07.	1970	Diamir Face	Disappearance
34	NĀBI MANTAS	Hunza	PAK	08.	07.	1971	Rakhiot Flank (Rakhiot Glacier)	Fall
35	ARNOLD		A	26.	09.	1976	Schell Route (Rupal Face)	Fall
36	BOGEL		USA	31.	07.	1977	Diamir Face	Avalanche
37	BROUGHTON		USA	31.	07.	1977	Diamir Face	Avalanche
38	NOORI		PAK	late	04.	1982	Diamir Face	Fall into crevasse
39	PORRER		CH	04.	06.	1982	Schell Route (Rupal Face)	Avalanche
40	SHEIKH		PAK	07.	06.	1982	SE Spur (Rupal Face)	Fall
41	HILTBRAND		CH	08.	06.	1982	Schell Route (Rupal Face)	Pulmonary edema
42	SIMURA		JAP	17.	06.	1983	Schell Route (Rupal Face)	Avalanche
43	TAKAMORI		JAP	12.	07.	1983	Schell Route (Camp I, Rupal Flank)	Avalanche
44	IIDA		JAP	12.	07.	1983	Schell Route (Camp I, Rupal Flank)	Avalanche

45	YAMADA		JAP	12.	07.	1983	Schell Route	(Camp I, Rupal Flank)	Avalanche
46	TSUNODA		JAP	?07.	07.	1984	South Spur (Rupal Face)		Avalanche ?
47	HIDA		JAP	?07.	07.	1984	South Spur (Rupal Face)		Avalanche ?
48	IMAKYUREI		JAP	?07	07.	1984	South Spur (Rupal Face)		Avalanche ?
49	KOGURE		JAP	?07.	07.	1984	South Spur (Rupal Face)		Avalanche ?
50	KAMEDA		JAP	08.	12.	1984	Diamir Face		Fall
51	KALMUS		POL	10.	07.	1985		SE Pillar	Avalanche
52	KIM		SK	23.	06.	1989	Diamir Face		Fall
53	BABA		JAP	18.	07.	1989	Rupal Face		Lightning burns
54	PARK		SK	03.	07.	1990	Kinshofer Route		Fall into crevasse
55	NAKAJIMA		JAP	18.	08.	1990	Schell Route (near summit)		Fall
56	AHN		SK	07.	07.	1993	Kinshofer Route		Disappearance
57	LÓPEZ	Aragonese	E	24.	06.	1994	Kinshofer Route		Edema + Fall
58	PETCU		ROM	20.	06.	1996	Kinshofer Route (at Camp III)		Avalanche
59	STANA		ROM	20.	06.	1996	Kinshofer Route (at Camp III)		Avalanche
60	COLET	Catalan	E	30.	07.	1997	Kinshofer Route (desc. to Camp III)		Fall
61	OHMIYA		JAP	26.	07.	1998	Kinshofer Route		Fall
62	JUNG		GER	01.	07.	2004	Kinshofer Route		Fall
63	DELGADO		VEN	18.	07.	2006	Kinshofer Route		Disappeara nce
64	OZAWA		JAP	28.	07.	2006	Kinshofer Route		Disappearance
65	UNTERKIRCHER	Tyrolean	ITA	15.	07.	2008	Rakhiot Face (new route attempt)		Fall into crevasse
66	NEMATI		IRN	17.	07.	2008	Kinshofer Route		Disappearance
67	KÖLBLINGER		A	10.	07.	2009	Kinshofer Route		Disappearance
68	GO		SK	11.	07.	2009	Kinshofer Route		Fall

KAUFFMAN	Andrew John (Andy)	USA	05.	07.	1958	IHE Spur to SE Ridge	
SCHOENING	Peter Kittlesby (Pete)	USA	05.	07.	1958	IHE Spur to SE Ridge	
HABELER	Peter	A	10.	08.	1975	NW Face	
MESSNER	Reinhold	ITA	10.	08.	1975	NW Face	
SCHAUER	Robert	A	11.	08.	1975	IHE Spur to SE Ridge	
SCHELL	Hanns	A	11.	08.	1975	IHE Spur to SE Ridge	
ZEFFERER	Herbert	A	11.	08.	1975	IHE Spur to SE Ridge	
ŠTREMFELJ	Andrej	SLO	08.	07.	1977	W Ridge	
ZAPLOTNIK	Jernej (Nejc)	SLO	08.	07.	1977	W Ridge	
BARRARD	Maurice	F	15.	07.	1980	Over Hidden Sud to SE Ridge	
NARBAUD	Georges	F	15.	07.	1980	Over Hidden Sud to SE Ridge	
AZUMA	Hideki	JAP	03.	08.	1981	IHE Spur to SE Ridge	
SHIMOTORI	Kozo	JAP	03.	08.	1981	IHE Spur to SE Ridge	
DACHER	Michael (Michel)	GER	22.	07.	1982	NW Face (German variant)	
HUPFAUER	Siegfried	GER	22.	07.	1982	NW Face (German variant)	
STURM	Günter	GER	22.	07.	1982	NW Face (German variant)	
ALI	Mohammad	PAK	27.	07.	1982	IHE Spur to SE Ridge	
OLLAGNIER	Jean-Pierre	F	27.	07.	1982	IHE Spur to SE Ridge	
SAUDAN	Sylvain	CH	27.	07.	1982	IHE Spur to SE Ridge	
SEMBLANET	Daniel	F	27.	07.	1982	IHE Spur to SE Ridge	
VALLENÇANT	Marie-Josée	F	27.	07.	1982	IHE Spur to SE Ridge	
LORETAN	Erhard	CH	23.	06.	1983	NW Face (Swiss variant)	
RUEDI	Marcel	CH	23.	06.	1983	NW Face (Swiss variant)	

MORAND	Pierre	CH	24.	06.	1983	NW Face (Swiss variant)	
SONNENWYL	Jean-Claude	CH	24.	06.	1983	NW Face (Swiss variant)	
KUKUCZKA	Jerzy	POL	23.	07.	1983	SW Face	
KURTYKA	Wojciech	POL	23.	07.	1983	SW Face	
ARNAL	Victor	E	22.	08.	1983	W Ridge of Hidden Sud to SE Ridge	
CINTO	Ignacio	E	22.	08.	1983	W Ridge of Hidden Sud to SE Ridge	
ESCARTIN	Javier	E	22.	08.	1983	W Ridge of Hidden Sud to SE Ridge	
LÓPEZ	Jerónimo	E	22.	08.	1983	W Ridge of Hidden Sud to SE Ridge	
ORTAS	Lorenzo	E	22.	08.	1983	W Ridge of Hidden Sud to SE Ridge	
UBIETO	Antonio	E	22.	08.	1983	W Ridge of Hidden Sud to SE Ridge	
KAMMERLANDER	Johann (Hans)	ITA	28.	06.	1984	NW Face (third variant)	
MESSNER	Reinhold	ITA	28.	06.	1984	NW Face (third variant)	2
CAMOZZI	Pierantonio	ITA	09.	06	1985	NW Face (fourth variant)	
DA POLENZA	Agostino	ITA	09.	06.	1985	NW Face (fourth variant)	
CALCAGNO	Giovanni	ITA	19.	06.	1985	NW Face (German variant)	
VIDONI	Tullio	ITA	19.	06.	1985	NW Face (German variant)	
CHAMOUX	Benoit	F	22.	06.	1985	NW Face (Swiss variant)	
ESCOFFIER	Eric	F	22.	06.	1985	NW Face (Swiss variant)	
DI FEDERICO	Gianpiero	ITA	14.	07.	1985	NW Face (Swiss variant)	
SHIMIZU	Osamu	JAP	02.	08.	1986	Japanese Couloir	
WAKUTSU	Kiyoshi	JAP	02.	08.	1986	Japanese Couloir	
BARTHÉLÉMY	Antoine	F	03.	08.	1986	NW Face (Swiss variant)	
JANIN	Christine	F	03.	08.	1986	NW Face (Swiss variant)	
JOSWIG	Reinmar	GER	03.	08.	1986	NW Face (Swiss variant)	
BÜHRER	Andreas.	CH	18.	08.	1986	NW Face (German variant)	
KÖLLEMANN	Karl	A	18.	08.	1986	NW Face (German variant)	
LORENZ	Manfred	A	18.	08.	1986	NW Face (German variant)	
SCHMATZ	Gerhard	GER	18.	08.	1986	NW Face (German variant)	
GÁLFY	Robert	SLK	20	06.	1988	Japanese Couloir	

ŠOLTÉS	František	SLK	20.	06.	1988	Japanese Couloir	
URBANOVIČ	Ivan (jr.)	SLK	20.	06.	1988	Japanese Couloir	
ENDO	Haruyuki	JAP	12.	07.	1989	Japanese Couloir	
ENDO	Yuka	JAP	12.	07.	1989	Japanese Couloir	
TSINDI DORJE		NEP	12.	07.	1989	Japanese Couloir	
KATAYAMA	Takahiro	JAP	15.	07.	1990	W Ridge (variant)	
RAZA	Ali	PAK	15.	07.	1990	W Ridge (variant)	1
SHAH	Rajab	PAK	15.	07.	1990	W Ridge (variant)	1
YAMANE	Tomoyuki	JAP	15.	07.	1990	W Ridge (variant)	
PANEJKO	Ewa	POL	16.	07.	1990	Japanese Couloir	
PARK	Hyeok-Sung	SK	16.	07.	1990	Japanese Couloir	
RUTKIEWICZ	Wanda	POL	16.	07.	1990	Japanese Couloir	
DERYCKE	Georges	F	26.	07.	1990	W Ridge (variant)	
ESTÈVE	Alain	F	26.	07.	1990	W Ridge (variant)	
TEDESCHI	Yves	F	26.	07.	1990	W Ridge (variant)	
ULLAH	Mohammad	PAK	26.	07.	1990	W Ridge (variant)	
YOUSAF	Mohammad	PAK	26.	07.	1990	W Ridge (variant)	
BERGERON	Pierre	CAN	29.	08.	1990	W Ridge	
BERNIER	Christian	CAN	29.	08.	1990	W Ridge	
SABIR	Nazir Ahmad	PAK	25.	08.	1992	Japanese Couloir	
SHAH	Mehrban	PAK	25.	08.	1992	Japanese Couloir	
SHAH	Rajab	PAK	25.	08.	1992	Japanese Couloir	2
BUMANN	Hansjörg	CH	07.	06.	1993	Japanese Couloir	
JOOS	Norbert (Noppa)	CH	07.	06.	1993	Japanese Couloir	
STOLLER	Martin	CH	07.	06.	1993	Japanese Couloir	
DE LEO	Sergio	ITA	03.	08.	1994	Japanese Couloir	
DE STEFANI	Fausto	ITA	03.	08.	1994	Japanese Couloir	
MARTINI	Sergio	ITA	03.	08.	1994	Japanese Couloir	
VALLE	Gino	ITA	03.	08.	1994	Japanese Couloir	

LEVY	Franck	F	04.	08.	1994	Japanese Couloir	
MEUNIER	Jean-Michel	F	04.	08.	1994	Japanese Couloir	
PRATT	Jonathan	UK	04.	08.	1994	Japanese Couloir	
STÄHELIN	Markus	CH	04.	08.	1994	Japanese Couloir	
COLLINS	Andrew	UK	12.	08.	1994	Japanese Couloir	
INABA	Hideki	JAP	12.	08.	1994	Japanese Couloir	
MAZUR	Daniel (Dan)	USA	12.	08.	1994	Japanese Couloir	
SAEKI	Masashi	JAP	12.	08.	1994	Japanese Couloir	
TANIGUCHI	Mamoru	JAP	12.	08.	1994	Japanese Couloir	
ČAR	Marko	SLO	05.	07.	1995	Japanese Couloir	
TOMAZIN	Iztok	SLO	05.	07.	1995	Japanese Couloir	
BERBEKA	Jacek	POL	15.	07.	1995	Japanese Couloir	
CARSOLIO	Carlos	MEX	15.	07.	1995	Japanese Couloir	
VIESTURS	Edmund (Ed)	USA	15.	07.	1995	Japanese Couloir	
WIELICKI	Krzysztof	POL	15.	07.	1995	Japanese Couloir	
LASA	José Ramón (Koke)	E	16.	07.	1995	Japanese Couloir	
LETE	Jesús María (Txetxu)	E	16.	07.	1995	Japanese Couloir	
LÓPEZ	Luis-Miguel	E	16.	07.	1995	Japanese Couloir	
CARROLL	Dan	UK	10.	07.	1996	Japanese Couloir	
DOYLE	John	UK	10.	07.	1996	Japanese Couloir	
HINKES	Alan	UK	10.	07.	1996	Japanese Couloir	
HUGHES	Andrew	UK	10.	07.	1996	Japanese Couloir	
HUNT	Steve	NZ	10.	07.	1996	Japanese Couloir	
OCHOA DE OLZA	Ignacio (Iñaki)	E	10.	07.	1996	Japanese Couloir	
TOMÀS	Joan	E	10.	07.	1996	Japanese Couloir	
ÁLVAREZ	Manuel	E	11.	07.	1996	Japanese Couloir	
JUEZ	Alfonso	E	11.	07.	1996	Japanese Couloir	
HAYASHI	Masaki	JAP	31.	07.	1996	Japanese Couloir	
KARAHASHI	Yoshikazu	JAP	31.	07.	1996	Japanese Couloir	

KAWANABE	Takashi	JAP	31.	07.	1996	Japanese Couloir	
LAFAILLE	Jean-Christophe	F	31.	07.	1996	NW Face (Swiss variant)	
ANG CHIRI		NEP	07.	07.	1997	Japanese Couloir	
ANG GYALZEN II		NEP	07.	07.	1997	Japanese Couloir	
EZUKA	Shinsuke	JAP	07.	07.	1997	Japanese Couloir	
HOSHINO	Ryushi	JAP	07.	07.	1997	Japanese Couloir	
NAZUKA	Hideji	JAP	07.	07.	1997	Japanese Couloir	
SHINAGAWA	Yukihiko	JAP	07.	07.	1997	Japanese Couloir	
AKERSTRÖM	Johann	SWE	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
BERMUDEZ	José	UK	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
FOULQUIES	René	UK	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
HAMILTON	David	UK	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
HRUBÝ	Zdeněk	CZE	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
JI	Hyun-Ok	SK	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
KARDHORDÓ	Juraj	SLK	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
KIMURA	Kojiro	JAP	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
MIYAZAKI	Tsutomu	JAP	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
MYŠÍK	Vladimír	CZE	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
OIARZABAL	Juan Eusebio (Juanito)	E	09.	07.	1997	Japanese Couloir	1
PARK	Young-Seok	SK	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
RAZA	Ali	PAK	09.	07.	1997	Japanese Couloir	2
RYDEN	Magnus	SWE	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
ŠILHÁN	Stanislav	CZE	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
UM	Hong-Gil	SK	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
YOO	Soek-Jae	SK	09.	07.	1997	Japanese Couloir	
HAN	Wang-Yong	SK	13.	07.	1997	Japanese Couloir	
GIOVANETTI	Angelo	ITA	15.	07.	1997	Japanese Couloir	
GOŹDZIK	Jozef	POL	15.	07.	1997	Japanese Couloir	
MASELKO	Jacek	POL	15.	07.	1997	Japanese Couloir	

PAWLOWSKI	Ryszard	POL	15.	07.	1997	Japanese Couloir	
PIAZZA	Oskar	ITA	15.	07.	1997	Japanese Couloir	
PUSTELNIK	Piotr (Pusty)	POL	15.	07.	1997	Japanese Couloir	
ALI	Rozi	PAK	16.	07.	1997	Japanese Couloir	
KITAMURA	Toshiyuki	JAP	16.	07.	1997	Japanese Couloir	
KONISHI	Hirofumi	JAP	16.	07.	1997	Japanese Couloir	
KURASHIMA	Hiroyuki	JAP	16.	07.	1997	Japanese Couloir	
SANO	Tomoyasu	JAP	16.	07.	1997	Japanese Couloir	
CHRISTENSEN	Bo Belvedere	DK	09.	07.	1998	Japanese Couloir	
GRANLIEN	Mads	DK	09.	07.	1998	Japanese Couloir	
MATHORNE	Jan	DK	09.	07.	1998	Japanese Couloir	
PORSCHE	Dieter Albin	GER	10.	07.	1998	Japanese Couloir	
IWASITA	Yorito	JAP	29.	07.	1998	Japanese Couloir	
MARTÍNEZ	Jesús	E	31.	07.	1998	Japanese Couloir	
MARTINEZ	José Antonio	E	31.	07.	1998	Japanese Couloir	
BLANC	Abele	ITA	03.	07.	1999	Japanese Couloir	
KUNTNER	Christian	ITA	03.	07.	1999	Japanese Couloir	
GARCÍA	José Antonio (Pepe)	E	17.	07.	1999	Japanese Couloir	
LOCK	Andrew	AUS	17.	07.	1999	Japanese Couloir	
BYUN	Sung-Ho	SK	18	07.	1999	Japanese Couloir	
JOO	Woo-Pyoung	SK	18	07.	1999	Japanese Couloir	
KIM	Jae-Young	SK	18.	07.	1999	Japanese Couloir	
LEE	Jeong-Hyun	SK	18	07.	1999	Japanese Couloir	
[illegible]	Juan	E	08	07.	2001	Japanese Couloir	
IÑURRATEGI	Alberto	E	08	07	2001	Japanese Couloir	
ALVAREZ	Luis Wolfgang	CHL	09	07	2001	Japanese Couloir	
GALVEZ	Claudio	CHI	09	07	2001	Japanese Couloir	
MONDINELLI	Silvio (Gnaro)	ITA	03	08	2001	Japanese Couloir	
AMANO	Kazuaki	JAP	13	08	2001	Japanese Couloir	

BOGOMOLOV	Sergei	RUS	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
HAYAKAWA	Atsushi	JAP	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
KATO	Yoshinobu	JAP	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
LAVROV	Sergei	KAZ	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
LITVINOV	Vassili	KAZ	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
MOLGACHEV	Damir	KAZ	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
MORI	Shoichi	JAP	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
PIVTSOV	Vassili	KAZ	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
RASPOPOV	Aleksei	KAZ	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
TAKAHASHI	Kazuhiro	JAP	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
TANIYAMA	Hironori	JAP	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
URUBKO	Denis	KAZ	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
ZHUMAYEV	Maksut	KAZ	13.	08.	2001	Japanese Couloir	
GOTO	Fumiaki	JAP	05.	08.	2002	Japanese Couloir	
IWAZAKI	Hiroshi	JAP	05.	08.	2002	Japanese Couloir	
NOZAWAI	Ayumi	JAP	05.	08.	2002	Japanese Couloir	
TANABE	Osamu	JAP	05.	08.	2002	Japanese Couloir	
ALI SHER	Nisar Hussain	PAK	05.	07.	2003	Japanese Couloir	1
BAE	Young-Rok	SK	05.	07.	2003	Japanese Couloir	
BUENAGA	José Manuel	E	05.	07.	2003	Japanese Couloir	
CHA	Jin-Chol	SK	05.	07.	2003	Japanese Couloir	
DAWA NURBU		NEP	05.	07.	2003	Japanese Couloir	
EGOCHEAGA	Jorge	E	05.	07.	2003	Japanese Couloir	
SILVESTRINI	Nancy Noemi	ARG	05.	07.	2003	Japanese Couloir	
ZARZUELO	Eva	E	05.	07.	2003	Japanese Couloir	
GORJUNOV	Nikolai	UKR	23.	07.	2003	Japanese Couloir	
PUGACHEV	Sergei	UKR	23.	07.	2003	Japanese Couloir	
TERZYUL	Vladislav	UKR	23.	07.	2003	Japanese Couloir	
BENET	Romano	ITA	26.	07.	2003	Japanese Couloir	

BEREZIARTUA	Jesús (Josu)	E	26	07	2003	Japanese Couloir	
CHAPUISAT	Marianne	CH	26	07	2003	Japanese Couloir	
MEROI	Nives	ITA	26	07	2003	Japanese Couloir	
OIARZABAL	Juan Eusebio (Juanito)	E	26	07	2003	Japanese Couloir	2
PASABAN	Edurne	E	26	07	2003	Japanese Couloir	
VALLEJO	Iván	ECU	26	07	2003	Japanese Couloir	
VUERICH	Luca	ITA	26	07	2003	Japanese Couloir	
ALI	Qudrat	PAK	25	07	2004	Japanese Couloir	
ANTÓN	José Antonio	E	25	07	2004	Japanese Couloir	
BARBIER	Guillermo (Willy)	F	25	07	2004	Japanese Couloir	
DUJMOVITS	Ralf	GER	25	07.	2004	Japanese Couloir	
FESSLER	Peter	A	25.	07.	2004	Japanese Couloir	
KALTENBRUNNER	Gerlinde	A	25	07	2004	Japanese Couloir	
PAUNER	Carlos	E	25.	07.	2004	Japanese Couloir	
PÉREZ	Rakel	E	25.	07	2004	Japanese Couloir	
STAARTJES	Katja	NL	25.	07	2004	Japanese Couloir	
TAKEUCHI	Hirotaka	JAP	25.	07.	2004	Japanese Couloir	
WESSELIUS	Henk	NL	25	07.	2004	Japanese Couloir	
?	?	PAK	25.	07.	2004	Japanese Couloir	
?	?	PAK	25.	07.	2004	Japanese Couloir	
FOHAL	Jean-Luc	BEL	26.	07.	2004	Japanese Couloir	
GARCIA	João	POR	26.	07.	2004	Japanese Couloir	
HUARTE	Javier	E	26.	07.	2004	Japanese Couloir	
DAWA NURBU II		NEP	28	07.	2005	W Ridge	
DAWA WANGCHUK		NEP	28.	07.	2005	W Ridge	
FUJIKAWA	Katsuhito	JAP	28.	07.	2005	W Ridge	
KIM	Dae-Il	SK	28.	07	2005	W Ridge	
PEMA TSHERING I		NEP	28	07	2005	Japanese Couloir	
PHURBA CHHIRI		NEP	28.	07.	2005	Japanese Couloir	

SEONG	Nak-Jong	SK	28.	07.	2005	Japanese Couloir	
SO	Yang-Soo	SK	28.	07.	2005	Japanese Couloir	
TIKA RAM GURUNG		NEP	28.	07.	2005	Japanese Couloir	
ALZOLA	Xabier	E	29.	07.	2006	Japanese Couloir	
ZERAIN	Alberto (Zeras)	E	29.	07.	2006	Japanese Couloir	
ALI SHER	Nisar Hussain	PAK	31.	07.	2006	Japanese Couloir	2
ASAD KHAN	Hassan	PAK	31	07	2006	Japanese Couloir	
CHO	Baek-Lai	SK	31.	07.	2006	Japanese Couloir	
KIM	Chang-Ho	SK	31.	07.	2006	Japanese Couloir	
OH	Hee-Jun	SK	31.	07	2006	Japanese Couloir	
PLANIĆ	Iso	SER	31.	07.	2006	Japanese Couloir	
SADIQ	Muhammad	PAK	31.	07.	2006	Japanese Couloir	
BIANBA DUNZHU		CHN	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
BIANBA ZAXI I		CHN	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
BIANBA ZAXI II		CHN	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
CERING DOJE		CHN	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
JI JI		CHN	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
LUOZE (LODUE)		CHN	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
SONAM TASHI		CHN	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
NĚMEC	Zdeněk	CZE	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
NEŽERKA	Josef (Pepino)	CZE	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
ULVUND	Olav	NOR	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
AHMED	Nazir	PAK	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
ALI SHER	Nisar Hussain	PAK	12.	07.	2007	Japanese Couloir	3
HUSSAIN	Fida	PAK	12.	07.	2007	Japanese Couloir	
MÉCS	László	HUN	20.	07.	2007	Japanese Couloir	
PARKER	Michael (Mick)	AUS	29.	07.	2007	Japanese Couloir	
RODUIT	Olivier	CH	29.	07.	2007	Japanese Couloir	
ROUX	Frédéric	CH	29.	07.	2007	Japanese Couloir	

TROILLET	Jean	CH	29.	07.	2007	Japanese Couloir	
CSIZMADIA	Péter	HUN	29.	07.	2007	Japanese Couloir	
CSOLLÁNY	Katalin	HUN	29.	07.	2007	Japanese Couloir	
ERÖSS	Zsolt	HUN	29.	07.	2007	Japanese Couloir	
STERCZER	Hilda	HUN	29.	07.	2007	Japanese Couloir	
TARJÁNYI	István	HUN	29.	07.	2007	Japanese Couloir	
UGYAN	Anita	HUN	29.	07.	2007	Japanese Couloir	
HORN	Michael Fredrick (Mike)	SA	29.	07.	2007	Japanese Couloir	
ETEMADIFAR	Mehdi	IRN	30.	07.	2007	Japanese Couloir	
GAVAN	Alexandru Costin (Alex)	ROM	30.	07.	2007	Japanese Couloir	
ASTORI	Marco	ITA	15.	06.	2008	Japanese Couloir	
PIANTONI	Roberto (Roby)	ITA	15.	06.	2008	Japanese Couloir	
KOPOLD	Jozef (Dodo)	SLK	15.	06.	2008	Japanese Couloir	
PLULÍK	Vladimír (Vlado)	SLK	15.	06.	2008	Japanese Couloir	
MORAWSKI	Piotr	POL	25.	06.	2008	W Ridge	
HÁMOR	Peter	SLK	25.	06.	2008	W Ridge	
KIM	Jong-Cheol	SK	22.	07.	2008	Japanese Couloir	
CHHUMBI		NEP	22.	07.	2008	Japanese Couloir	
DAWA WANGCHUK		NEP	22.	07.	2008	Japanese Couloir	2
AFANASIEV	Victor	RUS	01.	08.	2008	SW Face (left part)	
BABANOV	Valeri	RUS	01.	08.	2008	SW Face (left part)	
REVOL	Elisabeth	F	01.	08.	2008	Japanese Couloir	
CHOCHIA	Pavel	RUS	01.	08.	2008	Japanese Couloir	
SHAMALO	Valeri	RUS	01.	08.	2008	Japanese Couloir	
BOYANOV	Doychin Vencislavov	BUL	26.	07.	2009	Japanese Couloir	
PETKOV	Nikolay Mihaylov	BUL	26.	07.	2009	Japanese Couloir	
PETROV	Bojan	BUL	26.	07.	2009	Japanese Couloir	
VALKOV	Nikolai	BUL	26.	07.	2009	Japanese Couloir	
HIRAIDE	Kazuya	JAP	26.	07.	2009	Japanese Couloir	

GUSTAFSSON	Veikka	SF	26.	07.	2009	Japanese Couloir	
KNILL	David	CZE	03.	08.	2009	Japanese Couloir	
NETÍK	Jaroslav (Jarda)	CZE	03.	08.	2009	Japanese Couloir	
TRÁVNÍČEK	Jan (Honza)	CZE	03.	08.	2009	Japanese Couloir	
ALEJANDRE	Marta Maria	E	03.	08.	2009	Japanese Couloir	
GOIKOETXEA	Nestor	E	03.	08.	2009	Japanese Couloir	
PORRAS	Oskar	E	03.	08.	2009	Japanese Couloir	
SORIA	Carlos	E	03.	08.	2009	Japanese Couloir	
IQBAL	Muhammad	PAK	03.	08	2009	Japanese Couloir	
PARWANA	Iqbal	PAK	03.	08.	2009	Japanese Couloir	
OH	Eun-Sun	SK	03.	08.	2009	Japanese Couloir	
DAWA WANGCHUK		NEP	03.	08.	2009	Japanese Couloir	3
PEMA TSHERING I		NEP	03.	08.	2009	Japanese Couloir	
HOLEČEK	Marek (Mára)	CZE	10.	08.	2009	Japanese Couloir	

1	JAPAN	38	0	38	03.08.1981				*02.08.1986*	1			12.07.1989					4	
2	SPAIN	36	1	35	22.08.1983					4			05.07.2003					5	
3	ITALY	22	1	21	10.08.1975				10.08.1975	1			26.07.2003					1	
4	PAKISTAN	22	4	18	27.07.1982													5	
5	SOUTH KOREA	20	0	20	16.07.1990					2			09.07.1997						
6	FRANCE	16	0	16	15.07.1980					3			27.07.1982					1	
7	SWITZERLAND	14	0	14	27.07.1982					1			26.07.2003					1	
8	NEPAL	13	2	11	12.07.1989													2	
9	POLAND	11	0	11	23.07.1983					2			16.07.1990						
10	UNITED KINGDOM	9	0	9	04.08.1994														
11	CZECH REP.	9	0	9	09.07.1997													1	
12	AUSTRIA	8	0	8	10.08.1975				10.08.1975	1			25.07.2004						
13	KAZAKHSTAN	7	0	7	13.08.2001														
14	GERMANY	7	0	7	22.07.1982				22.07.1982										
15	CHINA	7	0	7	12.07.2007					1			12.07.2007						
16	HUNGARY	7	0	7	20.07.2007					3			29.07.2007						
17	SLOVAKIA	7	0	7	20.06.1988														
18	RUSSIA	5	0	5	13.08.2001														
19	SLOVENIA	4	0	4	08.07.1977													1	

20	UNITED STATES	4	0	4	05.07.1958				12 08 1994										
21	BULGARIA	4	0	4	26.07.2009														
22	DENMARK	3	0	3	09.07.1998														
23	UKRAINE	3	0	3	23.07.2003													1	
24	CANADA	2	0	2	29.08.1990														
25	SWEDEN	2	0	2	09.07.1997														
26	CHILE	2	0	2	09.07.2001													1	
27	NETHERLANDS	2	0	2	25.07.2004					1			25.07.2004						
28	AUSTRALIA	2	0	2	17.07.1999														
29	MEXICO	1	0	1	15.07.1995													1	
30	NEW ZEALAND	1	0	1	10.07.1996														
31	ARGENTINA	1	0	1	05.07.2003					1			05.07.2003					1	1
32	ECUADOR	1	0	1	26.07.2003														
33	BELGIUM	1	0	1	26.07.2004														
34	PORTUGAL	1	0	1	26.07.2004														
35	SERBIA	1	0	1	31.07.2006														
36	NORWAY	1	0	1	12.07.2007														
37	SOUTH AFRICA	1	0	1	29.07.2007														
38	IRAN	1	0	1	30.07.2007													1	
39	ROMANIA	1	0	1	30.07.2007														
40	FINLAND	1	0	1	26.07.2009														
		298	8	290						21						26			1

1	a	05.	07.	1958	IHE Spur to SE Ridge	12	KAUFFMAN	Andrew John (Andy)	USA
							SCHOENING	Peter Kittlesby (Pete)	USA
2	a	10.	08.	1975	NW Face	2	HABELER	Peter	A
							MESSNER	Reinhold	ITA
3	a	08.	07.	1977	SW Face to SW Ridge	8	ŠTREMFELJ	Andrej	SLO
							ZAPLOTNIK	Jernej (Neje)	SLO
4	a	15.	07.	1980	Over Hidden Sud to SE Ridge	2	BARRARD	Maurice	F
							NARBAUD	Georges	F
5	a	22.	07.	1982	NW Face (German variant)	9	DACHER	Michael	GER
							HUPFAUER	Siegfried	GER
							STURM	Günter	GER
6	a	23.	06.	1983	NW Face (Swiss variant)	11	LORETAN	Erhard	CH
							RUEDI	Marcel	CH
7	a	23.	07.	1983	SW Face	2	KUKUCZKA	Jerzy	POL
							KURTYKA	Wojciech	POL
8	a	22.	08.	1983	W Ridge of Hidden Sud to SE Ridge	8	ARNAL	Victor	E
							CINTO	Ignacio	E

							ESCARTIN	Javier	E
							LÓPEZ	Jerónimo	E
							ORTAS	Lorenzo	E
							UBIETO	Antonio	E
3	b	28.	06	1984	W Ridge - NW Face (variant)	2	KAMMERLANDER	Johann (Hans)	ITA
							MESSNER	Reinhold	ITA
9	a	09.	06.	1985	NW Face (Italian variant)	2	CAMOZZI	Pierantonio	ITA
							DA POLENZA	Agostino	ITA
10	a	02.	08.	1986	Japanese Couloir	229	SHIMIZU	Osamu	JAP
							WAKUTSU	Kiyoshi	JAP
11	a	15.	07.	1990	SW Ridge complete	9	KATAYAMA	Takahiro	JAP
							RAZA	Ali	PAK
							SHAH	Rajab	PAK
							YAMANE	Tomoyuki	JAP
12	a	01.	08.	2008	SW Face (left part)	2	BABANOV	Valeri	RUS
							AFANASIEV	Victor	RUS

براڈ پیک 8047 میٹر

Broad Peak

نام اور بلندی:

براڈ پیک کی بلندی 8047 میٹر ہے یہ دنیا کی بارہویں اونچی چوٹی ہے۔ پاکستان کی چوتھی اونچی اور قراقرم سلسلے کی تیسری اونچی چوٹی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ براڈ پیک کی آخری بلندی تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر لمبی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ براڈ پیک کہلاتی ہے۔ اس کی بہت ساری چوٹیاں ہیں اور ساری ہی علیحدہ علیحدہ سر کی جاتی ہیں۔ اس میں سے براڈ پیک 8047 میٹر کا طول بلد 35.48 اور عرض بلد 76.34 ہے۔ دوسری چوٹی براڈ پیک مڈل (Middle) یا سنٹرل (Central) کی اونچائی 8011 میٹر اور طول بلد 31.49 اور عرض بلد 76.34 ہے۔ تیسری چوٹی براڈ پیک نارتھ (Broad Peak North) ہے جس کی بلندی 7490 میٹر اور طول بلد 35.49 اور عرض بلد 76.33 ہے۔ اس کی ایک اور چوٹی خروٹ کانگڑی (Kharut Kangri) کے نام سے بھی مشہور ہے۔ جس کی بلندی 6942 میٹر بتائی جاتی ہے۔

اس کا مشہور نام براڈ پیک ہے جس کا مطلب وسیع چوٹی یا پھیلی ہوئی چوٹی ہے۔ اس کا ایک اور نام بھی ہے فالکن کانگڑی مگر مقامی لوگ اس نام کو نہیں گردانتے۔ یہ قراقرم میں دریافت ہونے والی تیسری چوٹی ہے اس لئے اس کا نام کے تھری (K-3) بھی ہے، اس کے ساتھ ساتھ کچھ محققین اسے گاشر برم گروپ میں بھی گنتے ہیں۔ یہ بالتورو گلیشیئر سے کے ٹو جاتے ہوئے سیدھے ہاتھ پر واقع ہے اس کا کے ٹو سے فاصلہ صرف 8 کلومیٹر ہے۔

ابتدائی مہم و پہلی کامیابی:

جرمنی سے تعلق رکھنے والے مشہور کوہ پیما ڈاکٹر ہرلگ کوفر (Dr. Harrlig Koffer) براڈ پیک پر کوہ پیمائی

کے لئے 1954ء میں بالتورو گلیشیئر سے ہوتے ہوئے پہاڑ کے دامن میں اتر گئے۔ یہ اصل میں اس چوٹی پر باقاعدہ مہم نہیں تھی بلکہ اس مہم کی کاشر برم ون پر چڑھائی کی ناکام کوشش کے بعد باقی ماندہ دن براڈ پیک پر قسمت آزمائی تھی۔ مگر یہاں بھی خراب موسم اور برفانی طوفان کے باعث جنوب مغربی راستے سے کوشش کرنے والی مہم ناکام ہوگئی۔ اگرچہ مہم کیمپ تھری لگانے میں کامیاب ہوگئی تھی۔ اس مہم کے ہمراہ پاکستان آرمی سے کیپٹن علیم بھی رابطہ آفیسر کے طور پر ہمراہ تھے۔ مہم اگلے سال دوبارہ آنے کی مکمل تیاری کر کے واپس لوٹ گئی مگر اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ آتی تین سال کے وقفے کے بعد ایک اور مہم آ پہنچی۔

آسٹرین قراقرم ایکسپیڈیشن (Austrian Karakoram Expedition) کے نام سے مختلف یورپی ممالک کے کوہ پیما 1957ء میں براڈ پیک کو سر کرنے کی ٹھانے پاکستان آ پہنچے۔ چار کوہ پیماؤں پر مشتمل اس مہم میں صرف ہرمن بوہل پہلے پاکستان آ چکے تھے جب وہ 1953ء میں نانگا پربت کو سر کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ مہم کے ہمراہ پاکستان آرمی سے رابطہ آفیسر کے طور پر کیپٹن قادر مقرر کئے گئے۔ مہم پہلے کراچی آئی وہاں سے راولپنڈی اور پھر سکردو پہنچی۔ سکردو سے پورٹرز کی ایک فوج لے کر مئی کے اوائل میں براڈ پیک کے دامن میں اپنا بیس کیمپ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ بالترتیب پہلا، دوسرا اور تیسرا کیمپ قائم کرتے کرتے مئی پورا گزر گیا۔ 9 جون کو پوری مہم نے تیسرے کیمپ پر چڑھائی شروع کی اور شام کے قریب چاروں کوہ پیما ہرمن بوہل، فرٹز وینٹر سیلر، کرٹ ڈیم برگر اور لیڈر مارکوس شمک چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور 800 میٹر بلندی والی ایک اور چوٹی انسانی قدموں سے شکست کھا گئی۔

براڈ پیک کی ہی ایک اور بلندی جو کہ براڈ پیک سنٹرل کے نام سے 8011 میٹر بلند ہے پر 1976ء میں فرانسیسی مہم نے قسمت آزمائی کی مگر ناکام واپس لوٹ آئی اور بعد میں ہسپانوی کوہ پیما پہلی بار 1981ء میں سر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

براڈ پیک کی ہی ایک اور بلندی جو کہ براڈ پیک نارتھ کے نام سے 7490 میٹر بلند ہے ایک اطالوی مہم کی 1982ء میں ناکام کوشش کے بعد 1983ء میں سر کر لی گئی۔ یوں براڈ پیک کی تمام بلندیاں ایک کے بعد ایک تاریخ کا حصہ بن گئیں۔

A	B	C	D	E	F	G	H	I	J	K	L	M	N	O	P	Q	R	S	T
1	JAPAN	50		50	08.08.1977					3			27.06.1988					1	
2	SPAIN	45		45	05.08.1981					5			06.07.2006					1	
3	ITALY	34		34	02.08.1982					2			08.08.2003					1	1
4	AUSTRIA	29	1	28	09.06.1957					2			24.06.2007					1	
5	GERMANY	24		24	23.07.1982					1			16.08.1986					1	
6	SWITZERLAND	18		18	30.06.1983					1			28.06.2006						
7	UNITED STATES	17		17	28.06.1983					1			13.08.1995					1	
8	PAKISTAN	17		17	02.08.1982														
9	SOUTH KOREA	17		17	12.07.1995					2			12.07.2007					6	
10	POLAND	16	2	14	30.07.1982					2			30.06.1983					1	1
11	NEPAL	13		13	29.07.1993														
12	SLOVENIA	12		12	28.07.1986					1			29.07.1986						
13	AUSTRALIA	11		11	16.08.1986														
14	IRAN	11		11	27.07.2004														
15	KAZAKHSTAN	9	1	8	16.07.2003														
16	UNITED KINGDOM	8		8	25.06.1983					1			18.07.1984					2	
17	RUSSIA	8		8	17.07.2003					1			20.07.2007						

18	CZECH REP.	7		7	22.06.1986													2	
19	HUNGARY	6		6	31.07.2002					3			11.08.2007						
20	FRANCE	5		5	25.06.1983					1			06.07.2006					2	1
21	CANADA	4		4	13.08.1995					1			13.08.1995					1	
22	MEXICO	3		3	09.07.1994														
23	DENMARK	2		2	23.07.1994														
24	BULGARIA	2		2	23.07.2001														
25	IRELAND	2		2	28.06 2006														
26	COLOMBIA	2		2	26.06.1984														
27	ECUADOR	2		2	12.07.2007														
28	SERBIA	2		2	12.07.2007														
29	SLOVAKIA	2		2	08.07.2006													1	
30	ROMANIA	1		1	02.08.1992														
31	SWEDEN	1		1	02.07.1994														
32	NEW ZEALAND	1		1	27.07.2004														
33	ARGENTINA	1		1	20.07.2007														
34	LITHUANIA	1		1	20.07.2007														
35	PORTUGAL	1		1	17.07.2008														
36	FINLAND	1		1	31 07.2008														
		385	4	381		27								21					3

1	a	09	06	1957	W Spur-Broad Col-N Ridge	374	8051	WINTERSTELLER	Fritz	A
							8051	SCHMUCK	Marcus	A
							8051	DIEMBERGER	Kurt	A
							8051	BUHL	Hermann	A
2		17	07	1984	Traverse from Broad North	5	8051	KUKUCZKA	Jerzy	POL
							8051	KURTYKA	Wojciech	POL
1	b	09	07	1994	WSW Spur-W Face-N Ridge	1	8051	CARSOLIO	Carlos	MEX
3		25	07	2005	SW Face-S Ridge	2	8051	SAMOILOV	Sergei	KAZ
							8051	URUBKO	Denis	KAZ
1	c	26	06	2008	W Spur-W Face-N Ridge	1	8051	KOPOLD	Jozef (Dodo)	SLK
1	d	17	07	2008	NW Face-Broad Col-N Ridge	2	8051	AFANASIEV	Victor	RUS
							8051	BABANOV	Valeri	RUS
1		28	07	1975	W Face-S Ridge	5	8011	GLAZEK	Kazimierz	POL
							8011	KESICKI	Marek	POL
							8011	KULIŚ	Janusz	POL
							8011	NOWACZYK	Bohdan	POL
							8011	SIKORSKI	Andrzej	POL
2		16	07	1984	Traverse from N Peak	5	8011	KUKUCZKA	Jerzy	POL
							8011	KURTYKA	Wojciech	POL
3		04	08	1992	E Face	4	8011	CADIACH	Oscar	E
							8011	DALMAU	Enric	E
							8011	RÀFOLS	Lluis	E
							8011	SONCINI	Alberto	ITA

BC	1	POLAND	7		7	28.07.1975	7	28.07.1975					3
BC	2	SPAIN	3		3	04.08.1992	3	04.08.1992					
BC	3	JAPAN	3		3	18.07.1995	3	18.07.1995					
BC	4	ITALY	1		1	04.08.1992	1	04.08.1992					
BC			14	14			14						3

	NAME	FIRST NAMES	NAT	D	M	Y	ROUTE	CAUSE
1	PUJOL	Enric	E	05.	08.	1981	W Spur-Broad Col-N Ridge	Fall
2	FRICK	Hans	CAN	16.	05.	1982	W Spur-Broad Col-N Ridge	Avalanche
3	THEXTON	Peter	UK	29.	06.	1983	W Spur-Broad Col-N Ridge	Illness
4	KOZLOWSKA	Barbara	POL	18.	08.	1985	W Spur-Broad Col-N Ridge	Drowned glacier stream above BC
5	ELLIOTT	Liam	UK	22.	08.	1986	W Spur-Broad Col-N Ridge	Hole in the cornice of summit ridge
6	JANG	Yong-Il	SK	20.	08.	1988	W Spur-Broad Col-N Ridge	Avalanche
7	LYNCKE-KRÜGER	Kurt	GER	24.	07.	1990	W Spur-Broad Col-N Ridge	Fall
8	BÍLEK	Bohuslav	CZE	11.	06.	1994	W Spur-Broad Col-N Ridge	Altitude edema at BC
9	HIMER	Alexej	CZE	22.	06.	1994	W Spur-Broad Col-N Ridge	Fall
10	PARK	Hyun-Jae	SK	12.	07.	1995	W Spur-Broad Col-N Ridge	Fall
11	LIN	Sun-Taek	SK	23.	07.	1996	W Spur-Broad Col-N Ridge	Exposure?
12	YANG	Jae-Mo	SK	23.	07.	1996	W Spur-Broad Col-N Ridge	Exposure?
13	HAN	Dong-Keun	SK	23.	07.	1996	W Spur-Broad Col-N Ridge	Exposure?
14	YOKOTAGAWA	Fukuzo	JAP	16.	06.	1997	W Spur-Broad Col-N Ridge	Avalanche (Camp III and Camp II)
15	BUBB	Jefferey	USA	16.	06.	1997	W Spur-Broad Col-N Ridge	Avalanche

16	**ESCOFFIER**	Eric	F	29.	07.	1998	W Spur-Broad Col-N Ridge	Disappearance
17	**BESSIÈRES**	Pascale	F	29.	07.	1998	W Spur-Broad Col-N Ridge	Disappearance
18	**HUN**	Seong-Kwan	SK	11.	07.	1999	W Spur-Broad Col-N Ridge	Fall
19	**KRONTHALER**	Markus	A	08.	07.	2006	W Spur-Broad Col-N Ridge	Exhaustion ?
20	**PLULÍK**	Vladimír (Vlado)	SLK	27.	06.	2008	W Spur-Broad Col-N Ridge	Disappearance
21	**CASTAGNA**	Cristina	ITA	18.	07.	2009	W Spur-Broad Col-N Ridge	Fall into Crevasse
1	**NOWACZYK**	Bohdan	POL	28.	07.	1975	W Face-S Ridge	Disappearance
2	**KĘSICKI**	Marek	POL	29.	07.	1975	W Face-S Ridge	Fall
3	**SIKORSKI**	Andrzej	POL	29.	07.	1975	W Face-S Ridge	Fall

گاشر برم ٹو 8035 میٹر (Gasherbrum 2) یا جی ٹو یا K-4

نام:

گاشر برم ٹو 8035 میٹر بلندی کے ساتھ دنیا کی تیرہویں اونچی چوٹی ہے۔ قراقرم سلسلے کی چوتھی اونچی چوٹی اور پاکستان کی پانچویں اور 8000 میٹر سے بلند آخری اونچی چوٹی ہے، اس کے ساتھ ساتھ گاشر برم گروپ کی تیسری (براڈ پیک کی شمولیت) اونچی چوٹی ہے۔

اپنی دریافت کی ترتیب سے یہ گاشر برم ٹو کا نام لے پائی اور قراقرم میں اپنی دریافت کے حساب سے یہ کے فور (K-4) کے نام سے بھی جانی جاتی ہے، اس کا طول بلد 35.45 اور عرض بلد 76.39 ہے۔ یہ چوٹی گاشر برم ون کے بالکل ساتھ ہی واقع ہے اور گاشر برم ون اور ٹو کا بیس کیمپ (Base Camp) ایک ہی ہے۔ چڑھائی کے کچھ ہی دیر بعد اس کا راستہ گاشر برم ون سے علیحدہ ہو جاتا ہے اس کو آسانی کے لئے کہا جا سکتا ہے کہ گاشر برم ون اور ٹو ایک پہاڑ کے دو چہرے ہیں۔

دریافت:

گاشر برم ٹو پہاڑ اپنے پورے گروپ گاشر برم کے ساتھ 1909ء میں دریافت ہوا۔ جب ڈیوک آف ابروزی اور وٹیوریا سلوانے اپنی بالتورو مہم میں اس کی تفصیل بیان کی۔ ایک محقق کے نزدیک اسے 1892ء کی مہم میں مارٹن کنووے نے دریافت کیا تھا۔

ابتدائی مہمات اور پہلی کامیابی:

گاشر برم ٹو 8000 میٹر سے بلند سب سے آسان پہاڑ ہے بالکل سیدھی چڑھائی اور آسان کوہ پیمائی سے مشہور ہے۔ یہاں آسان پہاڑ کا مطلب عام فہم نہیں بلکہ دوسرے 8000 میٹر بلند پہاڑوں میں سے سب سے زیادہ آسان ہے۔

1956ء میں تین رکنی مہم آسٹریا سے فرٹز موراوک(Fritz Moravec) کی سربراہی میں گاشربرم ٹو کو سر کرنے کے لئے آئی۔ مہم میں جوزف لارچ اور ہنس ویلن پورٹ لیڈر کی رہنمائی کے لئے ہمراہ تھے۔ تینوں نے 6 جولائی کو کیمپ تھری سے آخری چڑھائی شروع کی اور رات بغیر کیمپ کے ایک برفانی کھوہ میں اپنی سلیپنگ بیگ (Sleeping Bag) میں بسر کی جسے بیویک سیک (Bivovac Sack) کہتے ہیں۔ اگلی صبح سفر جاری رہا اور تقریباً دوپہر 11:30 بجے چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ یوں گاشربرم ٹو 7 جولائی 1956ء کو پہلی بار سر ہوگئی۔

گاشربرم ٹو کو ایک ہی راستے سے سر کیا جاتا ہے جو کہ جنوب مغربی چڑھائی کہلاتا ہے۔ اس کی چڑھائیاں دوسرے پہاڑوں کی نسبت زیادہ عمودی اور تکنیکی نہیں ہیں اور ہلکی عمودی ہونے کے ساتھ ساتھ خطرناکی سے بھی پاک ہیں۔ کیمپ ٹو اور تھری سے اوپر راستہ بھٹکنے کا ڈر بھی نہیں ہے جیسا کہ چڑھائی ایک مخصوص زاویے کے ساتھ راستہ بناتی ہوئی اوپر اُٹھتی چلی جاتی ہے۔ تقریباً تمام کیمپ سیدھے ہموار برفانی تختوں پر قائم ہیں اور تمام کیمپوں کے درمیان فاصلہ بھی اوسطاً چھ سے سات گھنٹے کا ہے۔

آسان اور کم تکنیکی ہونے کے باعث گاشربرم ٹو پر ہر سال بہت سی مہمات آتی ہیں اور ہر کیمپ کے درمیان رسیوں کا ایک جال سا بن جاتا ہے۔ زیادہ استعمال کی وجہ سے مستقل راستہ بن جاتا ہے اور اسے سر کرنا اور بھی آسان ہو جاتا ہے۔

گاشربرم ٹو پر جنوب مغربی راستے سے کیمپ کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے۔

- ☆ بیس کیمپ (Base Camp) 5300 میٹر
- ☆ کیمپ ون (Camp 1) 5900 میٹر
- ☆ کیمپ ٹو (Camp 2) 6550 میٹر
- ☆ کیمپ تھری (Camp 3) 6900 میٹر
- ☆ کیمپ فور (Camp 4) 7300 میٹر

A	B	C	D	E	F	G	H	I	J	K	L	M	N	O	P	Q	R	S	T
1	SPAIN	116	1	115	02.08.1980					7			13.07.1997					4	
2	FRANCE	87	2	85	18.06 1975					9			06.08.1981					4	
3	JAPAN	67		67	02.08.1980					9			08.08.1988					4	
4	PAKISTAN	64	17	47	04.08.1979														
5	AUSTRIA	64		64	07.07.1956					5			25.07.1998					1	
6	GERMANY	64	3	61	09.08 1978					5			28.06.1987					3	
7	SWITZERLAND	57		57	03.08.1981					6			22.07.2000					1	
8	ITALY	51	1	50	24.07.1982					8			11.07.1985						
9	POLAND	46	5	41	01.08 1975					7			12.08.1975						
10	SOUTH KOREA	44		44	19.07.1991					3			17.07.1997						
11	UNITED STATES	41		41	11.07.1985					5			01.08.1994					2	
12	UNITED KINGDOM	17	2	15	28 06.1987					1			12.07.1989						
13	NEPAL	14		14	08 07.1997														
14	CZECH REP.	11		11	25.06.1988					1			25.06.1988						
15	HUNGARY	10		10	19.07.2003					3			19.07.2003						
16	SLOVENIA	9		9	04.08 1986					1			27.07.2004						
17	CHINA/TIBET	8		8	10.07.1995														
18	KAZAKHSTAN	8		8	14.07.1997														
19	MEXICO	8		8	18.07.1992					1			22.07.2006						
20	NETHERLANDS	8		8	25.06.1988														
21	BELGIUM	7		7	08.08.1988					2			08.08.1988					1	
22	CHILE	6		6	09.06.1979														
23	TURKEY	6		6	22.07.2005					2			22.07.2005						

24	NEW ZEALAND	6		6	10.07.1987					1			16.08.1987						
25	AUSTRALIA	5		5	16.08.1987					1			26.07.2004						
26	NORWAY	4		4	01.08.1994														
27	SWEDEN	4		4	31.07.1985														
28	SLOVAKIA	4		4	25 06.1988					1			25.06.1988						
29	RUSSIA	4		4	18.08.2001														
30	IRAN	3		3	10.07.1997														
31	BULGARIA	2		2	23.07.1992														
32	UKRAINE	2		2	01 08.1994														
33	ANDORRA	2		2	09 07.1999					1			09.07.1999						
34	VENEZUELA	2		2	28 07.2000														
35	ECUADOR	2		2	09.07 2001														
36	ARGENTINA	2		2	07.07.2006														
37	SERBIA	2		2	12.07.2006														
38	ROMANIA	2		2	26 07.1998														
39	GEORGIA	2		2	30.07 2008														
40	DENMARK	2		2	01.08.2008														
41	LUXEMBOURG	1		1	08.08.1987														
42	LIECHTENSTEIN	1		1	16.08.1993														
43	BRAZIL	1		1	10.07.1999														
44	LATVIA	1		1	23.07.2000														
45	GREECE	1		1	10.07.2001														
46	PORTUGAL	1		1	03.08.2001														
47	LITHUANIA	1		1	26 07.2006														
48	SOUTH AFRICA	1		1	12.08.2007														
49	FINLAND	1		1	08.07.2008														
		872		31 841						79									20 0

1	07.	07.	1956	SW Ridge - E Ridge	857	8034	LARCH	Josef (Sepp)	A
						8034	MORAVEC	Fritz	A
						8034	WILLENPART	Johann	A
2	18.	06.	1975	S Ridge-E Ridge	3	8034	BATARD	Marc	F
						8034	SEIGNEUR	Yannick	F
3	01.	08.	1975	SW Ridge-NW Face	3	8034	CICHY	Leszek	POL
						8034	ONYSZKIEWICZ	Janusz	POL
						8034	ZDZITOWIECKI	Krzysztof	POL
4	01.	07.	1983	SE Ridge complete-E Ridge	2	8034	KUKUCZKA	Jerzy	POL
						8034	KURTYKA	Wojciech	POL
5	25.	06.	1988	S Ridge-SE Face-E Ridge	4	8034	DE BOS	René	NL
						8034	JACOBSE	Jeroen	NL
						8034	VAN DER MEULEN	Hans	NL
						8034	VAN WAARDENBURG	Grjan	NL
6	04.	07.	1995	SW Ridge-W Ridge	1	8034	CARSOLIO	Carlos	MEX
7	20.	07.	2007	NE Face-N Ridge	2	8034	BERNASCONI	Daniele	ITA
						8034	UNTERKIRCHER	Karl	ITA
					872				

1	24.	06.	1983	SE Ridge, traverse to Main	2	7758	KUKUCZKA	Jerzy	POL
						7758	KURTYKA	Wojciech	POL
2	10.	07.	2006	NE Face of GII East-NE Ridge	3	7758	HÄHLEN	Cedric	CH
						7758	MITTERER	Hans	CH
						7758	STECK	Ulrich (Ueli)	CH
					5				

	NAME	FIRST NAME		TRIBE	NAT.	D	M	Y	ROUTE	CAUSE	
1	VILLARET	Bernard			F	late	06.	1975	S Ridge-E Ridge	Cold Exhaustion	
2	HIRAMATSU	Yoshinori			JAP	27.	05.	1976	S Gash Glacier	Fall	
3	MIYAMOTO	Taketoshi			JAP	27.	05.	1976	S Gash Glacier	Fall	
4	MATSUURA	Osamu			JAP	01.	06.	1976	S Gash Glacier	Exhaustion	
5	BRINDEIRO	Glenn			USA	02.	07.	1982	SW Ridge - E Ridge	Avalanche	
6	GRUNER	Gerhard			GER	mid	07.	1982	SW Ridge - E Ridge	Disappearance	
7	WOLF	Norbert			A	mid	07.	1982	SW Ridge - E Ridge	Cold	
8	NAKANO	Toru			JAP	24.	06.	1985	SW Ridge - E Ridge	Fall	
9	BOUYGUES	Pierre			F	11.	07.	1985	SW Ridge - E Ridge	Illness	
10	RÁBAGO	Carlos		Madrilian	E	12.	07.	1986	SW Ridge - E Ridge	Illness	
11	HEFTI	Jean- Pierre			CH	29.	06.	1987	SW Ridge - E Ridge	Fall	x
12	ALBET	Henri			F	25.	06.	1988	SW Ridge - E Ridge	Fall on monoski	x
13	SILVER	Gary			USA	09.	07.	1988	SW Ridge - E Ridge	Illness	
14	BASSON	Michel			F	06.	07.	1988	SW Ridge - E Ridge	Pulmonary Edema	
15	IBARGUREN	Antton		Basque	E	13.	07.	1989	SW Ridge - E Ridge	Fall	x
16	IÑURRATEGI	Felix		Basque	E	28.	07.	2000	SW Ridge - E Ridge	Fall	x
17	BASSINE	François			BEL	20.	07.	2001	SW Ridge - E Ridge	Fall	
18	ZAUNER	Ernst-Robert			GER	18.	07.	2007	SW Ridge - E Ridge	Avalanche	
19	HECKELE	Arne			GER	18.	07.	2007	SW Ridge - E Ridge	Avalanche	
20	BARBERO	Luis Maria		Valencian	E	20.	07.	2009	SW Ridge - E Ridge	Disappearance	

گاشر برم تھری 7952 میٹر

Gasherbrum 3

نام:

گاشر برم تھری اپنی بلندی 7952 میٹر کے ساتھ دنیا کی پندرھویں اونچی چوٹی ہے اور پاکستان کی چھٹی اور قراقرم کی پانچویں اونچی چوٹی کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی ایک خاص بات دنیا میں آٹھ ہزار میٹر بلند چودہ چوٹیوں کے بعد سب سے پہلا نمبر اس کا آتا ہے جو کہ آٹھ میٹر کے طلسماتی ہندسے سے کچھ ہی کم ہے۔ گاشر برم ٹو اور گاشر برم فور کے درمیان واقع یہ چوٹی طول بلد 35.44 اور عرض بلد 76.38 پر واقع ہے۔

دریافت:

گاشر برم تھری کی دریافت گاشر برم ون اور ٹو کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔

پہلی کامیابی:

1975ء تک یہ دنیا کی سب سے اونچی چوٹی تھی جو کہ کبھی سر نہ کی جا سکی کا خطاب رکھتی تھی۔ ایک پولینڈ کی ٹیم جس میں تمام خواتین شامل تھیں اور ان کی مدد کے لئے کچھ مرد کوہ پیما تھے، نے اس پر قسمت آزمائی شروع کی اور ٹیم کی سربراہ مس وانڈا سمیت چار خواتین اسے 1975ء میں سر کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ پہلی کامیابی کے 29 سال بعد اسپین سے تعلق رکھنے والے دو کوہ پیما البرتو اینورتگی اور جون بیلو کی 2004ء میں اسے دوسری بار سر کرنے میں کامیاب ہوئے۔

گاشر برم فور 7925 میٹر

Gasherbrum 4

گاشر برم فور 7925 میٹر کے ساتھ دنیا کی سترہویں اونچی، پاکستان کی ساتویں اونچی اور قراقرم کی چھٹی اونچی چوٹی ہے۔ گاشر برم گروپ میں اس کا نمبر چوتھا ہے۔ گاشر برم بالتورو گلیشئر اور گورڈن آسٹن گلیشئر کے سنگم پر ایک کنارے پر واقع ہے اس کا طول بلد 35.45 اور عرض بلد 76.37 ہے۔ بالتورو گلیشئر پر سفر کرتے ہوئے یہ دور سے ہی نظر آنا شروع ہو جاتی ہے اور اپنی مخصوص تکونی ساخت کی بنا پر نہایت خوبصورت منظر پیش کرتی ہے۔

دریافت:

اس کی دریافت بھی براڈ پیک اور کے ٹو کے ساتھ ہی ہوئی تھی (تفصیل کے لئے براڈ پیک اور کے ٹو کی دریافت والے مضمون سے استفادہ کیا جا سکتا ہے)۔

پہلی کامیابی:

تاریخ میں پہلی بار اس کی چوٹی تک پہنچنے کا اعزاز اطالوی کوہ پیماؤں کو حاصل ہوا جب 1958ء میں ریکارڈو کیسن کی سربراہی میں اطالوی ٹیم آئی۔ شمالی راستے سے پہاڑ پر چڑھائی شروع کی گئی اور ٹیم میں شامل دو مضبوط کوہ پیماؤں، والٹر بوناٹی اور کارلو موری پہاڑ کی چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔
پہلی کامیابی کے بعد یہ پہاڑ اپنی مشکلات کی بنا پر ایک لمبے عرصے تک کوہ پیماؤں کے لئے چیلنج بنا رہا۔

یہاں تک کہ 1986ء میں آسٹریا سے تعلق رکھنے والی ٹیم کے دو کوہ پیما گریگ چائلڈ اور مکار تھنی سٹیپ گاشر برم فور کو شمال مغربی راستے سے سر کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

1997ء میں پہلی بار یہ چوٹی درمیانی راستے سے سر ہوئی جب کوریا سے تین بہادر کوہ پیما یوہک جے، ہانگ جنگ ہو، کم تونگ خوان چوٹی تک مشکل ترین راستے سے پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

1999ء میں ایک اور کورین ٹیم کے دو ممبر کانگ یون ریونگ اور یون چی وان شمال مغربی راستے سے چوٹی تک پہنچے۔

2008ء میں ایک سپینش ٹیم میں شامل دنیا کے مشہور ترین کوہ پیماؤں البرتو اینورتگی، جوان والجیو، جون کارلوس، مائیکل زبالزا اور خیران لاخورے چوٹی کے ایک کنارے تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

دستگل سر 7885 میٹر

Distaghil Sar

نام وتعارف:

دستگل سر سلسلہ قراقرم کی ایک ذیلی شاخ ہسپر مستاغ میں واقع ہے۔ یہ بلندی کے لحاظ سے دنیا کی انیسویں پاکستان کی آٹھویں اور قراقرم کی چھٹی اونچی چوٹی ہے۔ اس کی بلندی 7885 میٹر ہے۔ دستگل سر اس لحاظ سے منفرد ہے کہ 7400 میٹر سے اوپر یہ پہاڑ تین کلومیٹر وسیع راستہ رکھتا ہے اور اس کی تھوڑے سے فرق کے ساتھ تین مختلف چوٹیاں ہیں جن میں دستگل سر نارتھ ویسٹ 7885 میٹر۔ دستگل سر سینٹرل 7760 میٹر اور دستگل سر ساؤتھ 7696 میٹر ہے۔ دستگل سر 36.19 طول بلد اور 75.11 عرض بلد پر واقع ہے۔

دریافت وابتدائی مہمات:

جارج کوکیرل (George Cockerill) نے تاج برطانیہ کی شمالی سرحدوں کا تعین کرنے کے لئے 1892ء میں مغربی قراقرم کا سفر اختیار کیا۔ اس مہم میں وہ شِشال پاس سے ہوتا ہوا چپرسان وادی میں پہنچا۔ اس سفر میں اس نے سب سے پہلے دستگل سر کی نشاندہی کی۔ بعد میں 13-1911ء میں کینتھ میسن سروے آف انڈیا کے توسط سے اس خطے میں آیا اس نے دستگل سر کو دستگل ون اور ٹو میں تقسیم کیا۔ 1925ء میں آنے والی مہم میں ڈاکٹر فلپس کرسٹیان نے دستگل سر کے شمالی اور جنوبی راستوں کے بارے میں مزید تحقیق کی۔

دستگل سر پر سب سے پہلی مہم جرمنی اور آسٹریا کے کوہ پیماؤں پر مشتمل 1954ء میں آئی۔ مگر وہ خراب موسم کی وجہ سے خاطر خواہ کامیابی نہ حاصل کر سکے جبکہ مہم ختم ہونے سے پہلے حادثے میں ایک ممبر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ دستگل سر کوہ پیمائی کے لئے اگلی مہم 1957ء میں ایک انگریز الفریڈ گریگوری کی سربراہی میں آئی جو

اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود صرف تقریباً 6700 میٹر تک ہی پہنچ پائی۔

1959ء میں سوئس ٹیم قسمت آزمائی کے لئے آئی۔ برٹش ٹیم نے مشکل راستے کی بجائے قدرے لمبا مگر آسان راستہ اختیار کیا اور باآسانی 7000 میٹر تک پہنچ گئے۔ مگر خراب موسم کے باعث مہم کو ختم کرنا پڑا۔ اگلے ہی سال 1960ء میں وولف گانگ سٹیفن کی سربراہی میں آسٹرین ٹیم آئی انہوں نے پرانی مہمات کے تجربات کی روشنی میں کوہ پیمائی جاری رکھی۔ اور دو کوہ پیما گنتھر سٹارکر اور ڈائسٹر مرچنٹ دستگل سر کو سر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

دستگل سرون کی کامیابی کے بعد اس کی دوسری چوٹی 1980ء میں پولینڈ کی ٹیم نے سر کی۔

کنیانگ چش 7852 میٹر Knnyang Chhish

نام اور محل وقوع:

کنیانگ چش تھوڑے سی لفظی تلفظ کے ساتھ مختلف لہجوں میں پکاری جاتی ہے جس میں کنیانگ چش، کنیانگ کیش اور انگریزی میں Khunyang Chhish، Kunyang Chhish، Kanyang Kish کے نام سے ہیں۔ اس کی بلندی 7852 میٹر ہے جبکہ کچھ جگہوں پر اسے 7823 میٹر بھی دکھایا گیا ہے۔ کنیانگ چش دنیا کی اکیسویں بلند ترین چوٹی اور پاکستان کی نویں اور قراقرم کی آٹھویں بلند چوٹی ہے جبکہ قراقرم کے ذیلی پہاڑی سلسلے ہسپر مستاغ کی دستگل سر کے بعد دوسری بلند چوٹی ہے۔ یہ کنیانگ گلیشیر کے جنوب مغرب میں واقع ہے اور اس کا طول بلد 32.12 اور عرض بلد 75.12 ہے۔ کنیانگ چش کا پہاڑ اپنی مختلف بلندیاں رکھتا ہے جس میں کنیانگ چش 7892 میٹر، کنیانگ چش جنوبی 7620 میٹر، کنیانگ چش مشرقی 7400 میٹر، کنیانگ چش مغربی 7350 میٹر، کنیانگ چش شمالی 7108 میٹر شامل ہیں۔

دریافت وکوہ پیمائی:

1924ء میں ڈاکٹر ویزر (Visser) کی سربراہی میں ایک مہم نے اس چوٹی کو دریافت کیا۔ 1962ء میں پاکستان اور برطانوی کوہ پیماؤں پر مشتمل مہم نے اپنی قسمت آزمائی شروع کی۔ تقریباً 7000 میٹر کی بلندی پر ایک حادثہ میں مہم کے سربراہ میجر جیمز ملز ایک ساتھی کیپٹن جونز کے ہمراہ ایک ایوالانچ کی زد میں آ کر جان کی بازی ہار گئے۔ باقی ٹیم نے دونوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی مگر ناکام ہوئے اور مہم کو ختم کر دیا گیا۔

1925ء میں جاپانی مہم آئی اور 7200 میٹر کی بلندی پر ایک پہاڑی تودہ گرنے کے باعث کوہ پیما تا کیونا کاموراگم ہو گیا اور مہم کو ختم کرنا پڑا۔ 1971ء میں پولش ٹیم آئی۔ ٹیم کے سربراہ Androzej Zawanda نے کامیابی سے اپنا سفر جاری رکھا لیکن کیمپ تھری کے پاس ایک ممبر جان فرانزک ایک کریوس میں گر کر ہلاک ہو گیا۔ اس حادثے کے باوجود مہم جاری رہی اور 26 اگست 1971ء کو کنیانگ چش تاریخ میں پہلی بار سر کر لی گئی۔

مشہ بروم 7821 میٹر Masherbrum یا کے ون K-1

نام:

مشر بروم کے نام سے مشہور پہاڑ کے ون (K-1) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ 7821 میٹر بلند یہ پہاڑ دنیا کا بائیسواں بلند ترین اور پاکستان کا دسواں بلند ترین پہاڑ ہے۔ یہ مرکزی قراقرم میں واقع ہے۔ اس کا طول بلد 35.37 اور عرض بلد 76.19 ہے۔

دریافت:

مشر بروم سب سے پہلے 1856ء میں جارج تھامس منٹگمری نے دریافت کی تھی۔ اس کی دریافت قراقرم کی باقی اہم چوٹیوں کے ساتھ ہی ہوگئی تھی۔ اسی وجہ سے اسے کے ون کا نام دیا گیا تھا جو کہ آج کل بہت کم لوگ جانتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں۔ اس کی دو چوٹیاں ہیں۔ ایک شمالی چوٹی 7821 میٹر اور دوسری جنوب مغربی 7806 میٹر بلند ہے۔ دونوں چوٹیاں سر ہو چکی ہیں۔

ابتدائی مہمات و پہلی کامیابی:

اپنی دریافت سے لے کر 1938ء تک یہ پہاڑ کوہ پیاؤں کی پہنچ سے دور رہا۔ یہاں تک کہ 1938ء میں برطانوی کوہ پیاؤں نے اس پر قسمت آزمائی کا فیصلہ کیا۔ مہم کے سربراہ جیمز ویلر تھے مہم نے کامیابی سے سات کیمپ مقرر کئے اور 7620 میٹر کی بلندی تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ برفانی طوفان میں پھنسنے کی وجہ سے واپسی کا سفر بغیر کامیابی کے شروع کیا تو نیچے اُترتے ہوئے شدید برفباری میں ایک ممبر ہیرسین پاؤں کی انگلیوں میں خون جم جانے کے باعث تمام انگلیوں سے محروم ہوگیا۔ مہم ناکام واپس لوٹ آئی۔
جنگ عظیم دوئم کی وجہ سے کافی عرصہ کوئی کوہ پیا ٹیم نہ آسکی۔ حالات بہتر ہونے پر 1955ء میں نیوزی لینڈ

کی ایک ٹیم آئی۔ 1938ء والے راستے سے چڑھائی شروع کی مگر راستہ نہ ملنے کی باعث جلد واپس آنا پڑا۔

1955ء میں ہی ایک اور امریکی ٹیم آئی مگر وہ بھی ناکام لوٹ گئی۔

1957ء میں ایک اور ٹیم آئی مگر ایک ممبر کی جان گنوانے کے بعد بغیر سر کئے واپس لوٹ آئی۔

1960ء میں ایک دس رکنی امریکی ٹیم جس میں تین پاکستانی بھی شامل تھے۔ ڈاکٹر جارج بیل کی سربراہی میں آئی۔ تقریباً 7315 میٹر کی بلندی پر چھٹا کیمپ لگایا گیا اور کامیابی سے بلندی کا سفر جاری رکھا۔ موسم کی خرابی، شدید برفباری اور راستے کی مشکل کے باوجود 5 جولائی کی علی الصبح مہم کے سربراہ جارج بیل اور (Unsoled) چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ ٹیم کے باقی ممبران میں سے تین ممبران نے بشمول پاکستانی کیپٹن جاوید اختر نے بھی چوٹی کی طرف اپنا سفر جاری رکھا اور ناقابل یقین جدوجہد کے بعد 8 جولائی کی شام کیپٹن جاوید اختر، ولیم اور نکولس کلنچ چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

کیپٹن جاوید اختر کو اس عظیم کارنامہ پر بعد میں حکومت پاکستان نے پرائڈ آف پرفارمنس سے بھی نوازا۔ کیپٹن جاوید اختر پہلے کوہ پیما تھے جن کو یہ اعزاز حاصل ہوا تھا۔

راکاپوشی 7788 میٹر

Rakaposhi

ہنزہ کی ہمسایہ وادی نگر میں موجود ''راکاپوشی'' پہاڑ 7788 میٹر بلند ہے۔ دنیا میں بلندی کے اعتبار سے چھبیسویں نمبر اور پاکستان میں گیارہویں نمبر پر موجود ہے۔ اس کا طول بلد 36.08 اور عرض بلد 74.29 ہے۔

''راکاپوشی'' کو دنیا کی خوبصورت چوٹیوں میں سے ایک کہا جاتا ہے یہ غیر معمولی چوڑائی میں پھیلی ہوئی ہے۔ مشرق سے مغرب کی طرف اس کا عرض 20 کلومیٹر تک ہے۔ بروشکی زبان میں راکاپوشی کا مطلب برف کی دیوار ہے اور راکاپوشی شاید دنیا کی سب سے بلند غیر منقطع شدہ ڈھلوان ہے۔

''راکاپوشی'' قراقرم کی ذیلی پہاڑی سلسلے راکاپوشی، ہراموش سلسلے میں واقع ہے۔ اس کا ایک نام دومانی بھی لیا جاتا ہے جس کا مطلب ''بادلوں کی ماں'' بنتا ہے۔ ''راکاپوشی'' کا شمار ان چوٹیوں میں ہوتا ہے جو اپنی بلندی کی بجائے خوبصورتی کی وجہ سے زیادہ مشہور ہیں اور دنیا کی ان چند بلند چوٹیوں میں سے ایک ہے جو اپنے دامن سے چوٹی تک واضح نظر آتی ہے۔

دریافت:

''راکاپوشی'' کی دریافت 1892ء میں مارٹن کنوے کے مشہور سروے میں ہوئی تھی۔ اس سروے میں مارٹن کنوے نے بگروٹ اور برپو گلیشیئر دریافت کیے تھے۔

ابتدائی مہم:

1938ء میں M. Vyvyan اور R. Campbell نے راکاپوشی پر پہلی مہم جوئی کا پلان بنایا۔ دونوں اپنی ٹیم کے ساتھ شمالی مغربی راستے سے 5800 میٹر اور بعض ریکارڈ کے مطابق 6858 میٹر کی بلندی

تک پہنچے تھے۔ لیکن نامعلوم وجوہات کی بنا پر واپس آ گئے۔ 1947ء میں رچرڈ مل مین دو سوئس کوہ پیماؤں کے ساتھ آیا اور Gunti گلیشیئر سے جنوب مغربی راستے سے ہوتے ہوئے 6200 میٹر کی بلندی تک پہنچ گئے۔ مگر ناکام واپس لوٹ آئے۔ جرمنی اور آسٹریا کے چند سائنسدانوں کی ایک ٹیم 1954ء میں آئی لیکن راستہ نہ ملنے کے سبب ناکام لوٹ گئی۔ اسی سال کیمبرج یونیورسٹی کی ایک ٹیم آئی مگر وہ بھی 6340 میٹر سے زیادہ اوپر نہ جا سکی۔ دو سال کے وقفے سے امریکہ کی ایک مہم جو پارٹی پارک آرمی کے تعاون سے قسمت آزمائی کے لئے آئی لیکن خراب موسم کے باعث 7163 میٹر کی بلندی سے واپس آنا پڑا۔ برطانوی اور پاکستانی کوہ پیماؤں کی ایک مشترکہ مہم 1958ء میں آئی۔ اس میں پاکستان کے مشہور کوہ پیما کرنل شیر خان کے والد کیپٹن شاہ خان بھی شامل تھے اور ان کے ساتھ کیپٹن راجہ محمد اسلم تھے۔ ٹیم نے Monks Head سے چڑھائی شروع کی۔ ٹیم لیڈر مائیک ہنک اور Tony Patey کے ہاتھ اور پاؤں خون جمنے کی وجہ سے فراسٹ بائٹ کا شکار بھی ہوئے اور ایک ٹیم ممبر گر کر ہلاک ہو گیا۔ لیکن ٹیم 20 جون 1958ء کو چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔ یوں دنیا کی خوبصورت ترین چوٹی راکاپوشی بھی انسانی قدموں تلے آ گئی۔

پہلی کامیابی کے بعد آئرش ٹیم نے 1964ء میں راکاپوشی کو سر کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ مشہور کوہ پیما کارل ہرلگ کوفر نے دو کوششیں کیں مگر ناکام ہوا۔ پاک پولش ٹیم نے 1979ء میں، کینیڈین ٹیم نے 1984ء، ڈچ ٹیم نے 1986ء میں اور چند دوسری ٹیموں نے 1995ء، 1997ء، 2000ء میں راکاپوشی کو سر کیا ہے۔

کوہ پیمائی کے راستے:

- ☆ جنوب مغربی راستہ، جو کہ لمبا ضرور ہے مگر قدرے آسان ہے۔
- ☆ شمال مغربی راستہ، جو کہ بہت لمبا مشکل اور ٹیکنیکل بھی ہے۔
- ☆ شمالی راستہ، جو کہ سب سے مشکل ہے۔
- ☆ مشرقی راستہ جو کہ بگروٹ وادی سے جاتا ہے۔

بتورہ سر 7785 میٹر

Batura Sar

بتورہ ٹو 7730 میٹر ___ بتورہ تھری 7468 میٹر

"بتورہ سر" یا "بتورہ 1" کی بلندی 7785 میٹر ہے۔ جو کہ دنیا کی پچیسویں پاکستان کی بارہویں جب کہ قراقرم کی ذیلی شاخ بتورہ مستاغ کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔ بتورہ کو بتورہ دیوار Wall بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ پہاڑ اصل میں ایک چوٹی کی بجائے سلسلہ کا حصہ ہے جو ایک ساتھ واقع ہونے پر مختلف بلندیاں رکھتا ہے۔ "بتورہ 1" کو چوٹی نمبر 32 بھی کہا جاتا ہے۔

"بتورہ سر" ہنزہ کے بالائی علاقے گوجال میں واقع ہے اور پسو گاؤں کے پاس سے راستہ جاتا ہے۔ اس کا طول بلد 36.30 اور طول بلد 64.31 ہے۔ دنیا کے لمبے ترین گلیشیئر بتورہ کے ایک سرے پر واقع یہ پہاڑ قراقرم ہائی وے سے بھی نظر آتا ہے۔ بتورہ پیک کی ایک خوبی جو اسے باقی تمام پہاڑوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ بتورہ تقریباً 35 کلومیٹر کے رقبے میں پھیلا ہوا پہاڑ ہے۔ جس کی بلندی کہیں سے بھی 6100 میٹر سے کم نہیں ہے۔

دریافت:

"بتورہ سر" اور بتورہ میں شامل تمام چوٹیاں 1925ء میں دریافت ہوئی تھیں جب ڈاکٹر فلپس کرسٹیان اور اس کی ٹیم نے بتورہ گلیشیئر اور اس کے گرد و نواح کے علاقے میں سروے کیا تھا۔ "بتورہ سر" 7795 میٹر" بتورہ ٹو" 7762 میٹر اور" بتورہ 3" 7468 میٹر شامل ہیں۔

ابتدائی مہمات:

جرمنی اور آسٹریا کی مشترکہ مہم 1954ء میں پہلی بار بتورہ کو سر کرنے کے لئے آئی۔ خراب موسم کے باعث ایک کوہ پیما مر گیا۔ جس کی وجہ سے مہم ناکام ہوگئی لیکن ٹیم کے دو ممبر Schliessler اور Adolbh Mayer نے ''بتورہ تھری'' پر قسمت آزمائی کی اور 7468 میٹر بلند ''بتورہ تھری'' کو سر کر لیا۔

1959ء میں برطانیہ اور جرمنی کی ایک مشترکہ مہم آئی لیکن برفانی طوفان کی وجہ سے 5639 میٹر کی بلندی پر پھنس گئی۔ جس کی وجہ سے تین برطانوی اور دو جرمن کوہ پیما اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور مہم ناکام واپس آ گئی۔ اس حادثے کے بعد بتورہ کو بھی نانگا پربت کی طرح قاتل پہاڑ کہا جانے لگا۔ ایک اور مہم 1975ء میں آئی مگر وہ بھی ناکام ہوگئی۔

1976ء میں جرمنی کی قراقرم ہمالیہ کوہ پیما ٹیم، ڈاکٹر الیگزینڈر کی قیادت میں آئی۔ ٹیم میں چھ دوسرے کوہ پیما بھی شامل تھے۔ ٹیم نے بیس کیمپ کے بعد پانچ مزید کیمپ قائم کئے اور جنوبی راستے سے پہلی بار چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

ہمالیہ ایسوسی ایشن آف جاپان کی ایک ٹیم 1978ء میں آئی جو کہ ''بتورہ1'' کو سر کرنے میں ناکام رہی لیکن ساتھ ہی واقع ''بتورہ2'' کو سر کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ ''بتورہ2'' کو ''پیک 31'' بھی کہا جاتا ہے۔ جس کی بلندی کچھ یورپی نقشوں میں 7730 اور جاپانی نقشوں میں 7760 اور 7710 درج ہے۔

1983ء میں ایک آسٹرین ٹیم بھی ''بتورہ1'' کو سر کرنے میں کامیاب ہوئی اس کے علاوہ دوسری کئی مہمات میں سب سے قابل ذکر 1981ء میں آنے والی آسٹرین ٹیم تھی جو کہ پہلی بار سردیوں میں قسمت آزمانے آئی مگر سخت کوشش کے باوجود ناکام لوٹنا پڑا۔

کنجوت سر 7760 میٹر

Kanjut Sar

تعارف اور بلندی:

''کنجوت سر'' پہاڑ کی بلندی 7760 میٹر ہے۔ جو کہ دنیا کی چھبیسویں اور پاکستان کی تیرہویں اونچی چوٹی ہے۔ ''کنجوت سر'' قراقرم کے ایک ذیلی سلسلے ہسپر مستاغ میں واقع ہے۔ اس کا طول بلد 36.13 اور طول عرض 75.25 ہے۔ ہسپر گلیشیئر کے کنارے پر واقع اس پہاڑ کا راستہ ہسپر گاؤں سے جاتا ہے۔

نام:

''کنجوت سر'' واخی زبان کا لفظ ہے واخی ہنزہ کے بالائی علاقے میں بولی جانے والی زبان ہے۔ ''کنجوت سر'' کا ایک تلفظ کنجودھ (Kanjudh) بھی ہے جس کا مطلب ہنزہ کا زیریں علاقہ ہے۔ کنجوت کی دو چوٹیاں ہیں۔ ''کنجوت سر'' یا ''کنجوت ون'' 7760 میٹر اور ''کنجوت ٹو'' جس کی بلندی 6831 میٹر ہے۔ کنجوت ون کو پیک نمبر 12 بھی کہتے ہیں۔

دریافت:

''کنجوت سر'' کی دریافت بھی ہسپر گلیشیئر اور ہسپر مستاغ سلسلہ کی دریافت کا حصہ ہے۔

ابتدائی مہم و کامیابی:

''کنجوت سر'' کے بارے میں تاریخ زیادہ تر خاموش ہے اور کسی قسم کی معلومات نہیں ملتیں۔ غالب گمان

یہی ہے کہ اس پر پہلی مہم جوئی 1959ء میں ہوئی۔ اٹلی کی مہم جو ٹیم دنیا کے مشہور ترین کوہ پیما Guido Monzino کی سربراہی میں 1959ء میں آئی۔ ابتدائی مرحلے میں ہی ٹیم کا ایک مقامی پورٹر گر کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ خراب موسم کے باوجود کوشش جاری رہی اور دو ٹیم ممبر Camillo Pellissier اور Jean Bich کنجوت سر کو پہلی بار زیر کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اس کے علاوہ 1985ء میں سوئس مہم جو ٹیم بھی خراب موسم کے باوجود چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہوئی تھی۔ 2010ء میں امریکہ اور روس کی مشترکہ ٹیم شرقی راستہ سے 7450 میٹر تک جا پہنچی۔ مگر خراب موسم کے باعث ناکام لوٹ آئی۔ کچھ حوالوں کے مطابق 1985ء والی مہم کنجوت سر ون کی بجائے کنجوت سر ٹو پر آئی تھی اور کنجوت ٹو ہی سر ہوئی تھی۔

سالتوروکانگری 7742 میٹر

Saltoro Kangri

تعارف اور بلندی:

"سالتوروکانگری" 7742 میٹر بلند ہے۔ دنیا کی اکتیسویں اور پاکستان کی چودہویں اونچی چوٹی ہے۔ "سالتوروکانگری" قراقرم کے سلسلے میں واقع ہے۔ جو سالتوروذیلی کہلاتا ہے۔ سالتوروکانگری سلسلے کی دو چوٹیاں ہیں۔ "سالتوروکانگری ون" 7742 میٹر اور "سالتوروکانگری ٹو" 7706 میٹر ہے۔ "سالتوروکانگری ون" کا طول بلد 35.33 اور عرض بلد 76.51 ہے۔

دریافت:

سالتوروسلسلہ سیاچین گلیشیئر کے ساتھ بیلافونڈ گلیشیئر کے پیچھے واقع ہے۔ پاک بھارت سیاچن مسئلہ میں ایک عارضی ایل۔او۔سی قائم ہوئی ہے۔ جسے Line of Control کہتے ہیں۔ ایل۔او۔سی کے بالکل اوپر سالتوروواقع ہے۔ بارڈر پر ایک لائن ہے جو کہ اے جی پی ایل (AGPL) "Actual Ground Poisition Line" کہلاتی ہے۔ سالتوروون اور ٹو عین اس لائن کے اوپر واقع ہے۔

ابتدائی مہمات:

1935ء میں جیمز والکر اور لارڈ ہنٹ شیوک دریا کے اوپر سے ہوتے ہوئے کوندس وادی میں آئے اور وہاں سے سالتوروکانگری ون تک پہنچے۔ اس ٹیم نے سالتوروکانگری ون کو مشرقی اور جنوب مغربی راستے سے سر کرنے کی کوشش کی۔ خراب موسم کے باوجود 7529 میٹر کی بلندی تک جا پہنچے۔ لیکن وہاں سے مزید اوپر نہ جاسکے۔

1962ء میں جاپان سے الپائن کلب آف کیوٹو یونیورسٹی کی ایک ٹیم آئی۔ ان کے ساتھ قراقرم کلب آف پاکستان کی طرف سے پروفیسر حامد بیگ، حیات احمد خان، آر بشیر اور پی اے خان بھی اس ٹیم کا حصہ تھے۔ جب کہ پاکستان آرمی کی طرف سے کیپٹن بی اے بشیر لائزن آفیسر کے طور پر ساتھ تھے۔ ٹیم سکردو خپلو، علی برانگسا، بیلافونڈ گلیشیئر اور بیلافونڈ پاس 5547 میٹر سے ہوتے ہوئے سالتورو کانگری ون کے بیس کیمپ تک پہنچی۔ سخت محنت کے بعد کیمپ فائیو قائم کیا اور 23 جولائی کو چوٹی سر کرنے کی کوشش کی لیکن راستے میں ہی رات ہوگئی۔ وہ رات کھلے آسمان تلے برف میں بسر کی اور اگلے دن ڈاکٹر سیٹو، تاکامورا اور آر بشیر سالتورو کانگری ون کو تاریخ میں پہلی بار سر کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

سالتورو کانگری ٹو:

سالتورو کانگری ٹو 7706 جو کہ چوٹی نمبر 35 سے بھی جانی جاتی ہے، پر 1976ء میں جرمن قراقرم ہمالیہ ٹیم آئی۔ جس کی قیادت مشہور کوہ پیما Gunter Schulz کے ہاتھ میں تھی۔ لیکن خراب موسم اور متواتر ایوالانچ کی وجہ سے کامیاب نہ ہوسکی۔ اس کے بعد 1981ء میں مغربی جرمنی سے مارٹن البانس کی قیادت میں ایک ٹیم آئی وہ بھی ناکام ہوگئی۔ 1984ء میں بھارتی فوج کی جارحیت کی وجہ سے یہ علاقہ جنگ کی لپیٹ میں آگیا اور سالتورو سلسلہ سمیت پورے خطے میں کوہ پیمائی معطل ہوگئی۔

ٹریور 7719 میٹر

Triver

تعارف اور بلندی:

"ٹریور" قراقرم سلسلے میں واقع ان چوٹیوں میں سے ایک ہے جس کے بارے میں بہت کم معلومات دستیاب ہیں۔ اس کی بلندی 7719 میٹر ہے۔ جب کہ روسی نقشوں میں اس کی بلندی 7720 میٹر اور 7577 میٹر بھی درج ہے۔ ٹریور دنیا کی بتیسویں اور پاکستان کی پندرہویں اونچی چوٹی بنتی ہے۔ اس کا طول بلد 36.17 اور عرض بلد 75.06 ہے۔

ابتدائی مہمات:

"ٹریور" پر صرف دو مہمات کا ذکر ہے۔ جس میں سے صرف ایک کی تفصیل موجود ہے۔ 1960ء میں امریکہ و برطانیہ کی ایک مشترکہ مہم ٹریور کو سر کرنے آئی۔ ٹیم کی قیادت مشہور اور مضبوط ترین کوہ پیما Wilfrid Noyce کے پاس تھی۔ ٹریور گلیشیئر سے ہوتے ہوئے ٹیم بیس کیمپ تک پہنچی۔ شمال مغربی راستے سے چڑھائی کا آغاز کیا اور 17 اگست 1960ء کو ٹیم لیڈر اور جیک سیڈلر چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

ترچ میر 7708 میٹر

Tirich Mir

تعارف اور بلندی:

''ترچ میر'' 7708 میٹر بلندی کے ساتھ دنیا کی تینتیسویں اور پاکستان کی سولہویں اونچی چوٹی ہے۔ جب کہ ہندوکش سلسلے کی سب سے اونچی چوٹی بھی ہے۔ دنیا کی تمام اونچی چوٹیاں قراقرم اور ہمالیہ میں واقع ہونے کے بعد ترچ میر دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ہے جو ان دو سلسلوں سے باہر واقع ہے۔ ترچ میر اصل میں دس سے بارہ چوٹیوں کا ایک سلسلہ ہے جو ایک ساتھ واقع ہے۔ ترچ میر کے دامن میں ایک گاؤں ترچ نام کا ہے اور غالب امکان ہے کہ اس سے چوٹی کا نام رکھا گیا ہوگا۔ میر علاقے کے بڑے یا بادشاہ کو کہتے ہیں جو کہ ترچ کا میر یا میر کا ترچ بنتا ہوگا۔ جب کہ اس کا ایک دوسرا مطلب بھی ہے۔ واخی زبان میں ترچ کا مطلب سایہ ہے تو اس سے ترچ میر کا مطلب میر کا سایہ بنتا ہے۔

کوہ ہندوکش کے دامن میں چترال شہر سے اس کا راستہ جاتا ہے۔ ترچ نام کے گلیشیئر کے ایک سرے پر ترچ میر کا پورا سلسلہ واقع ہے۔ ترچ میر کی بڑی چوٹی کا طول بلد 36.15 اور عرض بلد 17.50 ہے۔

ابتدائی مہمات اور کامیابی:

''ترچ میر'' کو سب سے پہلے سر کرنے کا کارنامہ Captain Tony Streather، P.K.Vern، Beng، Arne Naess اور H.Borg نے انجام دیا تھا۔ یہ سب ناروے کی ٹیم کا حصہ تھے جو کہ 1950ء میں ترچ میر کو سر کرنے آئی تھی۔

1951ء میں پہلی پاکستانی مہم ترچ میر پر گئی جس میں داؤد بیگ، ارشد منیر اور کیپٹن شوکت ملک شامل تھے۔

مہم 6553 میٹر کی بلندی تک با آسانی پہنچ گئی۔ مگر خراب موسم اور ناکافی سامان کی وجہ سے مزید آگے نہ جا سکی۔

1962ء میں جرمن اور امریکن ٹیمیں علیحدہ علیحدہ آئیں مگر کوئی بھی ترچ میر کو سر نہ کر سکا۔

ترچ میر ایسٹ جس کی بلندی 7692 میٹر ہے سر کرنے کے لئے ناروے کی ایک ٹیم 1964ء میں آئی۔ اس ٹیم کا سربراہ بھی Arne Naess تھا جس نے پہلی بار ترچ میر سر کی تھی۔ ان کے ساتھ دو مزید کوہ پیما R.Hoibakk اور A.Opdal بھی ترچ میر ایسٹ کو پہلی بار سر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ترچ میر ایسٹ ٹو جس کی بلندی 7500 میٹر ہے پہلی بار 1974ء میں سر ہوئی۔ یہ کارنامہ اٹلی سے تعلق رکھنے والے دو کوہ پیماؤں Guido Machetoo اور Beppe Re نے اسے سر کیا۔

ترچ میر ویسٹ ون جو کہ 7487 میٹر بلند ہے۔ چیکوسلواکیہ کی ایک ٹیم 1967ء میں اسے سر کرنے آئی اور اس ٹیم کے ممبران نے ترچ میر ویسٹ ون کو شمال مغربی راستے سے سر کیا۔ سر کرنے والوں میں I، Cervinka، Galfy، V. Smida اور I. Uranavic شامل تھے۔

"ترچ میر" پہاڑ کی ایک اور چوٹی ترچ میر ویسٹ تھری ہے جس کی بلندی 7400 میٹر ہے یہ چوٹی 1974ء میں فرانس کی ایک ٹیم نے سر کی تھی۔

"ترچ میر ویسٹ فور" جس کی بلندی 733 میٹر ہے۔ جرمنی کے مشہور کوہ پیما Kurt Diemborger نے شمالی راستے سے پہلی بار سر کی تھی۔ یہ ٹیم 1967ء میں آئی تھی۔

چوغولیزا 7665 میٹر

Chogoliza

تعارف اور بلندی:

''چوغولیزا'' پہاڑ 7665 میٹر بلند ہے۔ جو کہ سلسلہ قراقرم میں واقع ہے۔ چوغولیزا دنیا کا چھتیسواں اور پاکستان کا سترہواں اونچا پہاڑ ہے۔ چوغولیزا کنکورڈیا کے قریب آبروزی گلیشیئر اور چوغولیزا گلیشیئر کے کنارے پر واقع نہایت خوبصورت پہاڑ ہے۔ جس کی دو چوٹیوں میں سب سے اونچی چوٹی چوغولیزا جنوب مغربی چوٹی کہتے ہیں۔ اس کی بلندی 7665 میٹر اور بعض جگہ 7668 میٹر درج ہے۔ جب کہ دوسری اونچی چوٹی چوغولیزا ٹو ہے جسے Briade Peak بھی کہتے ہیں۔ اس کی اونچائی 7654 میٹر ہے چوغولیزا کا طول بلد 35.36 اور عرض بلد 76.34 ہے۔

دریافت:

اس کی دریافت تو گوڈون آسٹن کے دور میں ہی ہو چکی تھی۔ مزید سروے مارٹن کنووے نے 1894ء میں کیا۔ جب چوغولیزا کو براڈ پیک کا نام بھی دیا۔

ابتدائی مہمات:

1909ء میں ڈیوک آف آبروزی کی قیادت میں ایک مہم چوغولیزا پر آئی۔ سخت محنت کے بعد 7498 میٹر کی بلندی تک جا پہنچی مگر خراب موسم کے باعث واپس آنا پڑا۔ اسی دوران انہوں نے ایک ورلڈ ریکارڈ بھی بنایا جو کہ 7498 میٹر کی بلندی تک پہنچنا تھا۔ اس سے پہلے کوئی بھی انسان کسی بھی پہاڑ پر 7498 میٹر کی بلندی تک نہیں پہنچ

سکا تھا۔اس ریکارڈ کو World Altitude Record کہتے ہیں۔جس کا مطلب ہے کہ تاریخ میں سب سے پہلے کون کب کتنی بلندی تک پہنچا تھا۔ (اس ریکارڈ کی تفصیل کے لئے World Altitude Record مضمون ملاحظہ فرمائیں)۔

1957ء میں جرمنی کے دو مشہور کوہ پیا ہرمن بوہل اور کرٹ ڈمبرگر، براڈ پیک سر کرنے آئے۔ براڈ پیک پر کامیابی حاصل کرنے کے بعد دونوں نے چوغولیزا پر قسمت آزمائی کا فیصلہ کیا۔جنوب مغربی راستے سے ہوتے ہوئے 6706 میٹر پر کیمپ لگایا۔ 27 جون کو چوٹی کے لئے نکلے۔لیکن چوٹی سے تقریباً 300 میٹر نیچے موسم بہت زیادہ خراب ہو گیا۔واپس آتے ہوئے ہرمن بوہل کہیں گم ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہیں آیا۔اس وقت ہرمن بوہل دنیا کا واحد کوہ پیما تھا جس نے 8000 میٹر سے بلند 2 چوٹیاں سر کی تھیں۔

پہلی کامیابی:

جاپان الپائن کلب آف کیوٹو کی ایک ٹیم چوغولیزا سر کرنے 1958ء میں پاکستان آئی۔اس ٹیم میں شامل Fuji Hira اور Hirai نے سخت محنت کے بعد چوغولیزا کو پہلی بار سر کیا۔اسی دوران ٹیم میں شامل دوسرے ممبران نے ساتھ ہی واقع Kondus اور Kaberi چوٹیوں کو بھی سر کر لیا۔چوغولیزا دون 7665 میٹر پر 1975ء میں آسٹریا سے ٹیم آئی۔اسی دوران ٹیم لیڈر Kombuller برف کے ایک سوراخ Craves میں گر گیا۔لیکن خوش قسمتی سے بروقت باہر نکال لیا گیا۔ٹیم کے دو ممبران Fred Pressl اور Gustav Ammerer نے 2 اگست 1975ء کو چوغولیزا دون کو مغربی راستے سے پہلی بار سر کر لیا۔

چوغولیزا سلسلے ہی ایک اور چوٹی جسے چوغولیزا ویسٹ کہتے ہیں۔اس کی بلندی 7000 میٹر ہے۔ جب کہ کچھ نقشوں میں اس کی بلندی 7041 میٹر درج ہے۔ جاپان ریلوے کی ایک کوہ پیما ٹیم نے اس چوٹی کو پہلی بار 1977ء میں سر کیا۔اس ٹیم کے مطابق چوغولیزا ویسٹ کی بلندی 7000 میٹر ہے اور اسے پرپو براکھا چوٹی Purpoo Burakha Peak کا نام دیا گیا تھا۔

شسپر سر 7611 میٹر

Shispare Sar

تعارف اور بلندی:

''شسپر سر'' پہاڑ 7611 میٹر اونچائی کے ساتھ دنیا میں اڑتیسویں نمبر پر اور پاکستان کا اٹھارہواں اونچا پہاڑ ہے۔ شسپر قراقرم کے ایک ذیلی سلسلے میں بتورہ مستاغ کا نمایاں ترین پہاڑ ہے۔ جو کہ بالائی ہنزہ کے علاقے پسو میں واقع ہے۔ حسن آباد اور پسو گلیشیئر کے درمیان واقع شسپر سر کو پیک نمبر 33 بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا طول بلد 36.26 اور عرض بلد 74.40 ہے۔

دریافت:

1925ء میں ڈاکٹر Visser نے پسو گلیشیئر اور اس کے ملحقہ علاقوں میں کچھ سروے کیا تھا اسی دوران یہ چوٹی واضح طور پر پہچان میں آئی۔

پہلی کامیابی:

بہت کوشش کے باوجود ''شسپر سر'' پر ابتدائی مہمات کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ سوائے اس کے کہ 1974ء میں جرمنی اور پولینڈ کی ایک مشترکہ مہم Jamusz Kurczob کی سربراہی میں شسپر سر پر مہم جوئی کے لئے آئی۔ ٹیم نے جنوب مشرقی راستے سے چڑھائی شروع کی۔ راستہ مشکل ہونے کی وجہ سے تقریباً 1500 میٹر رسی لگانی پڑی۔ سخت محنت کے بعد 21 جولائی 1974ء کو ٹیم ممبران میں سے H. ،L. Cichy ،J. Poreba
H. Oberhoter ،A. Mlynarezyk ،J.Holnicki ،M. Grochaoloski ،Bleicher
''شسپر سر'' کو سر کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ جاپان کی ریوکوکو یونیورسٹی الپائن کلب کی ایک ٹیم 1989ء میں آئی۔ جس کا سربراہ Masato Okamoto تھا۔ لیکن کوئی ممبر 7200 میٹر سے زیادہ بلندی تک نہ جاسکا۔

1994ء میں جاپان ہی سے کوموتو الپائن کلب کی ٹیم نے ''شسپر سر'' پر قسمت آزمائی۔ پہلی بار سر ہونے والے راستے سے چڑھائی شروع کی اور 20 جولائی 1994ء کو ٹیم ممبران Kokobu ،Ozawa ،Masui چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

سکیا نگ کانگری 7545 میٹر

Skyang Kangri

تعارف اور بلندی:

''سکیا نگ کانگری'' 7545 میٹر بلندی کے ساتھ دنیا کی چوالیسویں اور پاکستان کی انیسویں بلند ترین چوٹی ہے۔ سکیا نگ کانگری کا ایک دوسرا نام Staircase Peak بھی ہے۔ یہ قراقرم کے ذیلی پہاڑی سلسلے بالتورو مستاغ میں واقع ہے۔ اس کا طول بلد 35.55 اور عرض بلد 76.34 ہے۔ ''سکیا نگ کانگری'' کا راستہ پاکستان میں سب سے لمبا یا مشکل مانا جاتا ہے۔ جو کہ K-2 سے بھی آگے گوڈون آسٹن گلیشیئر کے کنارے پر واقع ہے۔

دریافت اور ابتدائی مہمات:

''سکیا نگ کانگری'' کی دریافت بھی K-2 اور بالتورو گلیشیئر کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔ تفصیل کے لئے K-2 کا مضمون ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ''سکیا نگ کانگری'' پر ابتدائی مہمات میں سے پہلا ریکارڈ 1902ء میں ملتا ہے۔ جب O.J.L. Eckenstein نے سکیا نگ پاس 6233 میٹر کو عبور کیا۔ جسے Windy Gab بھی کہتے ہیں اور ''سکیا نگ کانگری'' کے بیس کیمپ تک جا پہنچا۔ کچھ عرصہ بعد 1909ء میں Duke of Abruzzi سکیا نگ پاس پر آیا اور ''سکیا نگ کانگری'' کو مشرقی راستے سے سر کرنے کی کوشش کی مگر 6600 میٹر کی بلندی سے اوپر نہ جا سکا۔ 1975ء میں آسٹریا کے نوجوانوں پر مشتمل ایک ٹیم ''سکیا نگ کانگری'' کو سر کرنے آئی۔ مگر کوئی بھی کوہ پیما 7010 میٹر سے اوپر نہ جا سکا۔ اسی کوشش میں ٹیم لیڈر Duetschman کہیں گم ہو گیا اور دوبارہ کبھی نہ مل سکا۔

پہلی کامیابی:

1976ء میں جاپان کی ایک یونیورسٹی Gakhshuin الپائن کلب کی ٹیم دس ممبران کے ساتھ آئی۔ اپنے وقت کی یہ سب سے بڑی مہم تھی۔ جس میں 4000 کلو کے قریب سامان تھا۔ جسے اٹھانے کے لیے سینکڑوں پورٹر لئے گئے۔ 11 اگست 1976ء کو ٹیم لیڈر Akikata Funqhashi اور Fujioji اور Hideki Nagata "سکیا نگ کانگری" کو سر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

کچھ سالوں بعد 1980ء میں امریکہ کے مشہور کوہ پیما مائیکل کینڈی اور Jeff Lowe "سکیا نگ کانگری" کو مغربی راستے سے سر کرنے آئے۔ مگر 7070 میٹر سے اوپر نہ پہنچ پائے۔

"سکیا نگ کانگری" کی ایک اور چوٹی جسے "سکیا نگ کانگری ٹو" کہتے ہیں۔ اس کی بلندی 7500 میٹر ہے اور اس پر کوہ پیمائی کا ریکارڈ دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس کی بنیادی وجہ "سکیا نگ کانگری ٹو" کا پاک چین بارڈر کے اوپر واقع ہونا اور پاکستان کی طرف سے کوئی واضح راستہ کا نہ ہونا ہے۔

یکشن گردان سر 7530 میٹر

Yakshin Gardaan

تعارف اور بلندی:

''یکشن گردان سر'' 7530 میٹر بلندی کے ساتھ دنیا میں پچپن ویں اور پاکستان کی بیسویں بلند ترین چوٹی ہے۔ یہ قراقرم کے ذیلی سلسلے ہسپر مستاغ میں واقع ہے۔ اس کے دو راستے ہیں۔ ایک نگر وادی کے ہسپر گلیشیئر سے اور دوسرا اشمشال کی طرف سے یکشن گردان اور یز غل گلیشیئر سے جاتا ہے۔ اس کا طول بلد 36.15 اور عرض بلد 75.22 ہے۔ کچھ نقشوں میں یکشن گردان کی اونچائی 7530 میٹر کچھ میں 7500 میٹر اور 7400 میٹر بھی درج ہے۔ یکشن گردان کی دوسری اونچی چوٹی یکشن گردان ٹو کی بلندی 7100 میٹر اور کچھ نقشوں میں 7000 میٹر بتائی جاتی ہے۔

ابتدائی مہمات اور پہلی کامیابی:

1981ء میں جاپان جندائی قراقرم کی ایک مہم چھ ممبران کے ساتھ یکشن گردان پر آئی۔ مگر تمام تر کوشش کے باوجود 6797 میٹر تک ہی پہنچ پائی۔

1984ء میں پاکستان اور آسٹریا کی ایک مشترکہ مہم یکشن گردان کو سر کرنے آئی۔ ٹیم کے چار ممبران Walter Bergmayr، Willi Bauer، Willi Brandeckor اور Reinhard Strief یکشن گردان کو جنوبی راستے سے 26 جون کو سر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے کچھ ہی دن بعد ایک اور مہم، جو جاپان پاکستان کے کوہ پیماؤں پر مشتمل تھی وہ بھی 23 جولائی کو چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔ تیسری کامیاب مہم 1986ء میں سپین سے آئی اور ٹیم کے چار کوہ پیما اسے سر کرنے کے میں کامیاب ہوئے۔

پیو ماری چش 7492 میٹر

Pumari Chhish

تعارف اور بلندی:

"پیو ماری چش" 7492 میٹر کی بلندی پر ہے۔ یہ قراقرم کے ذیلی سلسلے ہسپر مستاغ میں واقع ہے۔ "پیو ماری چش" کا رستہ ہسپر گلیشئر سے Yutmarh گلیشئر پر ہے۔ اس کا طول بلد 36.12 اور عرض بلد 75.15 ہے۔ "پیو ماری چش" کو تھوڑے مختلف تلفظ کے ساتھ "پیو پاری کش" Pumari Kish بھی لکھا جاتا ہے۔ اسے پیو ماری ویسٹ اور چوٹی نمبر 11 بھی کہا جاتا ہے۔

پہلی کامیابی:

سب سے پہلی ایک آسٹرین ٹیم نے Yazgil گلیشئر کے راستے سے جاتے ہوئے پیو ماری چش کو شمالی راستے سے سر کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ یہ مہم 1974ء میں آئی تھی ان کے بعد 1979ء میں جاپانی Hokkaido الپائن ایسوی ایشن کی ٹیم ممبران M. Ohashi، K. Minami، S.Chiba اور H. Yokohama نے کامیابی سے پہلی بار سر کر لیا۔

"پیو ماری چش" کی دوسری چوٹی "پیو ماری چش" نارتھ ہے۔ جس کی بلندی 7460 میٹر ہے اور تیسری اونچی چوٹی "پیو ماری چش" ساؤتھ ہے جس کی بلندی 7400 میٹر اور کچھ نقشوں میں 7350 میٹر درج ہے۔ اس چوٹی پر Roger Payne اور Jylie-Ann نے 1999ء اور 2000ء میں لگا تار 2 بار مہم جوئی کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ پھر Graziani اور Christian Tronmsdorff نے 12 جون 2007ء کو پہلی بار سر کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا۔

نوشاق 7492 میٹر

Noshaq

تعارف اور بلندی:

''نوشاک یا نوشاخ نوشاق'' ہندوکش سلسلہ کی ترچ میر کے بعد دوسری اونچی چوٹی ہے۔نوشاق کی چار بڑی مختلف چوٹیاں ہیں۔جن میں سے سب سے اونچی چوٹی کی بلندی 7492 میٹر ہے۔اس کو نوشاق مین بھی کہتے ہیں،نوشاق دنیا کی باونویں اونچی اور پاکستان کی اکیسویں اونچی چوٹی ہے۔اس کا طول بلد 36.25 اور عرض بلد 71.49 ہے۔نوشاق ہندوکش کے انتہائی مغربی کنارے کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔نوشاق تک پہنچنے کے 2 راستے ہیں۔ایک چترال سے ترچ میر والے راستے سے اور دوسرا افغانستان کے صوبے بدخشاں اور واخان کے راستے سے جو کہ بہت لمبا اور مشکل بھی ہے۔

پہلی کامیابی:

نوشاق تاریخ میں پہلی بار 1960ء میں سر کی گئی تھی جب جاپان سے ایک ٹیم پروفیسر سکاٹو کی سربراہی میں نوشاخ کے بیس کیمپ پر پہنچی۔نوشاق ایک بار سردیوں میں بھی سر ہو چکی ہے۔1973ء میں پولینڈ کی ٹیم Andrzej Zawada اور Tadeusz Piotrowski نے شمالی راستے سے نوشاخ کو سردیوں میں سر کر کے ورلڈ ریکارڈ بنایا تھا۔کیونکہ نوشاق 7000 میٹر والی دنیا کی پہلی چوٹی تھی جو سردیوں میں سر ہوئی تھی۔نوشاق سلسلے کی دوسری اونچی چوٹی نوشاق ایسٹ 7480 میٹر ہے جو کہ 1963ء میں دو آسٹرین کوہ پیماؤں Dr. Gerid Gruber اور Rydoff نے سر کی تھی۔نوشاق کی تیسری بلندی چوٹی نوشاق سینٹرل ہے جس کی بلندی 7400 میٹر ہے جب کہ چوتھی اونچی چوٹی نوشاق ویسٹ 7250 میٹر ہے۔یہ دونوں چوٹیاں بھی اسی آسٹرین ٹیم کے ہاتھوں ایک ساتھ ہی سر ہوئیں تھیں۔نوشاق ایسٹ کی بلندی کچھ نقشوں میں 7220 میٹر بھی درج ہے۔نوشاق کو اپنے منفرد انداز کی وجہ سے Magnificent،Handsome اور Thrilling پیک بھی کہا جاتا ہے۔

پسوسر 747.8 میٹر

Passu Sar

تعارف اور بلندی:

''پسو پیک'' 7478 میٹر بلندی کے ساتھ دنیا کی چون ویں اونچی چوٹی ہے یہ قراقرم کے ذیلی سلسلے بتورو مزتاغ میں بتورو پیک کے ہمسائے میں واقع ہے۔اس کا راستہ پسوگاؤں کے سامنے واقع گلیشیئر سے جاتا ہے۔ پسو سر کا طول بلد 36.29 اور عرض بلد 74.35 ہے۔''پسوسر'' کو پسو پیک 55 بھی کہتے ہیں جب کہ کچھ نقشوں میں اس کی بلندی 7284 میٹر درج ہے۔

ابتدائی کامیابی:

''پسوسر'' سب سے پہلے 1978ء میں جاپان پاکستان کی مشترکہ ٹیم نے سر کی تھی۔ٹیم کے سربراہ کیپٹن Chitoshi Ando اور میجر منظور حسین تھے۔امریکن الپائن جرنل کے مطابق 7 اگست 1994ء کو Ralf Lehman، Dirk Navmann، Mox Walner اور Volker Wuring کیپٹن شیر خان، کیپٹن عنایت ولی نے بھی پسو کو سر کیا تھا۔

K-12 7469 میٹر کے بارہ

تعارف اور بلندی:

"K-12" چوٹی قراقرم میں واقع ہے۔اسے نام بھی قراقرم کے K کی وجہ سے دیا گیا ہے۔یعنی قراقرم کی بارھویں چوٹی ہے۔K-12 کی بلندی 7469 میٹر جب کہ کچھ نقشوں میں 7428 میٹر درج ہے۔یہ بلندی کے لحاظ سے دنیا کی باسٹھویں اونچی چوٹی ہے۔اس کا طول بلد 35.19 اور عرض بلد 76.59 ہے۔

دریافت اور ابتدائی مہمات:

سیاچن گلیشیئر کے انتہائی کنارے پر واقع ہونے کی وجہ سے بہت چھپی ہوئی چوٹی تھی۔1909ء میں Logstaff نے Chulung پاس 5580 میٹر عبور کر کے Bila Fondla کے علاقے میں سروے کیا تھا۔اس کے بعد ایرک شپٹن بھی K-12 کے اردگرد کا سروے کرتا رہا۔

1960ء میں برطانیہ، آسٹریلیا اور امریکہ کی مشترکہ مہم اس علاقے میں سروے کے لئے آئی۔انہوں نے K-12 پر چڑھائی مگر خراب موسم کے باعث 7010 میٹر تک ہی پہنچ پائے۔1971ء میں جاپان Ichikawa الپائن کلب کی ایک ٹیم آئی مگر وہ بھی بدقسمتی سے 6203 میٹر تک ہی پہنچ پائی۔

پہلی کامیابی:

1974ء میں جاپان کیوٹو یونیورسٹی کی ٹیم Goro Iwatsudo کی قیادت میں پہلی بار K-12 کو سر کرنے میں کامیاب ہوگئی۔چوٹی پر پہنچنے والوں میں Shinich Takgi اور Tsutomu Ito شامل تھے۔جو کہ واپسی پر اترتے ہوئے ہلاک ہو گئے ایک اور جاپانی ٹیم نے بھی K-12 کو سر کیا تھا۔1984ء میں سیاچن گلیشیئر پر بھارتی فوج کی جارحیت کے باعث پورا علاقہ جنگی ماحول میں بدل گیا اور کوہ پیمائی کے لئے بند ہوگیا۔

ترم کانگری 7465 میٹر

Teram Kangri

تعارف اور بلندی:

''ترم کانگری'' قراقرم کے ذیلی سلسلے سیاچن مستاغ میں واقع ہے۔ ''ترم کانگری'' پانچ چوٹیوں کا مجموعہ ہے جس کی سب سے اونچی چوٹی ''ترم کانگری ون'' 7465 میٹر بلند ہے۔ بلندی کے اعتبار سے ''ترم کانگری'' دنیا کی چھپن ویں بلند ترین چوٹی ہے۔ اس کا طول بلد 35.34 اور عرض بلد 77.08 ہے۔
''ترم کانگری'' عین اس مقام پر واقع ہے جہاں سیاچن گلیشیئر ہے۔ اس کے پچھلی طرف چین کی سرحد ہے اور سامنے کے رخ میں پاکستان و بھارت کی فوجیں موجود ہیں۔ سیاچن پر بھارتی جارحیت سے پہلے ''ترم کانگری'' پاکستان کا حصہ تھی۔ جہاں پاکستان سے کوہ پیا ٹیمیں ''ترم کانگری'' کو سر کر چکی ہیں۔ جب کہ 1984ء کے بعد یہ متنازعہ چوٹی میں چلی گئی ہے اب اس پر بھارت بھی دعویٰ رکھتا ہے۔

پہلی کامیابی:

''ترم کانگری ون'' 7465 میٹر پر سب سے پہلی مہم 1975ء میں جاپان سے آئی۔ انہیں گورنمنٹ آف پاکستان سے پرمٹ جاری ہوا اور ٹیم H. Katoyama کی سربراہی میں بیلافونڈ پاس سے ہوتے ہوئے ''ترم کانگری'' کے بیس کیمپ تک پہنچی اور پہلی ہی کوشش میں اسے سر کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ ٹیم ممبران K. Kodaka اور Y. Kobayeshi پہلی بار چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ یہ مہم جاپان کی Shizhoka یونیورسٹی سے آئی تھی۔ ''ترم کانگری ون'' سر کرنے کے بعد یہ ٹیم ''ترم کانگری ٹو'' 7406 میٹر اور طول بلد 35.34 عرض بلد 77.05 پر گئی۔ 12 اگست 1975ء کو اس ٹیم کے چھ ممبرز نے ''ترکانگری ٹو'' کو بھی سر کیا۔

انہوں نے اسے مشرقی راستے سے سر کیا تھا۔ جب کہ اس ٹیم نے ''ترم کانگری ون'' کی بلندی 7462 میٹر بتائی ہے۔ ''ترم کانگری ٹو'' پر 1978ء میں ایک اور بھارتی فوجی مہم بھی کرنل نریندر کمار کی سربراہی میں گئی تھی۔ یہی وہ مہم تھی جس میں سیاچن گلیشیئر پر قبضہ کا پلان بنایا گیا تھا۔

''ترم کانگری تھری'' 7382 میٹر طول بلد 35.36 عرض بلد 77.03 پر بھی پہلی مہم 1979ء میں پاکستان کی طرف سے گئی تھی۔ جب جاپان کی ایک اور یونیورسٹی کی ٹیم S. Hanada کی سربراہی میں پاکستان آئی۔ پرمٹ حاصل کرنے کے بعد سکردو بیلا فونڈ پاس کے راستے سے ''ترم کانگری'' تک پہنچ کر اسے سر کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔

''ترم کانگری'' کی چوتھی چوٹی ''ترم کانگری فور'' 7300 میٹر اور طول بلد 35.36 اور عرض بلد 77.02 ہے۔ پانچویں چوٹی 6931 میٹر اور طول بلد 35.36 اور عرض بلد 77.04 ہے۔

یہاں ایک قابل ذکر بات بھی ہے کہ ''ترم کانگری'' کے سلسلے میں ہی ان سے تھوڑا پرے ایک چوٹی ماؤنٹ روز (Rose) یا سنگھی کانگری (Singhi Kangri) واقع ہے۔ جس کی بلندی 7202 میٹر اور طول بلد 35.36 اور عرض بلد 76.59 ہے۔ اس کا بلندی کے اعتبار سے دنیا میں 108واں نمبر ہے۔ ماؤنٹ روز پر بھی جب پہلی بار غیر ملکی مہم گئی تو وہ جاپان کی Tohdch یونیورسٹی قراقرم کی ٹیم تھی جو کہ 1976ء میں پاکستان کے راستے ہی چوٹی تک پہنچی اور اسے سر کیا۔

اب ''ترم کانگری'' اور سنگھی کانگری کی تمام چوٹیاں سیاچن پر بھارتی فوجی جارحیت کے باعث متنازعہ ہو چکی ہیں۔ جب کہ تاریخ واضح طور پر یہ تمام علاقہ پاکستان کے زیر اثر اور تمام کوہ پیمائی کے ریکارڈ بھی پاکستان کی ملکیت ہی ثابت کرتے ہیں۔

مالوبتنگ 7458 میٹر

Malubiting

تعارف اور بلندی:

مالوبتنگ پہاڑ 7458 میٹر بلند ہے۔ قراقرم کے ذیلی پہاڑی سلسلے راکاپوشی ہراموش میں واقع مالوبتنگ دنیا کا اٹھاونواں اونچا پہاڑ ہے۔ مالوبتنگ چوٹیوں کا مجموعہ ہے۔ جس کی سب سے اونچی چوٹی مالوبتنگ ویسٹ ہے۔ اس کی بلندی 7458 میٹر ہے۔ جب کہ کچھ نقشوں میں اس کی بلندی 7451 بھی درج ہے۔ اس کا طول بلد 36.01 اور عرض بلد 76.53 ہے۔ اگرچہ یہ راکاپوشی سلسلے میں واقع ہے۔ لیکن اس کا راستہ سکردو شگر سے جاتا ہے۔ ارندو گاؤں سے ہوتے ہوئے چوغولنگما گلیشیئر کے کنارے پر واقع ہے۔

مالوبتنگ سلسلے کی دوسری اونچی چوٹی مالوبتنگ نارتھ ویسٹ 7300 میٹر بلند ہے۔ تیسری چوٹی مالوبتنگ سینٹرل 7291 میٹر اونچی ہے۔ جب کہ بعض نقشوں میں اس کی بلندی 7260 میٹر درج ہے۔ چوتھی چوٹی مالوبتنگ ایسٹ 7010 میٹر ہے۔ جس کی بلندی 7670 میٹر بھی کہتے ہیں اور پانچویں چوٹی مالوبتنگ نارتھ 6813 میٹر ہے۔

دریافت اور ابتدائی مہمات:

مالوبتنگ پہاڑ مشہور گلیشیئر چوغولنگما کے ایک سرے پر واقع ہے۔ چوغولنگما گلیشیئر پر سب سے پہلے 1835ء میں G. T. Vigne آیا تھا۔ اسی نے چوغولنگما گلیشیئر پر سروے کی ابتداء کی تھی۔ اس کے بعد 1861ء میں گوڈون آسٹن نے بھی کافی کام کیا۔ اس کے بعد 1902ء میں میاں بیوی کی ایک ٹیم Worksman نے اس علاقے میں موجود چوٹیوں بارے تفصیل لکھی۔ مشہور کوہ پیما اور محقق ایرک شپٹن 1939ء میں آیا۔ جنگ عظیم

دوئم کے بعد 1954ء میں W.Kick اور 1955ء میں جرمنی سے ڈاکٹر ہرلک کوفر بھی چوغولنگما گلیشیئر پر آئے۔ اسی ٹیم نے چوٹی پر پہلی کوشش کی اور تقریباً 6000 میٹر کی بلندی تک ہی پہنچ پائے۔ جب کہ مالوبٹنگ کے ساتھ ہی واقع 7058 میٹر بلند Pyramid کو پہلی بار سر کیا تھا۔

1956ء میں جنرل قمر علی مرزا نے بھی اس علاقے میں کافی سروے کیا اور اپنی کتاب پاکستان کوہ پیما اور پہاڑ میں اس کا ذکر بھی کیا ہے۔

1968ء میں برطانوی ٹیم نے مالوبٹنگ کو سر کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ایک کوہ پیما ہلاک ہو گیا۔ بعد میں 1970ء میں جرمن ٹیم کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ ان کا بھی ایک کوہ پیما جان کی بازی ہار گیا تھا۔

1971ء میں آسٹریا اور جرمنی کی ایک مشترکہ ٹیم مالوبٹنگ سر کرنے آئی۔ ٹیم میں شامل K.Pirker، H.Schindlbacher ، H.Schell اور H.Strum مالوبٹنگ کو پہلی بار سر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

1971ء میں ہی جاپانی ٹیم کے سربراہ Mitsugi Koyana بھی اسے سر کرنے میں کامیاب ہوئے۔ جب کہ 1997ء میں جرمنی اور سوئٹزر لینڈ کی ایک ٹیم بھی چوٹی پر پہنچی ہے۔ مالوبٹنگ کی تیسری چوٹی مالوبٹنگ سینٹرل 1975ء میں سر ہوئی۔ چوتھی مالوبٹنگ ایسٹ 7010 میٹر پہلی بار پاک برطانیہ کی مشترکہ مہم نے 1959ء میں سر کی تھی۔ اس ٹیم میں کیپٹن جاوید اختر بھی شامل تھے۔ پانچویں چوٹی مالوبٹنگ نارتھ 6843 میٹر پولش ٹیم نے 1929ء میں سر کی تھی۔

موچوچش 7453 میٹر

Muchu Chhish

موچوچش کی بلندی 7453 میٹر ہے اور یہ قراقرم کے ذیلی سلسلے بتورومستاغ میں واقع ہے۔ موچوچش کے پاس ایک منفرد اعزاز ہے کہ یہ دنیا کا دوسرا اونچا پہاڑ ہے جو ابھی تک سر نہیں ہوسکا۔ جبکہ پاکستان کا سر نہ ہونے والا سب سے اونچا پہاڑ ہے۔ موچوچش کا طول بلد 36.50 اور عرض بلد 74.55 ہے۔ موچوچش بنیادی طور پر بتورو پیک کا ہی حصہ ہے اور اسے بتورو فائیو بھی کہا جاتا ہے۔ جبکہ بہت سارے ماہرین اسے علیحدہ پہاڑ مانتے ہیں۔ دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ جو ابھی تک سر نہیں ہو پایا وہ بھوٹان میں واقع Gangkhar Peunsum ہے جس کی بلندی 7570 میٹر ہے۔ بھوٹان میں اس پہاڑ کو مذہبی وجوہات کی بنا پر مقدس مانا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس پر کوہ پیمائی ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔

موچوچش بمشکل سے ہی نظر آتی ہے کیونکہ اس کے ایک طرف پسو اور شسپر اور دوسری طرف بتورو کی مین چوٹی ہے۔ جبکہ باقی دو اطراف سے کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ ہنزہ میں حسن آباد نالے سے موچوچش کا راستہ جاتا ہے۔ موچوچش پر بیس کیمپ سے اوپر مسلسل پتھر گرنے ایوالانچ کا آنا اور بہت خطرناک راستہ ہونا وہ وجوہات ہیں جس کی وجہ سے ابھی تک موچوچش سر نہیں ہو پائی۔

تاریخ میں پہلی بار 1983ء میں پولینڈ کی ٹیم نے سر کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ بتورو فور کو سر کرنے آئے مگر ناکامی کے بعد موچوچش پر بھی قسمت آزمائی کی۔ 7260 میٹر تک جا پہنچے مگر بدقسمتی سے سر نہ کرسکے۔ پھر 1999ء میں ایک کینیڈین ٹیم نے قسمت آزمائی کی مگر وہ بھی ناکام رہے۔ تیسری اور آخری کوشش 2014ء میں برطانوی کوہ پیماؤں نے کی مگر وہ ناکام رہے۔

یزگل ڈوم 7440 میٹر

Yazghil Dom

تعارف اور بلندی:

یزگل ڈوم کی دو چوٹیاں ہیں جو کہ دستگل سر کے ساتھ قراقرم کے ذیلی سلسلے ہسپر مستاغ میں واقع ہیں۔ اس کی سب سے اونچی چوٹی یزگل ڈوم ساؤتھ ہے۔ جس کی بلندی 7440 میٹر ہے۔ اس کا طول بلد 36.17 اور عرض بلد 75.15 ہے۔ یزگل ڈوم کی دریافت دستگل سر کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔ تفصیل کے لئے دستگل سر مضمون ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

پہلی کامیابی:

1980ء میں پولینڈ کی ایک ٹیم نے یزگل ڈوم ساؤتھ کو 25 جولائی کو سر کیا تھا۔ اسی ٹیم نے یزگل ڈوم ساؤتھ کی بلندی 7400 میٹر بھی بتائی ہے۔ جب کہ بعض نقشوں میں اس کی بلندی 7324 میٹر بھی درج ہے۔

یزگل ڈوم کی دوسری چوٹی یزگل ڈوم نارتھ ہے۔ جس کی بلندی 7400 میٹر ہے۔ اسے اٹلی کی ایک مہم جو ٹیم نے پہلی بار 1983ء میں سر کرنے کا کارنامہ انجام دیا تھا۔

سیا کانگری 7422 میٹر

Sia Kangri

تعارف اور بلندی:

''سیا کانگری'' 7422 میٹر بلند دنیا کا تریسٹھواں اور پاکستان کا چھبیسواں بلند ترین پہاڑ ہے۔ یہ قراقرم کے ذیلی سلسلے بالتورو مستاغ میں واقع ہے۔ بالکل سیاچن گلیشیئر کے اوپر واقع سیا کانگری تین چوٹیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے ایک طرف ابروزی گلیشیئر اور دوسری طرف سیا پاس 5700 میٹر واقع ہے۔ سیا کانگری کی سب سے اونچی چوٹی کا طول بلد 35.39 اور عرض بلد 76.45 ہے۔

دریافت اور ابتدائی کامیابی:

''سیا کانگری'' کی دریافت میں سیاچن کے علاقے میں 90-1880ء میں ہونے والے سروے ہی ابتدائی نشانات مانے جاتے ہیں۔ جس کی تفصیل کے ٹو اور قراقرم والے مضمون میں موجود ہے۔ Dyhenturth جو کہ مشہور کوہ پیما اور جیالوجی ماہر تھا۔ سیا کانگری کے علاقے میں 1934ء میں آیا۔ Dyhenturth ہی پہلا کوہ پیما تھا۔ جس نے سب سے پہلے سیا کانگری کو سر کیا۔ سیا کانگری ون پر 1975ء میں سوئٹزر لینڈ کی ایک ٹیم نے مہم جوئی کی۔ مگر ناکام ہوگئی۔ ''سیا کانگری'' ون دوسری بار 1979 میں جاپان کی کیوٹو ٹیم کے ہاتھوں سر ہوئی۔ ''سیا کانگری'' کی دوسری چوٹی ''سیا کانگری'' ٹو یا ''سیا کانگری ایسٹ'' ہے جس کی بلندی 7325 اور طول بلد 35.39 اور عرض بلد 76.45 ہے۔ اس کے بارے میں اب تک واضح نہیں ہے کہ یہ کبھی سر کی ہوئی یا نہیں اور بعض کتابوں کے مطابق یہ چوٹی بھی 1934ء میں Dyhenturth کی ٹیم نے سر کی تھی۔ تیسری چوٹی ''سیا کانگری تھری'' یا ''سیا کانگری نارتھ'' ہے جس کی بلندی 7315 میٹر اور طول بلد 35.39 اور عرض بلد 76.44 پر واقع ہے۔ اسے آسٹرین چوٹی بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی Dyhenturth نے سر کی تھی اور اس کی بلندی 7163 میٹر بتائی تھی۔ جب کہ سیا کانگری تھری 1974ء میں آسٹرین ٹیم نے بھی سر کی اور اس کی بلندی 7315 میٹر بتائی۔ کچھ نقشوں میں ایک اور چوٹی بھی موجود ہے۔ جسے ''سیا کانگری سینٹرل'' کا نام دیا گیا ہے اور اس کی بلندی 7273 میٹر درج ہے۔

ہراموش 7409 میٹر

Haramosh

تعارف اور بلندی:

ہراموش کا خوبصورت پہاڑ 7409 میٹر اونچا ہے۔ یہ دنیا میں بلندی کے اعتبار سے سترسٹھویں نمبر پر ہے۔
ہراموش قراقرم کے ذیلی سلسلے راکاپوشی ہراموش میں واقع ہے۔ ہراموش کو اس کی چوٹی کی وجہ سے بلیو Blue
پہاڑ بھی کہتے ہیں۔ جس پر ایک کتاب Last Blue Mountain بھی لکھی گئی ہے۔ بعض نقشوں میں اس کی
بلندی 7393 میٹر بھی بتائی جاتی ہے۔ ہراموش کی دو چوٹیاں ہیں۔ دوسری چوٹی کا نام ہراموش ٹو ہے۔ جس کی
بلندی 6213 میٹر ہے۔ ہراموش کا راستہ سکردو روڈ سے سسی گاؤں میں سے گزر کر آتا ہے۔ اس کا طول بلد
35.51 اور عرض بلد 74.54 ہے۔

دریافت وابتدائی مہمات اور کامیابی:

ہراموش کی دریافت میں سب سے نمایاں نام 1946ء میں سوئس ٹیم کا آتا ہے۔ جو بگروٹ کے راستے سے
ہراموش وادی میں داخل ہوئی۔ اس ٹیم میں R.C.F. Schomberg شامل تھا۔ اس کے بعد 1947ء میں جرمنی
کی ایک ٹیم ہراموش پاس عبور کر کے [illegible] جس میں R.Kappeler اور H.Gyr شامل تھے۔
1957ء میں آکسفو[illegible] یونیورسٹی کی ایک ٹیم اس خطے میں آئی۔ جس میں اس دور کے بڑے بڑے محقق
شامل تھے۔ ٹیم کا [illegible] Streather تھا۔ جب کہ بقیہ ممبران میں Emery، Zong، Bernad John
اور Jilloh [illegible] پا شامل تھے۔ ٹیم نے مانی گلیشیئر پر اپنا کیمپ لگایا اور کئی دن تک ہراموش کا جائزہ لیتے رہے۔
چوٹی کے قریب راستے کو دیکھنے کے لئے ٹیم کے چند ممبران ہراموش پر چڑھائی کرتے رہے 6706 میٹر کی بلندی

تک جا پہنچے۔ لیکن خراب موسم کے باعث مہم ملتوی کر کے واپس آنا ہوا۔

1958ء میں آسٹریا سے تعلق رکھنے والی ایک اور ٹیم ہراموش آئی۔ اس ٹیم نے پچھلے سال آکسفورڈ یونیورسٹی کے قائم کردہ کیمپ سے راہنمائی لیتے ہوئے تیسرا کیمپ 6203 میٹر کی بلندی پر لگایا۔ ٹیم لیڈر Stefan Power اور Franz Mandl نے شمال مشرقی راستے سے اپنا سفر جاری رکھا اور 5 اگست 1958ء کو ہراموش کی چوٹی ون کو پہلی بار سر کرنے کا اعزاز اپنے نام کرلیا۔ اس ٹیم نے ہراموش ون کی بلندی 7397 میٹر بتائی ہے۔

اس کے بعد جاپان کی ایک ٹیم نے ہراموش کو مغربی راستے سے 1978ء میں اور ایک ٹیم نے 1979ء میں اور پولش ٹیم نے جنوب مغربی راستے سے 1988ء میں ہراموش کو سر کیا ہے۔

استورونل 7403 میٹر

Istoronal

تعارف اور بلندی:

استورونل پہاڑ ایک لمبے سلسلے کا نام ہے جو کہ ہندوکش میں واقع ہے یہ ہندوکش کا تیسرا اونچا پہاڑ ہے۔ جس کی سب سے بلند چوٹی 7403 میٹر بلندی کے ساتھ دنیا میں اڑسٹھویں نمبر پر ہے۔ استورونل خوار زبان کا لفظ ہے جو کہ دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ استورو گھوڑا اور نل یا نعل پاؤں، یعنی گھوڑے کا پاؤں یا گھوڑے کی نعل۔

استورونل بہت چھپی ہوئی چوٹی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ترچ میر کے بالکل پیچھے واقع ہونا ہے اور کہیں سے بہت واضح نظر نہیں آتی۔ استورونل کی گیارہ اونچی چوٹیاں ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ استورونل کی سب سے اونچی استورونل مین ہے جس کی بلندی 7403 میٹر اور اس کا طول بلد 36.23 اور عرض بلد 71.53 ہے۔

پہلی کامیابی:

استورونل کی سب سے اونچی چوٹی استورونل مین 1955ء میں دو امریکیوں کے ہاتھوں سر ہوئی۔ اس ٹیم میں J.E Marphy اور T.A. Mutch کے علاوہ ایک پاکستانی میجر بھی شامل تھے۔

استورونل سلسلے کی دوسری اونچی چوٹی استورونل نارتھ ون ہے۔ جس کی بلندی 7373 میٹر اور طول بلد 36.23 اور عرض بلد 71.54 ہے۔ استورونل نارتھ ون 1969ء میں آسٹرین الپائن کلب کے دو ممبران Labuch اور Oberegger کے ہاتھوں سب سے پہلے سر ہوئی۔

تیسری اونچی چوٹی استورونل نارتھ ٹو 7373 میٹر ہے اور اس کا طول بلد 36.23 اور عرض بلد 71.53 ہے۔

یہ چوٹی بھی آسٹرین الپائن کلب کے ہی دو ممبران کے ہاتھوں سر ہوئی تھی۔ جاپان کے ایک نقشے میں اس کی بلندی 7350 میٹر بتائی گئی ہے۔

چوتھی اونچی چوٹی استوروتل ساؤتھ ایسٹ 7365 میٹر بلند ہے۔ جب کہ پانچویں چوٹی استوروتل ساؤتھ 7303 میٹر بلند ہے۔ یہ دونوں چوٹیاں سپین کے بارسلونا کو وپا کلب کے ممبران Anglado، Mose، Juan، Corda، Emilio Civio اور Jorge Pons کے ہاتھوں 1967ء میں سر ہوئی تھیں۔

اس کے بعد بالترتیب استوروتل ویسٹ ون 7300 میٹر، استوروتل نارتھ تھری 7300 میٹر، استوروتل ویسٹ ٹو 7280 میٹر، استوروتل نارتھ ایسٹ 7676 میٹر ہے۔ جب کہ دسویں اونچی چوٹی 7200 میٹر ہے جو کہ مذکورہ بالا سپین کی ٹیم نے سر کی تھی۔ گیارہویں چوٹی استوروتل ایسٹ ہے جس کی بلندی 7100 میٹر ہے۔

جینٹ کانگری 7401 میٹر

Mount Ghent Kangri

تعارف اور بلندی:

جینٹ کانگری یا جینٹ ماؤنٹ پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع تین پہاڑوں کا مجموعہ ہے۔اس سلسلے کا سب سے اونچا پہاڑ جینٹ ون ہے جو کہ جینٹ ساؤتھ بھی کہلاتا ہے۔اس کی بلندی 7401 میٹر ہے جو کہ اپنی بلندی کے لحاظ سے دنیا میں انہترویں نمبر پر ہے۔اس کا طول بلد 35.30 اور عرض بلد 76.45 ہے۔
جینٹ کانگری قراقرم کے ذیلی سلسلہ سالتورو مستاغ میں واقع ہے۔سیاچن گلیشیئر کے بالکل ساتھ بیلا فونڈ پاس کے ہمسائے میں ہے۔

دریافت اور پہلی کامیابی:

جینٹ کانگری کے علاقے میں سب سے پہلے آنے والوں میں Workman میاں بیوی ہیں جو 1910-12ء میں آئے ان کے بعد سب سے نمایاں نام 1935ء میں John Hunt، James Walker اور Rowland اور Dr. Carslaw کا آتا ہے جو کہ جینٹ کانگری کے علاقے میں آئے۔جینٹ کانگری ون تاریخ میں سب سے پہلے 1961ء میں سر ہوئی جب آسٹریا سے تعلق رکھنے والا دنیا کا مشہور ترین کوہ پیما Wolfgang اور Erich Waschak چوٹی پر پہنچے۔دوسری چوٹی جینٹ نارتھ جو کہ جینٹ ٹو بھی کہلاتی ہے اس کی بلندی 7343 میٹر ہے۔اس کا طول بلد 35.31 اور عرض بلد 76.47 ہے۔یہ چوٹی پہلی بار 1977ء میں آسٹریا کی ایک ٹیم کے ہاتھوں سر ہوئی۔اس کے بعد 1978ء میں جاپان کا کنسائی الپائن کلب بھی چوٹی سر کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔جینٹ سلسلے میں تیسری اونچی چوٹی جینٹ تھری ہے جس کی بلندی 7000 میٹر اور طول بلد 35.31 اور عرض بلد 76.49 ہے۔

اُلتر سر 7388 میٹر

Ultar Sar

اُلتر سر وادی ہنزہ کا سب سے مشہور پہاڑ ہے۔ جو کریم آباد کے بالکل اوپر دکھائی دیتا ہے۔ اُلتر سر قراقرم کے ذیلی سلسلے بتورو مستاغ میں پسو دشسپر سر کے ساتھ ایک ہی لائن میں واقع ہے۔ نہایت خوبصورت اُلتر سر کی دو چوٹیاں ہیں جن میں سے پہلی چوٹی اُلتر سرون کی بلندی 7388 میٹر ہے جو کہ دنیا میں اپنی بلندی کے لحاظ سے سترویں نمبر پر ہے۔ اس کا طول بلد 36.23 اور عرض بلد 74.43 ہے۔

اُلتر سر تاریخ میں پہلی بار جاپانی کوہ پیماؤں کے ہاتھوں 1996ء میں سر ہوئی جب Akito Yamazaki اور Matsuoka اُلتر سر کی چوٹی پر پہنچے۔ اسی سال ایک اور جاپانی ٹیم نے بھی اُلتر سر پر فتح کا جھنڈا لہرایا تھا۔ اُلتر ٹو کی بلندی 7310 میٹر ہے۔

ریمو 7385 میٹر

Rimo

تعارف اور بلندی:

ترم کانگری کی طرح ریمو پہاڑ بھی سیاچن پر واقع ہے۔ قراقرم کا ذیلی پہاڑی سلسلہ ریمو مستاغ اس کا علاقہ ہے۔ ریمو پانچ اونچی چوٹیوں کا مجموعہ ہے۔ جس کی سب سے زیادہ بلند چوٹی ریمو ون، ریمو ساؤتھ یا چوٹی نمبر 51 ہے۔ جس کی بلندی 7385 میٹر ہے۔ جب کہ کچھ نقشوں میں اس کی بلندی 7400 میٹر بھی درج ہے۔ بلندی کے اعتبار سے ریمو ون دنیا کی اکہترویں اونچی چوٹی ہے۔ اس کا طول بلد 35.20 اور عرض بلد 77.22 ہے۔

"ریمو" دور دراز کے علاقے میں موجود ہونے کی وجہ سے کوہ پیماؤں کی نظروں سے دور رہی اور کوئی زیادہ اہمیت حاصل نہ کر سکی۔ W.H.Johnson وہ پہلا فرد تھا جو 1864ء میں ریمو گلیشیئر تک آیا۔ اس کے بعد 1869ء میں رابرٹ شا اس علاقے میں آیا۔ رابرٹ شا دنیا کے مشہور ترین مہم جو سر فرانس ینگ ہسبنڈ کا انکل تھا۔ 1913ء میں Flippo De Filippi کی سربراہی میں ایک بہت بڑی ٹیم سروے کے لئے ریمو گلیشیئر پر آئی۔ جو کئی کئی مہینے تک سروے کرتی رہی۔ 1930ء میں Giatto Dainelli دوبارہ اس علاقے میں آیا۔ پہلے وہ 1913ء والی مہم کا ممبر بھی رہ چکا تھا۔ Giatto Dainelli ریمو گلیشیئر اور ترم گلیشیئر کے درمیان اٹالیا پاس Italia Pass کو عبور کر کے نوبرا (Nubra) وادی میں جا اترا تھا۔

1957ء میں برطانیہ کے امپیریل کالج کی ایک مہم جو ٹیم اس علاقے میں سروے کرنے آئی۔ ٹیم پاکستان کے راستے سکردو چلو گوما سے ہوتے ہوئے سیاچن گلیشیئر سے ریمو گلیشیئر تک پہنچی تھی۔

ریمو پر سروے ٹیمیں تو آتی رہیں لیکن کوئی ٹیم کوہ پیمائی کے لئے نہ آئی۔ یہاں تک کہ 1978ء میں جاپان

کی ایک ٹیم ریمو کو سر کرنے آئی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکی۔ 1984ء میں سیاچن پر بھارتی جارحیت کے بعد یہ علاقہ کوہ پیمائی کے لئے ممنوعہ ہو گیا۔ سیاچن کے کچھ حصہ پر قبضہ کرتے ہی بھارت نے اس علاقے پر اپنی ملکیت جتانے کے لئے دنیا بھر سے ریمو درتم کانگری پر کوہ پیماؤں کو دعوت دینا شروع کی۔ تا کہ ان کی موجودگی کے ثبوت کے ساتھ اس علاقے میں اپنی ملکیت ثابت کر سکے۔ یوں ریمو پہاڑ کا پورا سلسلہ جو کبھی پاکستان کے پاس تھا۔ پاکستان سے راستہ جاتا تھا غاصبانہ قبضہ کے بعد متنازعہ بنا دیا گیا۔

ریمو کی چھ چوٹیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

☆ ریمو ون ساؤتھ یا 51 نمبر چوٹی 7285 میٹر طول بلد 35.20 عرض بلد 77.22

☆ ریمو ٹو ساؤتھ یا 50 نمبر چوٹی 7373 میٹر طول بلد 35.20 عرض بلد 77.22

☆ ریمو تھری ساؤتھ یا 49 نمبر 7373 میٹر طول بلد 35.23 عرض بلد 77.22

☆ ریمو فور 7169 میٹر طول بلد 35.23 عرض بلد 77.23

☆ ریمو فائیو 6882 میٹر طول بلد 35.24 عرض بلد 77.23

☆ ریمو سکس 6846 میٹر طول بلد 35.25 عرض بلد 77.23

شرپی کانگری 7380 میٹر

Sherpi Kangri

تعارف اور بلندی:

''شرپی کانگری'' تین چوٹیوں کا سلسلہ ہے جس کی سب سے اونچی چوٹی ''شرپی کانگری'' ون یا مین ہے اس کی بلندی 7380 میٹر ہے۔ یہ دنیا کی چوہترویں بلند ترین چوٹی ہے۔ ''شرپی کانگری'' قراقرم کے ذیلی سلسلے سیاچن مستاغ میں واقع ہے۔ شرپی کانگ گلیشیئر اس کا ہمسایہ ہے۔ جب کہ سالتورو کانگری اور جینٹ کانگری بھی اس کے قریب ہی واقع ہیں۔ ''شرپی کانگری'' کا واحد راستہ بالتورو ابروزی گلیشیئر اور سالتورو میں شرپی کانگ گلیشیئر سے جاتا ہے۔ اس کا طول بلد 35.27 اور عرض بلد 76.47 ہے۔ اسے چوٹی نمبر 36 بھی کہتے ہیں۔

کامیابی:

''شرپی کانگری'' تاریخ میں پہلی بار جاپان کو بے یونیورسٹی کے Kazumasa Hirai نے 1976ء میں سر کی تھی۔ سیاچن پر بھارتی جارحیت کے باعث اس پر کوہ پیما ٹیمیں نہیں آتیں۔

''شرپی کانگری'' کی دوسری چوٹی ''شرپی کانگری ٹو'' 7370 میٹر اور طول بلد 35.27 عرض بلد 76.47 ہے۔

تیسری اونچی چوٹی ''شرپی کانگری تھری'' ہے جس کی بلندی 7300 میٹر ہے جب کہ کچھ نقشوں میں 7000 میٹر اور نام ''شرپی کانگری ایسٹ'' درج ہے۔ اس کا طول بلد 35.28 اور عرض بلد 76.47 ہے۔

سکل برم 7360 میٹر

Skil Brum

تعارف اور بلندی:

کے ٹو کے ہمسائے میں واقع بہت ہی خوبصورت چوٹی سکل برم ہے۔ سکل برم کی بلندی 7360 میٹر ہے۔ جب کہ کچھ نقشوں میں اس کی بلندی 7410 میٹر بتائی گئی ہے۔ اس لحاظ سے یہ دنیا کی چھیاسٹھ ویں اونچی یا پچھتر ویں اونچی چوٹی بنتی ہے۔ اس کا طول بلد 35.51 اور عرض بلد 76.25 ہے۔ کنکورڈیا سے کے ٹو کے لئے جاتے ہوئے کے ٹو کے بالکل آخری موڑ سے بائیں طرف نظر آنے والی سب سے نمایاں چوٹی سکل برم ہے۔

دریافت اور ابتدائی کامیابی:

سکل برم کی دریافت اور ابتدائی سروے گوڈون آسٹن اور Savoia نے کیے تھے۔ جس کی تفصیل قراقرم اور کے ٹو کی دریافت میں آ چکی ہے۔ سکل برم پر پہلی کامیابی کا سہرا 1957ء میں آسٹرین ٹیم کے سر بندھا۔ جب Marchs Schmuck اور Fritz Wintersteller نے خالصتاً الپائن سٹائل میں سکل برم کو سر کرنے کا پلان بنایا اور بیس کیمپ سے چل کر 19 جون 1957ء کو چوٹی پر پہنچے اور واپس آ گئے۔ ان کا یہ تمام سفر صرف 53 گھنٹوں پر مشتمل تھا جو اس دور میں تیز ترین کوہ پیمائی میں ایک ریکارڈ تھا۔

کارون کوہ 7350 میٹر

Karun Koh

کارون کوہ قراقرم میں واقع ہے۔ مشکل رسائی ہونے کے باعث بہت کم ٹیموں نے اس پر کوہ پیمائی کی ہے۔ کارون کوہ کی بلندی 7350 میٹر ہے۔ جبکہ کچھ نقشوں میں اس کی اونچائی 7164 میٹر اور 6977 میٹر بھی درج ہے۔ یہ بالائی ہنزہ میں پسو کے قریب واقع ہے۔ اس کا راستہ کارون گلیشیئر کارون پاس سے گزر کر آتا ہے۔ کارون کوہ طول بلد 36.37 اور عرض بلد 75.05 پر واقع ہے۔

کارون کوہ غالباً ایک بار ہی سر ہوئی ہے جب 1984ء میں آسٹریا کے کوہ پیما Harry Grun چوٹی تک پہنچے۔ اسی سال پاکستان و برطانیہ کی ایک اور ٹیم بھی کارون کوہ پر کوہ پیمائی کر رہی تھی مگر وہ کامیاب نہیں ہو پائی تھی۔

ساراغرار 7349 میٹر

Saraghrar

تعارف اور بلندی:

''ساراغرار'' ہندوکش میں واقع ہیں۔ ساراغرار دنیا کی اٹھترویں اونچی اور ہندوکش کی چوتھی بلند ترین چوٹی ہے۔ ساراغرار اصل میں بہت ساری چوٹیوں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ جس کی سب سے بلند چوٹی ساراغرار مین 7349 میٹر بلند ہے۔ جب کہ کچھ نقشوں میں اسے ساراغرار نارتھ ایسٹ لکھا گیا ہے اور اس کی بلندی 7340 میٹر درج ہے۔ اس کا طول بلد 36.33 اور عرض بلد 72.06 ہے۔

ساراغرار سلسلے کی تمام چوٹیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ ساراغرار مین 7349 میٹر طول بلد 36.33 عرض بلد 72.06

☆ ساراغرار سینٹرل 7330 میٹر طول بلد 36.33 عرض بلد 72.05

☆ ساراغرار ساؤتھ 7307 میٹر طول بلد 36.32 عرض بلد 72.06

☆ ساراغرار ویسٹ نارتھ 7300 میٹر طول بلد 36.33 عرض بلد 72.05

☆ ساراغرار ساؤتھ ویسٹ 7250 میٹر طول بلد 36.32 عرض بلد 72.05

☆ ساراغرار ساؤتھ ایسٹ ون 7208 میٹر طول بلد 36.33 عرض بلد 72.07

☆ ساراغرار ساؤتھ ویسٹ ٹو 7200 میٹر طول بلد 36.32 عرض بلد 72.05

☆ ساراغرار ساؤتھ 7100 میٹر طول بلد 36.32 عرض بلد 72.04

☆ ساراغرار ساؤتھ ایسٹ ٹو 7185 میٹر

☆ ساراغرار ساؤتھ ٹو 7109 میٹر

☆ ساراغرار نارتھ 7040 میٹر

☆ ساراغرار ہلنک 6599 میٹر

ابتدائی مہمات اور کامیابی:

''ساراغرار'' سلسلے کی سب سے اونچی چوٹی ساراغرار مین 7349 میٹر 1958ء میں ایک ٹیم کے ہاتھوں سر ہونے کے قریب آ گئی تھی لیکن چند میٹر کے فاصلے سے ٹیم ناکام ہوگئی۔ آکسفورڈ چترال مشترکہ مہم میں برطانیہ اور پاکستان کے نامور کوہ پیما شامل تھے۔ 27 اگست 1958ء کو دوسرے کیمپ سے اوپر ایک ٹیم ممبر P.S Nelson گر کر ہلاک ہوگیا جس کی وجہ سے مہم کو ملتوی کر دیا گیا تھا۔

1959ء میں پہلی کامیابی اٹلی کے کوہ پیماؤں کی قسمت میں لکھی تھی جب Fosco Maraini کی قیادت میں F. Alleto، Glanfranco Castelli، Carlo Pinelli اور Palolo Casiglio چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

دوسری چوٹی ''ساراغرار سینٹرل'' 7330 میٹر ابھی تک سر نہیں ہو پائی۔ تیسری چوٹی ''ساراغرار ساؤتھ'' 7303 میٹر پر 1967ء میں جاپان کی ایک یونیورسٹی ٹیم کے Y.Sato اور H.Harg نے کامیابی سے اپنے قدم رکھے۔

چوتھی، پانچویں اور چھٹی چوٹیاں بھی ابھی تک سر نہیں ہوئیں۔ ساتویں چوٹی ''ساراغرار ویسٹ ٹو'' 7200 میٹر سپین کے ایک کوہ پیما Juan Lopez Diaz نے سر کی۔ اسی نے اس چوٹی کو ''ساراغرار نارتھ ویسٹ ٹو'' کا نام بھی دیا تھا۔ ساراغرار ساؤتھ ایسٹ 7208 میٹر کو 2005ء میں سوئس ٹیم کے پانچ ممبران نے دو مرحلوں میں سر کیا۔ 24 جولائی کو Grostean Sebastian، Mazal Chevallier اور Yves Peter نے سر کیا اور پھر 29 جولائی کو 2 اور ممبران بھی چوٹی پر جا پہنچے۔

''ساراغرار نارتھ'' 7040 میٹر کو Nigata یونیورسٹی جاپان کے Shiro Yokohama اور Kohichiro Umezv نے 1967ء میں پہلی بار سر کرنے کا کارنامہ انجام دیا۔

سب سے چھوٹی چوٹی ''ساراغرار Blink'' کو 1967ء میں جرمن الپائن کلب کے Kobrich Reiser نے سر کیا تھا۔

موم ہل سر 7343 میٹر

Momhil Sar

تعارف اور بلندی:

''موم ہل سر'' 7343 میٹر بلند ہے اور قراقرم کے ذیلی سلسلے میں ہسپر مستاغ میں واقع ہے۔ بعض نقشوں میں اس کی بلندی 7342 میٹر اور وکی پیڈیا پر 7414 میٹر درج ہے۔ موم ہل سر پسو گاؤں کے سامنے دریا کے اس پار پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ موم ہل سر کی بڑی ہمسائی چوٹی میں ٹریور کا نام آتا ہے۔ اس کا طول بلد 36.69 اور عرض بلد 75.03 ہے۔

ابتدائی کامیابی:

''موم ہل سر'' پر 1964ء میں آسٹریا کی ایک مہم جو ٹیم Hans Schell کی سربراہی میں آئی۔ ٹیم نے پہلی ہی کوشش میں موم ہل سر کو کامیابی سے سر کر لیا۔

یتموروسر 7330 میٹر

Yutmaru Sar

تعارف اور بلندی:

''یتموروسر'' ہسپر مستاغ میں واقع ایک مشہور چوٹی ہے۔ جس کی بلندی 7330 میٹر، جب کہ کچھ نقشوں نے اسے 7283 میٹر بھی بتایا ہے۔ ہسپر گلیشیر پر بالکل سامنے بائیں طرف واقع ہے۔ اس کا طول بلد 36.14 اور عرض بلد 75.22 ہے۔ ''یتموروسر'' چوٹی پر معلومات نہ ہونے کے برابر میسر ہیں۔ البتہ پہلی بار یتموروسر 1980ء میں سر ہوئی تھی۔

بوجوہاگردواناسر 7329 میٹر

Bojohagur Duana Sar

تعارف اور بلندی:

الٹر پیک کے بالکل ساتھ مشکل نام والی Bojohagur Duana Sar چوٹی 7329 میٹر بلند ہے۔ یہ بتورومستاغ میں واقع ہے اور اس کا طول بلد 36.24 اور عرض بلد 74.43 ہے۔ اس کا راستہ کریم آباد سے اوپر ہے جب کہ حسن آباد گلیشیئر اور گلمت کے گل کن گلیشیئر سے چوٹی تک پہنچا جا سکتا ہے۔

دریافت اور ابتدائی کامیابی:

اس چوٹی پر بہت کم معلومات میسر ہیں اور شاید تاریخ میں ایک بار ہی سر ہوئی ہے۔ 1984ء میں جاپان ہیروشیما الپائن کلب کی ٹیم نے اس چوٹی پر فتح کا جھنڈا لہرایا۔

مالنگوتی 7320 میٹر

Malanghutti

تعارف اور بلندی:

''مالنگوتی'' پہاڑ قراقرم کے ذیلی سلسلے ہسپر مستاغ میں واقع ہے۔اس کی بلندی 7320 میٹر ہے۔ جب کہ جاپانی نقشوں میں اس کی بلندی 7200 میٹر درج ہے۔ یہ موم بل گلیشیئر اور مالنگوتی گلیشیئر کے درمیان میں واقع ہے۔اس کا طول بلد 36.23 اور عرض بلد 75.10 ہے۔

''مالنگوتی'' پہاڑ اور ''مالنگوتی'' گلیشیئر کی دریافت کا سہرا George Cockerill کے سر ہے جو 1892ء میں اس خطے میں آیا۔ پھر 1925ء میں Dr. Philips اور بعد میں Dr. Visser بھی آیا۔ جنہوں نے قراقرم پر بہت اعلیٰ معیار کی کتابیں بھی لکھی ہیں۔

1984ء میں جاپان Higama قراقرم مہم کا لیڈر Yoshiro Kasai ''مالنگوتی'' کو سر کرنے آیا مگر کامیاب نہ ہوسکا۔ اگلے سال 1985ء میں Tadao Sugimoto کی سربراہی میں جاپان ٹوکیو سے ایک اور مہم آئی جو ''مالنگوتی'' کو پہلی بار سر کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ امریکہ کے کچھ اداروں نے اس کی بلندی 7025 بھی لکھی ہے۔

بالتوروکانگری 7312 میٹر

Baltoro Kangri

تعارف اور بلندی:

''بالتوروکانگری'' کی بلندی 7312 میٹر ہے۔ یہ دنیا کی بیاسیویں اونچی چوٹی ہے۔ بالتوروکانگری Golden Throne کے نام سے بھی مشہور ہے۔ بالتوروکانگری کی 6 چوٹیاں ہیں۔ جن کے نمبر ایک سے چھ تک ہیں۔ بالتوروکانگری ون یا بالتوروکانگری Main سب سے اونچی چوٹی ہے۔ بالتوروکانگری کی پوری سیریز بالتوروگلیشیئر پر واقع ہے اور درحقیقت بالتوروگلیشیئر کا نقطۂ آغاز بالتوروکانگری ہے۔ یہ چوغولیزا پیک کے مشرق اور گاشربرم سیریز کے جنوب میں واقع ہے۔ جب کہ اس کے شمال میں آبروزی گلیشیئر ہے۔ بالتوروکانگری کا طول بلد 76.40 اور عرض بلد 35.38 ہے۔

''بالتوروکانگری'' سیریز میں موجود چوٹیوں کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

بالتوروکانگری ون یا Golden Throne کی بلندی 7312 میٹر ہے۔ جب کہ کچھ جاپانی نقشوں میں اس کی بلندی 7240 میٹر بھی درج ہے۔ بالتوروکانگری ٹو کی بلندی 7300 میٹر ہے اور کچھ جاپانی نقشوں کے مطابق 7220 میٹر ہے۔ بالتوروکانگری تھری کی بلندی 7280 میٹر ہے۔ بالتوروکانگری فائیو کی بلندی 7260 میٹر ہے۔ بالتوروکانگری فور کی بلندی 7255 یا 7250 میٹر ہے۔ بہت سارے نقشوں اور کتابوں میں فور اور فائیو کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور ان دونوں چوٹیوں کو الٹا یعنی فور کو فائیو اور فائیو کو فور ظاہر کیا گیا ہے۔ بالتوکانگری فور کو ایک جرمن ٹیم نے بالتوروکانگری ساؤتھ ایسٹ بھی لکھا ہے۔ بالتوروکانگری کی آخری چوٹی کی بلندی 6953 اور بعض جگہ 6970 میٹر ہے۔ جب کہ اس کا کوئی نام نہیں ہے اور کچھ نقشے اسے بالتوروکانگری لٹل بھی کہتے ہیں۔

دریافت اور مہمات:

بالتورو کانگری کی دریافت بالتورو گلیشیئر سے جڑی ہوئی ہے جب 1861ء میں گوڈان آسٹن اس خطے میں آیا۔ پھر 1887ء میں سر فرانس ہنگ ہسبنڈ آیا اس کے بعد 1892ء میں مارٹن کنوے نے بالتورو کانگری کو سر کرنے کی کوشش کی تھی۔

1929ء میں ڈیوک آف سپوہو کی سربراہی میں ایک ٹیم آئی۔ جس نے بالتورو کانگری کے مشرقی حصہ کے ایک پاس کو عبور کیا۔

جاپان سے ٹوکیو یونیورسٹی کی ایک ٹیم پروفیسر Seihei Kato کی سربراہی میں بالتورو کانگری کو سر کرنے آئی۔ جن کے ساتھ ایک پاکستانی آرمی جوان کیپٹن آفیسر خان بھی تھا۔ 4 اگست 1963ء کو پارٹی کے چار ممبران Sdmio Shima، Masaru Kano، Takeo Shibata اور Keko Fujimoto چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

بالتورو کانگری ٹو 7300 میٹر پر 1976ء میں جاپانی ٹیم کے 17 ممبران Y. Toyang اور G.Sueki نے سب سے پہلے قدم رکھنے کا اعزاز حاصل کیا۔ بالتورو کانگری تھری 7280 میٹر کو بھی سب سے پہلے اسی ٹیم نے سر کیا۔ بالتورو کانگری فائیو 7260 میٹر کو بھی سب سے پہلے 1934ء میں جرمنی کی ایک ٹیم Dyherfurth International Himalayan نے سر کیا تھا۔ جب کہ جرنلز کے مطابق یہ چوٹی 1980ء میں برطانوی کوہ پیماؤں کے ہاتھوں سر ہوئی۔

بالتورو کانگری فور 7255 کو بھی سب سے پہلے جرمنی کی ٹیم نے 1934ء میں سر کرنے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔

اردوک کانگری 7300 میٹر

Urdok Kangri

تعارف اور بلندی:

اردوک کانگری 7300 میٹر بلندی کے ساتھ قراقرم کے پہاڑی سلسلے بالتورومستاغ میں واقع ہے۔اس کی کچھ جرمن نقشوں میں بلندی 7250 میٹر ہے۔اردوک کی دو چوٹیاں ہیں جو کہ اردوک ون اور اردوک ٹو کے نام سے مشہور ہیں۔اردوک ٹو کی بلندی 7080 میٹر ہے۔اردوک کانگری آبروزی گلیشیئر اور Zbibuq گلیشیئر کے دہانے پر گاشر برم ون اور ٹو کے بالکل سامنے واقع ہے۔اس کا طول بلد 35.42 اور عرض بلد 76.44 ہے جب کہ اردوک ٹو کا طول بلد 35.41 اور عرض بلد 76.44 ہے۔

دریافت:

سر فرانس ینگ ہسبنڈ سب سے پہلے 1889ء میں اس علاقے میں آئے جو کہ Aghil پاس کو عبور کر کے شکسگام وادی میں اُترے تھے۔وہاں سے اردوک گلیشیئر عبور کر کے اردوک کانگری تک پہنچے تھے۔اسی علاقے میں Kennith Masom ساسر پاس سے 1962ء میں آیا جب کہ وہاں سے Marpo پاس 5639 میٹر عبور کر کے شکسگام وادی میں اُترا تھا۔

1974ء میں سب سے پہلے Wolfgang اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ اردوک کانگری کو سر کرنے آیا۔ٹیم نے جنوب مغربی راستے سے چڑھائی شروع کی۔مگر برف کے شدید طوفان کے باعث پیش قدمی جاری نہ رکھ سکے اور مہم ملتوی کر کے سیا کانگری سر کرنے چلے گئے۔

1975ء میں جرمنی اور آسٹرین کوہ پیماؤں کی ایک ٹیم اردوک کانگری کو سر کرنے آئی۔ٹیم نے سکردو سے چل کر 13 جولائی کو جنوبی گاشر برم گلیشیئر پر بیس کیمپ قائم کیا۔ٹیم نے 14 اگست کو کامیابی سے اردوک کانگری کو پہلی بار سر کر لیا۔چوٹی پر پہنچنے والوں میں ٹیم ممبر Hanns Schell اس کی بیوی Loselette اور Dr. Karl، Herbert اور Robert Schavero شامل تھے۔

شن جیک زوم یا سموکنگ پہاڑ 7291 میٹر

Shingeik Zom

تعارف اور بلندی:

Shingeik یا سموکنگ پہاڑ 7291 میٹر بلندی کے ساتھ کوہ ہندوکش میں نوشاق کے ہمسائے میں واقع ہے۔اس کا طول بلد 36.25 اور عرض بلد 71.51 ہے۔اس کی 6000 میٹر سے بلند دو اور چوٹیاں بھی ہیں۔جب کہ جاپان کے کچھ نقشوں میں Shingeik کی دو مزید چوٹیوں کا بھی ذکر ہے۔جن کی بلندی 7200 میٹر اور 7150 میٹر لکھی ہے۔لیکن ان کی ٹھیک لوکیشن کا ذکر نہیں ہے۔

یہ پہاڑ 1966ء میں Bavarian ٹیم کے ہاتھوں سر ہوا تھا۔ٹیم لیڈر Thomas Trubswetler کو کیمپ ٹو سے سخت بیماری کے باعث واپس آنا پڑا۔جب کہ باقی ٹیم ممبران نے اپنی کوشش جاری رکھی اور 13 جولائی 1966ء کو Shingeik پہاڑ کو سر کرنے میں کامیاب ہوئے۔

ساوویا کانگری 7286 میٹر

Savoia Kangri

تعارف اور بلندی:

''ساوویا کانگری'' کی بلندی 7286 میٹر ہے۔ لیکن بہت لمبے راستے پر واقع ہونے کی وجہ سے کوہ پیماؤں کی خاطر خواہ توجہ حاصل نہ کر سکی۔ قراقرم کے ذیلی سلسلے بالتورو مستاغ میں ساوویا گلیشیئر کے آخری سرے پر پاکستان اور چین کی سرحد پر واقع ہے۔ جس کا طول بلد اور عرض بلد بھی حتمی طور پر متفقہ نہیں ہے۔ 7286 میٹر کی بلندی کے ساتھ ساوویا کانگری قراقرم کی سب سے اونچی چوٹی ہے جو ابھی تک سر نہیں ہو پائی۔

ابتدائی مہمات:

انگلینڈ سے تعلق رکھنے والے Nick Bullock اور اس کی ٹیم نے ساوویا کانگری کو سر کرنے کی کوشش کی اور جنوب مشرقی راستے سے چوٹی کے کافی قریب تک پہنچ گئے۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ 1982ء میں چیکوسلواکیہ کی ایک ٹیم آئی۔ اس میں Bullock بھی شامل تھا چوٹی کی آخری چڑھائی کے قریب پھنس گئے اور مسلسل پتھر گرنے کے باعث واپس آنا پڑا۔ آنے سے پہلے انہوں نے اپنا سامان وہیں چھوڑ دیا۔ یہ واقعہ 15 جولائی کا تھا۔ کچھ دن بعد 22 جولائی کو تازہ دم ہونے کے بعد انہوں نے ایک کوشش اور کی تقریباً 7000 میٹر کی بلندی تک جا پہنچے۔ اس میں 700 میٹر کی برف کی دیوار بھی عبور کی جو مشکل ترین مرحلہ تھا۔ مگر بدترین طوفان میں دو دن گھرے رہے اور اس سے آگے نہ جا پائے اور بدقسمتی سے ٹیم اپنی مہم کو ختم کر کے واپس بیس کیمپ پر آ گئی۔ تیسری بار 5 اگست کو انہوں نے پھر کوشش کی اور برف کی دیوار کے قریب مشکل ترین حصے Gully تک پہنچ گئے۔ مگر پھر برف کے طوفان میں پھنس گئے اور آخر کار ناکام ہی آنا پڑا۔ اس کے بعد سے ساوویا کانگری پر مزید کسی مہم کا ریکارڈ دستیاب نہیں ہو سکا اور یہ چوٹی ابھی تک ناقابل تسخیر ہے۔

اوگرے 7285 میٹر

Biantha Brakk Ogre

تعارف اور بلندی:

''بیانتھابراک'' پہاڑ اوگرے کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس کی بلندی 7285 میٹر ہے اور اپنی بلندی کے لحاظ سے دُنیا کا ستاسیواں بلند ترین پہاڑ ہے۔ اوگرے قراقرم کے ذیلی پہاڑی سلسلے پن ماہ متاغ میں واقع ہے۔ اس کا طول بلد 35.57 اور عرض بلد 75.45 ہے۔ بیانتھابراک چٹانی دیواروں، عمودی چڑھائی اور مشکل ترین راستے کی وجہ سے پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے مشکل ترین پہاڑوں میں سے ایک ہے۔

بیافو گلیشیئر پر سنولیک جاتے ہوئے دائیں طرف نظر آنے والا خوبصورت بیانتھابراک پر بے شمار ٹیمیں قسمت آزمائی کے لئے آئیں۔ لیکن کامیاب نہ ہوسکیں۔ 1977ء میں برطانیہ سے تعلق رکھنے والا مشہور کوہ پیما Doug Scott اپنے پانچ دوسرے ممبران کے ساتھ بیانتھابراک سر کرنے آیا۔ تمام ممبران وقت کے تجربہ کار کوہ پیما تھے۔ ٹیم نے جنوب مغربی راستے سے کوہ پیمائی شروع کی۔ راستہ ان کی توقع سے زیادہ مشکل تھا۔ سخت محنت کے بعد مغربی راستے سے بیانتھابراک کی مین چوٹی سر کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ واپسی کا راستہ اس سے بھی مشکل تھا۔ واپس اُترتے ہوئے ڈگ سکاٹ اور کرس بانگٹن حادثے کا شکار ہوکر اپنی ٹانگیں اور پسلیاں تڑوا بیٹھے۔ جنہیں کئی دن کی محنت کے بعد ہیلی کاپٹر کی مدد سے واپس لایا گیا۔ یوں دنیا کی مشکل ترین چوٹی سر ہوئی۔

کوہ پیمائی کے چند میگزین کے مطابق یہ بات ابھی تک بحث طلب ہے کہ بیانتھابراک کو ڈگ سکاٹ کی ٹیم نے پہلے سر کیا تھا یا 1978ء میں جاپان کے Shizuoki Tohan کلب کے ممبران نے کیا۔ لیکن زیادہ معتبر اور مستند رائے دہندگان ڈگ سکاٹ کو ہی کامیابی کا سہرا باندھتے ہیں۔

پہلی کامیابی کے بعد تقریباً بیس سے زائد کوہ پیما ٹیمیں بیانتھا پر آئیں لیکن سب ناکام ہوگئیں۔ 2001ء میں جرمنی Bavaria سے مضبوط کوہ پیماؤں کی ایک ٹیم آئی اور 21 جولائی 2001ء کو بیانتھابراک کے جنوبی راستے سے ہوتے ہوئے بیانتھابراک سر کرنے کے ساتھ تیسری چوٹی بیانتھابراک تھری 6800 میٹر کو بھی سر کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ ایک اور کامیاب مہم سلواکیہ کے Kennedy اور Dempster کی تھی جو 21 اگست 2012ء کو چوٹی پر پہنچے۔

K-6 سکس یا بلتستان پہاڑ 7282 میٹر

تعارف اور بلندی:

K-6 پہاڑ جیسا کہ اپنے نام سے ظاہر ہے قراقرم میں واقع ہے۔ K-6 کا مطلب ہے قراقرم کی چھٹی چوٹی، جو کہ قراقرم میں دریافت ہوئی۔

"K-6" کی بلندی 7282 میٹر ہے اور اس کا دنیا میں نواسی واں نمبر ہے۔ سکردو کے چھوٹے سے گاؤں ہوشے سے پرے واقع خوبصورت ترین "K-6" پہاڑ کا راستہ Nangmah وادی سے جاتا ہے۔ جب کہ اسی کے ہمسایہ میں Lachit گلیشیئر اور Charkhusa گلیشیئر واقع ہیں۔ "K-6" کا طول بلد 35.24 اور عرض بلد 76.33 ہے۔ "K-6" کا ایک نام بلتستان پہاڑ بھی ہے۔

1961ء میں ایک پندرہ رکنی ٹیم "K-6" کو سر کرنے آئی۔ جس میں پاکستان سے شاہ خان اور صاحب شاہ بھی شامل تھے۔ لیکن انہیں خاطر خواہ کامیابی نہ مل سکی۔ اسی طرح 1964ء میں جرمن ٹیم "K-6" پر 6706 میٹر اور 1969ء میں اٹالین ٹیم 7010 میٹر کی بلندی پر پہنچیں مگر سر کرنے میں ناکام رہیں۔

1970ء میں آسٹریا الپائن کلب کے G. Pressl، E. Koblumuiler، G. Haberl، Von Flecken اور D. Entlesberger پہلی بار "K-6" کی چوٹی پر پہنچنے کا کارنامہ سرانجام دینے میں کامیاب ہوئے۔

مستاغ ٹاور 7276 میٹر

Mustagh Tower

تعارف اور بلندی:

"مستاغ ٹاور" 7276 میٹر اونچا خوبصورت ترین پہاڑ دنیا میں بلندی کے اعتبار سے اکانوویں نمبر پر ہے۔
مستاغ ٹاور قراقرم کے ذیلی سلسلے بالتورو مستاغ میں واقع ہے۔ اس کی مختلف بلندیاں بتائی جاتی ہیں۔ جن میں 7276 میٹر، 7273 میٹر اور 7270 میٹر شامل ہیں۔ "مستاغ ٹاور" کا طول بلد 35.50 اور عرض بلد 76.20 ہے۔
کچھ نقشوں کے مطابق یہ تمام بلندیاں ٹھیک ہیں اور سب علیحدہ چوٹیاں ہیں جو کہ مستاغ ٹاور" ایسٹ 7373 میٹر، "مستاغ ٹاور" ویسٹ 7270 میٹر اور تیسری چوٹی "مستاغ ٹاور" نارتھ ویسٹ 7180 میٹر بلند ہے۔

"مستاغ ٹاور" بالتورو گلیشیئر پر کنکورڈیا جاتے ہوئے گورے دن اور گورے تو سے بائیں طرف بہت واضح نظر آتا ہے اور اس کی خوبصورت ہر گزرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ "مستاغ ٹاور" کے دوسری طرف چین کا علاقہ ہے اور اس کے دائیں بائیں سے چند ایسے پاس گزرتے ہیں جو زمانہ قدیم سے دنیا کے مہم جوؤں کو اپنی طرف کھینچتے رہے ہیں اور موجودہ دور میں تو ان کی کشش پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔

1881ء میں چین اور روس کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہوا جس کے تحت روسی تجارتی قافلے مشرقی ترکستان آنا شروع ہو گئے۔ حکومت برطانیہ نے حالات کا جائزہ لینے کے لئے 1887ء میں سر فرانسس ینگ ہسبنڈ کو کاشغر بھیجا۔ کاشغر واپس آنے کے لئے اس مہم جو طبیعت کے مالک مرد نے مشرقی مستاغ پاس 5422 میٹر کو عبور کر کے آنے کا فیصلہ کیا اور یہ کسی بھی غیر مقامی فرد کا پہلا موقع تھا۔ جب مشرقی مستاغ پاس عبور کیا گیا۔ اس کے بعد 1903ء میں Honigmann اور A.C.Ferber بالتورو گلیشیئر سے مشرقی مستاغ پاس تک پہنچے جو کہ بالتورو سے جانے کا پہلا واقعہ تھا۔ 1929ء میں مشہور ترین کوہ پیما Ardito Desio بھی مشرقی مستاغ پاس کو

عبور کر کے چین کی طرف گیا۔

1947ء میں R.C.F.Schomberg نے سارپولا گو گلیشیئر کا سروے کیا اور مشرقی مستاغ پاس کو عبور کر کے بالتورو پر آیا۔ تاریخ قیاس آرائیوں میں مشغول رہی ہے کہ مستاغ پاس کی تاریخ کیا ہے؟ یہ دو پاس ہیں۔ مشرقی یا پرانا مستاغ پاس اور مغربی یا نیا مستاغ پاس 5700 یا 5900 میٹر، تاریخی سلک روٹ کے قراقرم پاس اور کلک/منتکا پاس کے بالکل درمیان مستاغ پاس ہے۔ جو تاریخ دانوں کے مطابق اٹھارہویں اور انیسویں صدی کے درمیان تک استعمال ہوتا رہا ہے جب یارقند میں رہنے والے بلتی لوگ مستاغ پاس سے سکردو آتے رہے ہیں۔ یارقند سے سکردو آنے کے لئے مستاغ پاس سب سے نزدیک ترین راستہ ہے۔ کچھ حوالے بتاتے ہیں کہ Han بادشاہت کے زمانے میں یارقند سے بلتستان کے درمیان آمدورفت تھی۔ مشہور چینی سیاح فاہیان Faxian نے 399 عیسوی میں مستاغ پاس کو عبور کیا اور بلتستان میں داخل ہوا تھا۔ موجودہ زمانے میں فرانس کی ایک ٹیم نے بھی 1986ء میں مستاغ پاس کو عبور کیا تھا۔

مستاغ ٹاور پر کامیابی:

1956ء میں برطانیہ کے تجربہ کار کوہ پیماؤں کی ایک ٹیم مستاغ ٹاور کو سر کرنے آئی اور مستاغ ٹاور کے شمال مغربی راستے سے ٹیم کے ممبران Tom Petay، Joe Brown، John Hortog اور Ian Davis سخت محنت کے بعد 6 جولائی کو مستاغ ٹاور کی چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے پانچ دن بعد 11 جولائی کو فرنچ ٹیم کے پانچ ممبران بھی مشرقی چوٹی پر پہنچ گئے۔

مستاغ ٹاور نارتھ ویسٹ 1984ء میں امریکی برطانوی مشترکہ ٹیم نے سر کیا۔ اس کے بعد 1990ء میں ناروے، 2008ء میں سلووینیا اور 2012ء میں روسی کوہ پیما بھی مستاغ ٹاور کی دونوں چوٹیوں پر بالترتیب پہنچے۔

دیران پیک 7273 میٹر

Diran Peak

تعارف اور بلندی:

"دیران پیک" کی بلندی 7273 میٹر ہے اور یہ دنیا کی ترانوے ویں اونچی چوٹی ہے۔ دیران قراقرم کے ذیلی سلسلے راکاپوشی ہراموش میں واقع ہے۔ نگر کے گاؤں مناپن سے اس کا راستہ جاتا ہے جس کی مناسبت سے دیران کو مناپن پیک بھی کہا جاتا ہے جب کہ اسے پیک نمبر 37 بھی کہتے ہیں۔ اس کا طول بلد 36.09 عرض بلد 74.40 ہے۔

دیران پر سب سے پہلی مہم 1958ء میں برطانیہ سے آئی تھی۔ مہم شمال مغربی راستے سے چوٹی سے صرف 300 میٹر کے فاصلے پر پہنچ گئی تھی کہ لیڈر E.G.C.Warr اور F.C.Hoyte برف کے طوفان میں گھر کر گم ہو گئے۔ 1959ء میں جرمن قراقرم کی ٹیم Hans Schneider کی سربراہی میں آئی۔ یہ ٹیم اصل میں بتورہ پر سروے کرنا چاہتی تھی مگر اجازت نہ ملنے کے باعث دیران کو سر کرنے آ گئی۔ اس مہم کا ایک ممبر Erwin Stocker اور ایک پاکستانی پورٹر چوٹی کے بالکل پاس پہنچ گئے تھے لیکن بدقسمتی سے خراب موسم کے باعث واپس آنا پڑا۔ 1964ء میں بھی آسٹریا کی ایک ٹیم سخت محنت کے باوجود سر نہ کر سکی۔

1965ء میں جاپان کے کیوتو ماؤنٹین فیڈریشن کی ٹیم چوٹی سے صرف 100 میٹر کے کم فاصلے سے واپس آ گئی۔ جب تیز ہوا اور برف کا طوفان شروع ہو گیا تھا۔

1968ء میں آسٹریا سے Hanns Schell، Rainer Goschl اور Rudolph Pischinger پر مشتمل 3 رکنی کوہ پیماؤں کی ٹیم دیران پیک سر کرنے آئی اور سب سے پہلے سر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

1985ء میں مشہور کوہ پیما ڈگ سکاٹ پہلی بار الپائن سٹائل سے سر کرنے میں کامیاب ہوا جب کہ 1989ء میں ایک اور ٹیم نے اسے الپائن سٹائل سے سر کیا۔ 1993ء میں دیران شمال مشرقی راستے اور 1996ء میں جنوبی راستے سے بھی سر ہو چکی ہے۔

اپسراساس کانگری 7245 میٹر

Apsarasas Kangri

تعارف اور بلندی:

''اپسراساس'' 7245 میٹر بلند پہاڑی سلسلے کا ایک مجموعہ ہے۔ جس میں دس کے قریب چوٹیاں شامل ہیں۔ اپسراساس کا دنیا میں بلندی کے اعتبار سے چھیانوے واں نمبر ہے۔ اپسراساس کا طول بلد 35.32 اور عرض بلد 77.09 ہے۔ سیاچن گلیشیئر کے بالکل اوپر واقع اپسراساس کے ہمسائے میں ٹرم کانگری اور ریمو سیریز کے پہاڑ واقع ہیں۔ اپسراساس بھی ان پہاڑوں میں شامل ہے جو کہ پہلے پاکستان کے پاس تھا اور پاکستان سے راستہ تھا۔ سیاچن پر بھارتی جارحیت کے بعد اب متنازعہ ہے۔ جس پر چین بھی اپنا حق رکھتا ہے۔ اپسراساس کا استہ چیلودم سم کوما گیاری بیلافونڈ پاس لولوفونڈ گلیشیئر سے سیاچن گلیشیئر پر ہے۔ اپسراساس پہلی بار 1976ء میں رہوئی جب کہ بعد میں بھارتی فوجیوں نے بھی 1988ء میں اسے سر کیا تھا۔ اس کی دوسری اور تیسری چوٹی فوجی قہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک سر نہیں ہو پائی۔ 10 میں سے 8 چوٹیاں 7000 میٹر سے بلند ہیں۔

''اپسراساس'' کے سلسلے کی تمام چوٹیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- ☆ ''اپسراساس'' ون 7245 میٹر طول بلد 35.32 عرض بلد 77.09
- ☆ ''اپسراساس'' ٹو 7239 میٹر طول بلد 35.31 عرض بلد 77.09
- ☆ ''اپسراساس'' تھری 7236 میٹر طول بلد 35.31 عرض بلد 77.12
- ☆ ''اپسراساس'' فور 7227 میٹر طول بلد 35.31 عرض بلد 77.11
- ☆ ''اپسراساس'' فائیو 7187 میٹر طول بلد 35.31 عرض بلد 77.11
- ☆ ''اپسراساس'' سکس 7186 میٹر طول بلد 35.30 عرض بلد 77.13
- ☆ ''اپسراساس'' سیون 7171 میٹر طول بلد 35.31 عرض بلد 77.08
- ☆ ''اپسراساس'' ایٹ 7000 میٹر طول بلد 35.30 عرض بلد 77.14

دربن زوم 7119 میٹر

Darban Zom

سلسلہ ہندوکش کا ایک بہت مشہور پہاڑ دربن زوم ہے جو کہ ترچ میر کے قریب واقع ہے۔ جس کی بلندی 7219 میٹر ہے۔ دربن زوم کو 1965ء میں آسٹریا سے آنے والی ٹیم نے سر کیا تھا۔

سنگھی کانگری 7202 میٹر

Singhi Kangri

سنگھی کانگری کا مطلب مشکل پہاڑ ہے۔ اس کی بلندی 7202 میٹر ہے جبکہ کچھ نقشوں میں اسے 7207 میٹر بھی بتایا گیا ہے۔ سنگھی کانگری کا طول بلد 35.599846 اور عرض بلد 76.983647 ہے۔ یہ چوٹی سیاچن گلیشیئر کے عین اس مقام پر واقع ہے جہاں پاکستان انڈیا اور چین کی متنازعہ سرحدی لائن بنتی ہے اور تینوں ممالک اس چوٹی پر ملکیت کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ جبکہ اس وقت سنگھی کانگری پر انڈیا قابض ہے۔

بالکل سرحد اور سیاچن جنگی علاقے میں ہونے کی وجہ سے اس پر باقاعدہ کوہ پیمائی نہیں ہوتی حالانکہ انڈیا نے ہر سال ایک ٹیم کو کوہ پیمائی کی اجازت دے رکھی ہے۔ 1976ء میں ایک جاپانی ٹیم نے سنگھی کانگری کو جنوبی راستے سے سر کیا تھا جو اس چوٹی پر اب تک کی پہلی اور آخری کامیابی ہے۔

لب غرسر 7200 میٹر

Lubghar Sar

''لب غرسر'' تین پہاڑوں کا سلسلہ ہے جس کی سب سے اونچی چوٹی 7200 میٹر ہے۔ جو کہ بلندی کے اعتبار سے دنیامیں 109 نمبر پر پہچانی جاتی ہے۔ یہ ٹریور کے ساتھ قراقرم کے ہسپر مستاغ سلسلے میں واقع ہے۔

''لب غرسرون'' جسے ویسٹ بھی کہتے ہیں اس کی بلندی 7200 میٹر اور طول بلد 36.22 اور عرض بلد 75.02 ہے۔ پہلی بار 1979ء میں جرمنی کی Tegernsee ہمالیہ قراقرم ٹیم نے سر کی تھی جس کا سربراہ Hans Gloggner تھا دوسری چوٹی جسے لپ غرٹو یا سنٹرل کہتے ہیں اس کی بلندی 7100 میٹر اور طول بلد 76.22 اور عرض بلد 75.02 ہے۔ یہ چوٹی جاپان کی Hosie یونیورسٹی نے Masakatsu کی سربراہی میں سر کی تھی۔

''لب غرسرتھری'' یا لپ غرایسٹ کی بلندی 7000 میٹر اور طول بلد 36.22 اور عرض بلد 75.03 ہے۔

بولارنگ سر 7200 میٹر

Bularang Sar

''بولارنگ سر'' پہاڑ 7200 میٹر کی بلندی کے ساتھ قراقرم کے سلسلے ہسپر مستاغ میں واقع ہے۔ اس کے ہمسایہ میں ٹریور اور مانگلوتی پہاڑ اور کنیانگ اور موم ہل گلیشیئر واقع ہیں۔ اس کا طول بلد 36.18 اور عرض بلد 75.09 ہے۔

سوماساؤتھ 7170 میٹر

Suma South

مستاغ ٹاور اور پیرامڈ تیمور کے بالکل سامنے Biange گلیشیئر ہے جو بالتورو پر کھلتا ہے۔ اس گلیشیئر پر تین چوٹیاں واقع ہیں جنہیں اکثر نقشوں میں نامعلوم کہا گیا ہے جبکہ ایک جگہ سب سے اونچی چوٹی کا نام سوماساؤتھ بتایا گیا ہے۔ جس کی بلندی 7170 میٹر ہے۔ کچھ نقشوں میں اس کی بلندی 7100 میٹر درج ہے۔ اس کا طول بلد 35.50 اور عرض بلد 76.24 ہے۔ دوسری اونچی چوٹی بنا نام کے 7156 میٹر بلند ہے۔ طول بلد 35.49 اور عرض بلد 76.25 ہے۔ جبکہ تیسری اور آخری اونچی چوٹی بھی بنا نام ہے جس کی بلندی 7103 میٹر ہے اور طول بلد 35.49 اور عرض بلد 76.25 ہے۔

ہاچندرچش 7163 میٹر

Hachinder Shhish

ہاچندرچش 7163 میٹر بلندی کے ساتھ قراقرم کے ذیلی سلسلے بتورہ مستاغ میں بتورہ پیک کے قریب واقع ہے۔ اس کا طول بلد 36.26 اور عرض بلد 74.28 ہے۔

ہاچندرچش تاریخ میں سب سے پہلے جاپان کے کوہ پیماؤں نے سر کی تھی جب 4 اگست 1982ء کو 7 کوہ پیما ہاچندرچش کے جنوب مغربی راستے سے چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

یرماندوکانگری 7163 میٹر

Yermanendu Kangri

یرماندوکانگری کی بلندی 7163 میٹر ہے اور یہ مشربرم کے ہمسائے میں واقع ہے۔ اس کی دوسری اونچی چوٹی ماندو Mandu ہے جو 7127 میٹر بلند ہے۔ جبکہ کچھ لفظوں کے مطابق 7081 میٹر ہے۔ دونوں چوٹیاں بالتوروگلیشیئر سے مشربرم کے ساتھ ہی کھڑی نظر آتی ہیں۔

لاٹوک 7151 میٹر

Latok Peak

لاٹوک کی خوبصورت چوٹی قراقرم کے ذیلی سلسلے ہسپر مستاغ میں بیانتھا براک کے بالکل ہمسائے میں واقع ہے۔ لاٹوک بیافوگلیشیئر پر جاتے ہوئے بیانتھا کیمپ سائٹ سے واضح نظر آتی ہے۔ لاٹوک پانچ چوٹیوں کا سلسلہ ہے جس کی سب سے اونچی چوٹی لاٹوک ون 7151 میٹر بلند ہے۔ اس کا طول بلد 35.55 اور عرض بلد 75.48 ہے۔ لاٹوک کو سب سے پہلے جاپان قراقرم ٹیم نے 1979ء میں سر کیا تھا۔

لاٹوک ٹو کی بلندی 7145 میٹر اور طول بلد 35.56 عرض بلد 75.49 ہے۔ لاٹوک ٹو کو اٹلی کے کوہ پیماؤں نے 1977ء میں سر کیا تھا۔ ان کے مطابق لاٹوک ٹو کی بلندی 7120 میٹر ہے۔

تیسری چوٹی لاٹوک تھری کی بلندی 6949 میٹر اور طول بلد 35.22 عرض بلد 75.50 ہے۔ لاٹوک تھری کو جاپان ہیروشیما ٹیم نے 1979ء میں سر کیا تھا۔ لاٹوک تھری کی بلندی 6860 میٹر بھی بتائی جاتی ہے۔

دی پاک 7150 میٹر

Depak

دی پاک کے منفرد نام کی چوٹی 7150 میٹر بلندی کے ساتھ قراقرم کے سیاچن میں واقع ہے۔اس کے ہمسائے میں جینٹ کانگری شرپی کانگری کے پہاڑ اور کوندوس وشرپی گانگ گلیشیئر واقع ہیں۔اس کا طول بلد 35.32 اور عرض بلد 76.47 ہے۔

دی پاک کو سب سے پہلے جرمنی اور پاکستان کی مشترکہ مہم نے 1960ء میں سر کیا تھا۔دی پاک کا نام بھی اسی مناسبت سے جرمنی کے ڈو یچے سے دی اور پاکستان کے پاک کو ملا کر رکھا گیا ہے۔

کیمپار دیور 7143 میٹر

Kampire Dior

قراقرم کے ذیلی سلسلے بتورہ مستاغ میں واقع کیمپار دیور کی بلندی 7143 میٹر ہے۔جبکہ کچھ نقشوں میں 7168 اور 7068 میٹر بھی درج ہے۔کیمپار دیور کی چوڑی بتورہ کے ہمسائے میں بتورہ اور کارمبر گلیشیئر کے قریب واقع ہے۔اس کا طول بلد 36.36 اور عرض بلد 74.20 ہے۔

جاپان کی ہیروشیما ٹیم کے ممبران نے کیمپار دیور کو 1975ء میں سر کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا تھا۔

شاکاوار 7125 میٹر

Shakawar

شاکاوار پہاڑ 7125 میٹر بلند ہے اور یہ کوہ ہندوکش میں واقع ہے۔ شاکاوار کا طول بلد 33.36 اور عرض بلد 71.59 ہے۔ شاکاوار کو 1964ء میں آسٹریا کے کوہ پیماؤں Pischinger اور Grubor نے سر کیا تھا۔ انہوں نے شاکاوار کی بلندی 7125 میٹر بتائی ہے جبکہ دوسرے نقشوں میں اس کی بلندی 7084 میٹر بھی درج کی گئی ہے۔

کوہ نادر شاہ 7116 میٹر

Koh Nadir Shah

کوہ نادر شاہ پہاڑ 7116 میٹر بلند ہے۔ یہ کوہ ہندوکش میں پاک افغان بارڈر پر واقع ہے۔ کوہ نادر شاہ کا طول بلد 36.36 اور عرض بلد 71.56 ہے۔ جبکہ اسے سب سے پہلے افغانستان کی جانب سے 1962ء میں اور پاکستان کی جانب سے 1964ء میں آسٹریا کے کوہ پیماؤں Goschl اور Schindelbacher نے سر کیا تھا۔

اُردن زوم 7108 میٹر

Urden Zom

اُردن زوم کی تین چوٹیاں ہیں جن میں سے سب سے اونچی اُردن زوم نارتھ ہے جس کی بلندی 7108 میٹر ہے اور یہ کوہ ہندوکش میں پاک افغان بارڈر پر واقع ہے۔ اُردن زوم کا طول بلد 36.33 اور عرض بلد 71.59 ہے۔ جبکہ اسے سب سے پہلے سر کرنے کا اعزاز 1964ء میں آسٹریا کے Gruber اور Pischinger کو حاصل ہوا تھا جبکہ ان کے پانچ دن بعد Schindelbacher بھی چوٹی تک جا پہنچا تھا۔

اُردن زوم کی دوسری اونچی چوٹی اُردن زوم سینٹرل ہے جو 7080 میٹر بلند ہے۔ طول بلد 36.32 اور عرض بلد 71.59 ہے اور اسے 1977ء میں جاپان کی Ibariki یونیورسٹی کے 9 ممبران نے سر کیا تھا۔

اُردن زوم کی تیسری اور آخری اونچی چوٹی اُردن زوم ساؤتھ ہے جس کی بلندی 7050 میٹر ہے اور طول بلد 36.32 اور عرض بلد 71.59 ہے۔ اسے بھی 1977ء میں جاپان کی Ibariki یونیورسٹی کے 9 ممبران نے سر کیا تھا۔

جینٹا 7100 میٹر

Genta

قراقرم کے ذیلی سلسلے بتورہ مستاغ میں واقع جینٹا پہاڑ کی بلندی 7100 میٹر ہے۔ اس کا طول بلد 36.25 اور عرض بلد 47.43 ہے۔ اس کے ہمسائے میں پسو پیک اور حسن آباد و غلکن گلیشئر واقع ہیں۔ کچھ نقشے اس کی بلندی 7090 میٹر بتاتے ہیں۔ 1974ء میں جرمنی اور پولینڈ کی مشترکہ ٹیم نے سب سے پہلے جینٹا کو سر کرنے کا اعزاز پایا تھا۔

سیاچش 7100 میٹر

Sia Shish

قراقرم کے ذیلی سلسلے بتورہ مستاغ میں واقع جینفا کے قریب ہی سیاچش واقع ہے۔اس کی بلندی 7100 میٹر ہے۔اس کا طول بلد 76.26 ہے اور عرض بلد 74.28 ہے۔سیاچش کی چوٹی پر سب سے پہلے اٹلی کے Giorgio Mallucci نے 1983ء میں فتح کا جھنڈا لہرایا تھا۔

لینگار 7100 میٹر

Langar Peak

لنگر نامی پہاڑ 7100 میٹر بلند ہے جو کوہ ہندوکش میں پاک افغان بارڈر پر واقع ہے۔اس کے ہمسائیہ گلیشیئر میں رش گول اور Hushko گلیشیئر ہیں۔لینگار کا طول بلد 36.35 اور عرض بلد 72.04 ہے۔لینگار کو سب سے پہلے سر کرنے کا اعزاز 1964ء میں جرمن کو حاصل ہوا جبکہ دوسری بار 1968ء میں جاپانی کوہ پیما اس کی چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔کچھ نقشے لینگار کی بلندی 7016 میٹر بتاتے ہیں۔

لینگار کی دوسری چوٹی لینگار ساؤتھ ایسٹ ہے جس کی بلندی 7061 میٹر ہے۔جبکہ طول بلد 36.35 اور عرض بلد 72.05 ہے۔لینگار کی تیسری چوٹی لینگار سینٹرل ہے جس کی بلندی 6950 میٹر ہے۔جبکہ طول بلد 36.34 اور عرض بلند 72.05 ہے۔لینگار سینٹرل کو 1967 میں جاپانی ٹیم نے سر کیا تھا۔

نوبے سم زوم پیک 7070 میٹر

Nobai Sum Zom

ترچ میر کے بالکل سامنے واقع نوبے سم زوم پہاڑ کی بلندی 7070 میٹر ہے اس کے قریبی گلیشیئر میں اپر ترچ میر گلیشیئر ہے۔ اس کا طول بلد 36.24 اور عرض بلد 71.52 ہے۔ نوبے سم زوم کو سب سے پہلے سر کرنے کا اعزاز 1977ء میں جرمنی کے مشہور ترین کوہ پیما Kurt Diembarger کو حاصل ہوا تھا۔

پیرامڈ تھیور پیک 7057 میٹر

Pyramid Thyor

قراقرم کے ذیلی سلسلے بالتورو مستاغ میں مستاغ نادر کے بالکل سامنے پیرامڈ تھیور واقع ہے۔ اس کی بلندی 7057 میٹر ہے جبکہ طول بلد 35.51 اور عرض بلد 76.18 ہے۔ کچھ نقشے اس کی بلندی 6735 میٹر بتاتے ہیں۔ 1955ء میں جرمنی کی فرینکفرٹ ہمالیہ ٹیم نے پیرامڈ تھیور کو سب سے پہلے سر کرنے کا اعزاز پایا تھا۔

ارجنٹ پیک 7038 میٹر

Urgent Peak

ارجنٹ نام کا پہاڑ 7038 میٹر بلند ہے اور یہ بھی کوہ ہندوکش میں پاک افغان بارڈر پر واقع ہے۔ ارجنٹ کے ہمسائے میں لینگار اور سار اغرار چوٹیاں اور Hushko اور Shogor Dok گلیشیئر ہیں۔ ارجنٹ پیک طول بلد 36.39 اور عرض بلد 72.09 ہے۔

سپنٹیک پیک 7027 میٹر

Spantik Peak

تعارف اور بلندی:

''سپنٹیک پیک'' کی بلندی 7027 میٹر ہے اور قراقرم کے ''سپنٹیک سوسبن'' سلسلے میں واقع ہے۔ اس کا ایک نام گولڈن پیک بھی ہے۔ جو ہنزہ اور نگر سے واضح نظر آتا ہے۔ اصل میں یہ پیک نگر میں واقع ہے۔ لیکن اس کا راستہ ارندو وادی سے جاتا ہے۔ اس کے مزید دو نام گنیش چش Ghenish Chish اور چوٹی نمبر 68 بھی ہے۔ چوغولنگما گلیشیئر، Garumber اور برپو گلیشیئر کے ہمسائے میں واقع ''سپنٹیک پہاڑ'' کا طول بلد 36.04 عرض بلد 74.58 ہے۔ ''سپنٹیک'' کو پاکستان میں 7000 میٹر سے بلند سب سے آسان پہاڑ بھی کہا جاتا ہے۔ اسی لئے ہر سال مقامی اور غیر ملکی بہت ساری ٹیمیں اس پر قسمت آزمائی کرتی ہیں۔ 1892ء میں مارٹن کنوے نے کیرولنگما گلیشیئر کے سروے میں اسے دریافت کیا تھا۔ مارٹن کنوے نوشک پاس 5273 یا 4990 میٹر عبور کر کے ارندو وادی میں اُترا تھا۔ ''سپنٹیک'' کو پہلی بار سر کرنے کے بارے میں دو متضاد آراء پائی جاتی ہیں۔ کچھ کے نزدیک اسے سب سے پہلے 1955ء میں جرمن کوہ پیما Karl Kramer نے جنوب مشرقی راستے سے سر کیا تھا اور یہ وہی راستہ تھا جس سے 1906ء میں Bullock Workman نے بھی چڑھائی کی کوشش کی تھی۔ دوسری رائے کے مطابق سب سے پہلے جنوبی راستے سے 1978ء میں جاپان سے آنے والی مہم Hoshi to Arashi نے سر کیا تھا۔ جس کا سربراہ Nakamurg تھا۔ 1978ء میں ہی جاپان کے Reiho الپائن کلب بھی ''سپنٹیک'' کو جنوب مشرقی راستے سے Y. Murata کی سربراہی میں چوٹی تک پہنچ چکے ہیں۔

1988ء میں پاکستان آرمی اور جرمنی کے کوہ پیماؤں نے اسے مشترکہ طور پر سر کیا۔ ان میں بریگیڈیر محمد معیز الدین بھی شامل تھے۔ ایک اور پاک چائنہ ٹیم نے بھی عبدالجبار بھٹی کی سربراہی میں اس کی چوٹی تک پہنچنے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔

آخیر چیوہ 7020 میٹر

Akher Chioh

ہندوکش پہاڑی سلسلہ میں چکار گلیشیئر کے قریب واقع آخیر چیوہ کی بلندی 7020 میٹر ہے۔ جبکہ طول بلد 36.40 اور عرض بلد 75.14 ہے۔ آسٹریا کی تین رکنی ٹیم میں شامل Hanns Schell اور اس کی بیوی Liselotte اور Rainer Goschl نے 1966ء میں آخیر چیوہ کو سب سے پہلے سر کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ جبکہ اس ٹیم نے پورے علاقے میں موجود چوٹیوں اور گلیشیئر وں کا تفصیلی سروے بھی کیا تھا۔ آخیر چیوہ کا دوسرا نام Akher Tshang بھی ہے۔

سنگ مرمر 7000 میٹر

Sange Mermer

سیاچن کے بالکل اوپر سنگ مرمر نام کا پہاڑ ہے جس کی بلندی 7000 میٹر ہے۔ کچھ نقشوں میں اس کی بلندی 6949 میٹر بھی بتائی گئی ہے۔ اس کے نام کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی کہ اسے سنگ مرمر کا نام کیوں دیا گیا ہے اس کا طول بلد 36.27 اور عرض بلد 75.34 ہے۔ جاپان کی اوساکا یونیورسٹی کی ٹیم نے Takashi Matsuo کی سربراہی میں سنگ مرمر پہاڑ کو 1984ء میں سر کیا تھا۔ جبکہ اس ٹیم نے سنگ مرمر کی بلندی 7050 میٹر بتائی ہے۔

کھابیری پیک 7000 میٹر

Khaberi Peak

لنک سر کے بالکل قریب کھابیری گلیشیئر اور کوندوس گلیشیئر کے دہانے پر کھابیری پیک واقع ہے۔ جس کی بلندی 7000 میٹر ہے۔ کھابیری پیک کو 1948ء میں جاپانی کوہ پیماؤں نے سر کیا تھا اور اس کی بلندی 6950 میٹر بتائی ہے۔

لیلیٰ پیک

Laila Peak

تعارف اور بلندی:

کتاب میں شامل ان چند پہاڑوں (جن کی بلندی 7000 میٹر سے کم ہے) میں جگہ پانے میں ایک لیلیٰ پیک بھی ہے۔ جو اپنی خوبصورتی اور خطرناکی کی وجہ سے اونچے پہاڑوں سے بھی زیادہ مشہور ہے۔ پاکستان میں تین لیلیٰ پیک ہیں۔ ایک نانگا پربت کے پاس دوسری ہراموش میں اور تیسری ہوشے وادی میں غوندوغورو کے پاس۔ لیلیٰ ایک رومانوی نام ہے جس کی لوک کہانی بھی مشہور ہے اور اب لفظ لیلیٰ پیار محبت اور خوبصورتی کے استعارے کے لئے بولا جاتا ہے۔

ان تینوں لیلیٰ پیک میں سے سب سے اونچی لیلیٰ نارتھ ایسٹ 6986 میٹر ہے جو کہ ہراموش وادی میں واقع ہے۔ اس کا طول بلد 35.57 اور عرض بلد 74.57 ہے۔ اس کا راستہ مانی اور ہراموش گلیشیئر سے جاتا ہے۔ اسے سب سے پہلے سر کرنے کا اعزاز 1975ء میں جاپان کی Haikeryou قراقرم ٹیم کو حاصل ہوا تھا جس کے سربراہ کا نام Tomiamu Ishikawa تھا۔ اس کی ایک دوسری چوٹی بھی ہے جس کا نام لیلیٰ ساؤتھ ویسٹ اور بلندی 6900 میٹر اور طول بلد 35.56 اور عرض بلد 74.57 ہے۔

دوسری لیلیٰ ہوشے وادی میں غوندوغور پاس کے لئے جاتے ہوئے راستے میں آتی ہے۔ یہی وہ لیلیٰ پیک ہے جو پاکستان کی خوبصورت ترین چوٹیوں میں شامل ہے اور اسے ایک نظر دیکھنے والا بے ساختہ اس کے حسن میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اس کی بلندی بارے متضاد آرا ملتی ہیں۔ کچھ نقشوں میں 6614 اور 6200 میٹر درج ہے۔ جبکہ جاپان کے نقشوں میں اسے 6096 میٹر لکھا ہوا ہے۔ جو زیادہ معتبر مانا جاتا ہے۔ اس کا طول بلد 35.35 اور عرض بلد 76.24 ہے۔ اس کو سر کرنے میں بھی کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ شاید Simon Yetes پہلا کوہ پیما

تھا جو لیلیٰ کی چوٹی تک پہنچا تھا۔اس کے بعد بھی بہت سارے کوہ پیماؤں نے چوٹی پر جانے کا دعویٰ کیا ہے کیونکہ یہ سرکاری طور پر 6500 میٹر سے کم اونچی ہے۔اس لئے لیلیٰ کو سر کرنے کے لئے کوہ پیمائی کے پرمٹ کی ضرورت نہیں ہے۔صرف اس علاقے میں جانے کا پرمٹ لے کر اور مہم کی تفصیل بتا کر کوئی بھی جا سکتا ہے۔اس لئے حتمی طور پر اس کا ریکارڈ میسر نہیں ہے۔لیلیٰ 2012ء اور 2016ء میں بھی سر ہو چکی ہے اور بعض کے نزدیک 2016ء میں صرف 150 میٹر کے فرق سے سر نہ ہو سکی تھی۔

تیسری لیلیٰ 5971 میٹر بلندی کے ساتھ روپل وادی میں نانگا پربت کے ہمسائے میں واقع ہے۔

شولڈر پیک 6938 میٹر

Shoulder Peak

لنک سر کے ہمسائے میں ایک اور بہت مشہور چوٹی شولڈر پیک واقع ہے جو 7000 میٹر سے ذرا ہی کم ہے۔ شولڈر کی بلندی 6938 میٹر ہے جبکہ طول بلد 35.27 اور عرض بلد 76.35 ہے۔

کے سیون 6935 میٹر

K7

لنک سر کے ہمسائے میں ایک اور بہت مشہور چوٹی کے سیون بھی واقع ہے جس کی بلندی 6935 میٹر ہے جبکہ طول بلد 35.27 اور عرض بلد 76.35 ہے۔جاپان کی سکی الپائن کلب ٹیم نے T.Nagata کی سربراہی میں 1984ء میں کے سیون کو سر کیا تھا ان کے مطابق کے سیون کی بلندی 6934 میٹر ہے۔

ٹرانگوٹاورز 6294 میٹر

Trnago Towers

تعارف اور بلندی:

اگرچہ کتاب میں ذکر کردہ تمام چوٹیاں 7000 میٹر سے بلند ہیں۔ لیکن 7000 میٹر سے کم بلند چند ایک پہاڑ ایسے بھی ہیں جو اپنی منفرد حیثیت کی وجہ سے اس قابل تھے کہ ان کا ذکر ضرور کیا جاتا۔ ان میں سے ایک دلچسپ اور مشہور ترین ٹرانگو رٹاور ہے۔ ٹرانگو ٹاور اونچی چٹانوں کا ایک مجموعہ ہے۔ جنہیں انگریزی میں راک وال (Rock Wall) کہتے ہیں۔ ٹرانگو رٹاور کی وجہ شہرت تنہا کھڑا بلند ترین ایک چٹانی پہاڑ ہے جو اتنا سیدھا اور عمودی ہے کہ اس پر کھڑا ہونا تو در کنار برف بھی نہیں ٹھہرتی۔ چوٹی کے علاوہ کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں پاؤں جمانے کی جگہ مل جائے۔ ٹرانگو کے ساتھ بے نام Nameless اور UG Biaho ٹاور کی بھی چند چوٹیاں موجود ہیں۔

اس پورے چٹانی سلسلے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ گریٹ ٹرانگو ٹاور مین 6294 میٹر

☆ گریٹ ٹرانگو ٹاور ساؤتھ 6250 میٹر

☆ گریٹ ٹرانگو ٹاور ایسٹ 6231 میٹر

☆ گریٹ ٹرانگو ٹاور ویسٹ 6223 میٹر

☆ ٹرانگو ٹاور نیم لیس 6239 میٹر

☆ ٹرانگو 6237 میٹر

☆ ٹرانگو قمری 6363 میٹر

☆ ٹرانگو Pulpit پلپٹ 6050 میٹر

☆ ٹرانگو Castle کیسل 5753 میٹر

☆ الی بیا ہوناور ون 6757 میٹر

☆ الی بیا ہوناور ٹو 6083 میٹر

☆ بے نام 6527 میٹر

☆ بے نام 6165 میٹر

☆ (Kruksum S) ٹاور 6617 میٹر

☆ (Kruksum N) ٹاور 6545 میٹر

☆ بے نام 6544 میٹر

ٹرانگو ٹاور کے تقریباً سبھی پہاڑ سر ہو چکے ہیں۔ انہیں سمجھنے کے لئے بہتر ہوگا کہ چار حصوں میں تقسیم کر لیا جائے۔ گریٹ ٹرانگو ٹاور، ٹرانگو ٹاور، نیم لیس، الی بیا ہو ٹاور۔

ٹرانگو ٹاور کی زیادہ نمایاں چوٹیوں میں سے ٹرانگو ٹاور 6294 کو برطانوی ٹیم نے 1975ء میں سر کیا تھا۔ ٹرانگو ٹاور مین 6237 میٹر کو 1984ء میں ناروے کی ٹیم نے سر کیا تھا۔ الی بیا ہو ون 6557 میٹر کو 1979ء میں اینگلو امریکی نے سر کیا اور الی بیا ہو ٹو 6083 میٹر کو 1979ء میں امریکن ٹیم نے سر کیا۔ اس کے علاوہ ہر راک وال کو سر کرنے والوں کی ایک لمبی لسٹ ہے۔ جنہوں نے تمام چوٹیوں پہاڑ کو ہر راستے سے اور بعض نے نئے سے نئے راستے سے سر کیا ہے۔

ٹریکنگ

(Trekking)

پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقوں کو ٹریکنگ کی جنت کہا جاتا ہے۔ شمالی علاقوں میں زیادہ تر ٹریک (Trek) قراقرم ہمالیہ ہندوکش پامیر اور ان کے ذیلی سلسلوں میں واقع ہیں۔ وزارت سیاحت پاکستان کی تعریف کے مطابق 6500 میٹر سے کم بلندی ٹریکنگ (Trekking) کے زمرے میں آتی ہے۔

ہمالیہ اور قراقرم کے پہاڑوں کے بیس کیمپ تک جانا پہاڑوں کو سر کرنا یورپ کے پہاڑوں سے یکسر مختلف ہے اور پھر پاکستان کے پہاڑ نیپال کے پہاڑوں سے کہیں زیادہ مشکل اور ٹیکنیکل ہیں۔ قراقرم میں آخری آبادی سے گزر کر محض پہاڑ کے دامن تک پہنچنے کے لئے بعض دفعہ ہفتوں پیدل چلنا پڑتا ہے اور ہر طرح کا سامان خود سے لیجانا ہوتا ہے کیونکہ قراقرم میں دیہات بہت کم ہیں جو ہیں وہاں بنیادی ضرورتیں نہ ہونے کے برابر ہیں اور عملاً کسی قسم کی امدادی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ کئی ہفتوں تک بغیر کسی مدد کے گزارا کرنا ہوتا ہے۔ یہاں شدید گرمی اور شدید سردی بیک وقت ہوتی ہے۔ موسم اور پہاڑ کی بلندی ٹریکر و کوہ پیما کی ذاتی دشمن بن جاتی ہے۔ 6000 میٹر کے بعد آکسیجن کی کمی جسم و دماغ کو متاثر اور ہمت کو توڑ دیتی ہے۔ جسمانی طاقت خطرناک حد تک ماند پڑ جاتی ہے۔ توانائی ختم ہو جاتی ہے اور قوت ارادی متزلزل ہو جاتی ہے۔ یہاں پر جدید کوہ پیمائی کے ساز و سامان سے زیادہ صبر ہمت و برداشت اور حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

درہ پاس یا لاء:

انگریزی لفظ میں Pass کو اردو میں درہ کہتے ہیں۔ یہ مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ جیسے بلتی میں ''لاء''، پشتو میں ''آن'' اس کے علاوہ گیپ Gap، سڈل Saddle بھی کہتے ہیں۔

پاس ایسے راستے کو کہتے ہیں جو کسی پہاڑی کے درمیان واقع ہو۔ یا کسی پہاڑی Ridge پر واقع ہو۔ کسی

پہاڑ کو عبور کر کے دوسری طرف جانے کا سب سے آسان راستہ ہو۔ یا دو پہاڑوں کو ملانے والا آسان ترین راستہ ہو یا ایک وادی سے پہلا آڑ عبور کر کے دوسری وادی میں جانے کا راستہ ہو۔ یہ سب تعریفیں پاس اور درے پر پورا اُترتی ہیں۔ اوپر جملے میں بہت سارے ''یا'' استعمال کئے گئے ہیں۔ حقیقت میں ان سب کو استعمال کئے بغیر پاس کی تعریف ممکن نہ تھی۔

پاکستان میں تین طرح کی ٹریکنگ اصطلاح استعمال ہوتی ہے

کھلے علاقے (Open Zone):

ان علاقوں میں ٹریکنگ کرنے کے لئے کسی قسم کی اجازت اور پرمٹ کی ضرورت نہیں ہے اور زیادہ تر ٹریکنگ انہی علاقوں پر مشتمل ہے۔

پیشگی اجازت والے علاقے (Restricted Zone):

ٹریکنگ کے کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں جانے سے پہلے وزارت سیاحت اور فوج کے کچھ ذیلی محکموں سے اجازت لینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یہ علاقے زیادہ تر بھارت کی سرحد کے ساتھ ساتھ سکردو اور گردونواح میں واقع ہیں یا پھر ایسے علاقے جہاں فوج نے اپنے مستقل پڑاؤ قائم کئے ہوئے ہیں وہاں جانے سے پہلے پیشگی اجازت لینا ضروری ہے۔ پاکستانیوں کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ راستے میں موجود سیکیورٹی کیمپ پر اپنا اندراج کروانا ہی کافی ہے۔ یہ پیشگی اجازت صرف غیر ملکی ٹریکرز (Foreigner Trekker) کے لئے ہیں۔ اس کے ساتھ غیر ملکی ٹریکرز کے لئے یہ بھی لازمی قرار دیا گیا ہے کہ پیشگی اجازت والے علاقوں میں ٹریکنگ کرنے کے لئے وہ صرف وزارت سیاحت سے منظور شدہ اور رجسٹرڈ کمپنیوں اور رجسٹرڈ گائیڈ کے ساتھ ہی سفر کر سکتے ہیں۔ اپنے طور پر اکیلے یا پھر غیر رجسٹرڈ کمپنیوں اور گائیڈ کے ساتھ سفر کرنا منع ہے اور کسی ایسے گائیڈ کے ساتھ ہی جانا لازم ہے جو وزارت سیاحت سے لائسنس یافتہ ہو۔

ممنوعہ علاقے (Closed Zone):

تیسرے نمبر پر ایسے ٹریکنگ ایریاز آتے ہیں جن کو بالکل بند (Closed) کہا جاتا ہے۔ یہ علاقے زیادہ تر بھارت کے ساتھ لائن آف کنٹرول (Line of Control) اور سکردو میں دیوسائی کا بالائی حصہ اور سیاچن گلیشیئر کے ملحقہ علاقے ہیں جہاں پر غیر ملکیوں کے لئے کسی بھی حال میں ٹریکنگ کی اجازت نہیں ہے۔

پاکستانیوں کے لئے ہر قسم کی ٹریکنگ مفت ہے اور کسی بھی محکمے سے کوئی بھی فیس لاگو نہیں ہوتی۔ پہلی اور دوسری قسم کی اجازت کی بھی ضرورت نہیں ہے اور تیسری قسم کے لئے کچھ مخصوص اجازت ناموں کے بعد مشروط اجازت مل سکتی ہے۔ پاکستان میں ٹریکنگ کا موسم مارچ سے اکتوبر تک ہوتا ہے اس کے علاوہ 4000 میٹر سے کم کے علاقوں میں سردیوں میں بھی ٹریکنگ کی جا سکتی ہے، جبکہ پینتالیس سو میٹر سے بلند راستے اور پاس صرف جون سے اگست کے مہینے میں ہی عبور کرنے آسان ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پینتالیس سو میٹر سے بلند راستے کسی بھی وقت تیز ہوا اور برف کے طوفان میں گھر سکتے ہیں۔

آجکل جدید ٹیکنالوجی جس میں بہترین لباس اور سامان و پیشگی موسم سے آگاہی اور جدید ترین نقشہ جات کی مدد سے بلند علاقوں اور دروں کو عبور کرنا بہت آسان ہو چکا ہے اور بہت سارے ایسے پاس جو اپنی دریافت کے بعد سے ناقابل عبر سمجھے جاتے تھے حالیہ چند سالوں میں کچھ پاکستانی باہمت نوجوانوں نے عبور کئے ہیں۔ جدید ترین نظام گلوبل پوزیشننگ سسٹم (Global Positioning System) سے راستے بھی متعین کر دیئے ہیں اور سیٹلائٹ فون کی مدد سے ایمرجنسی میں مدد کی سہولت بھی میسر ہو چکی ہیں۔

پاکستان کے درے

No.	Pass Name	Height M	Area - Location
1	Vitorio Sella Pass	6450	Godwin Austin Glacier
2	Savoia Pass	6300	Savoia Glacier
3	Skyang Pass (Windy Gap)	6150	Godwin Austin Glacier
4	Sarpolago Pass	5800	Sarpolago Glacier
5	West Mustagh Pass	5800	Sarpolago Glacier
6	Khurdopin Pass	5750	Lukpe Lawo, Snow Lake
7	Lukpe Pass	5700	Sim Glacier, Snow Lake
8	Mai Dur Pass	5700	Mai Dur Glacier, Shimshal
9	Gyong Pass	5686	Siachen Glacier (Disputed)
10	Skam Pass	5675	Sim Glacier, Snow Lake
11	Gondogoro Pass	5615	West Vigne Glacier, Baltoro
12	Marpo Pass	5639	Shaksgam Valley
13	Trango Pir Pass	5608	Tukchun Lungma.
14	Moni Pass	5600	Young Husband Glacier
15	Sia Pass	5589	Saltoro (Disputed)
16	Karakuram Pass	5540	Aksai chan Karakuram
17	Bilafond (Saltoro)Pass	5447	Saltoro Area (Disputed)
18	Skam Pass	5675	Sim Glacier, Snow Lake
19	East Mustagh Pass	5402	Sarpolago Glacier
20	Mazeno Pass	5377	Nanga Parbat
21	Shpodeen Pass	5364	Shpodeen, Shimshal
22	Masherbrum Pass	5364	Yarmanendu Glacier
23	Paloga Pass	5260	Matiltan Swat Kandia Valley
24	Jamal Pass	5256	Hoh valley to Biafo
25	Kalandar Valley	5221	Ghizar valley
26	Lupgar Pir Pass	5185	Chuparsan & Lupgar Valleys
27	Chilinji Pass	5160	Chilinji Glacier, Karamber

28	Hispar Pass	5151	Hispar Glacier, Snow Lake
29	Vigne Pass	5150	Vigne-Gondogoro Glacier
30	Chipchangol Pass	5150	Chipchangol Glaciers
31	Sokha Pass	5150	Sokha Glacier Snow Lake
32	Toshe Pass	5127	Diamir nullah Diamir
33	Deem Pir Pass	5090	Japerwask, Shimshal
34	Tussarpo Pass	5084	Baunta Lungma, Shigar Valley
35	Skora Pass	5073	Skora La Glacier, Braldu
36	Phagram Pass	5056	Sor Laspor Valley
37	Alampi Pass	5030	Shigarthang Lungma, Deosai
38	Dadnili Pass	5030	Ushu Valley, Kachakani Gl
39	Zagam Pass	5005	Chamarkhan Gol River
40	Uyum Nushik Pass	4990	Kero Lungma Glacier
41	Naz Bar Pass	4980	Yarkhun & Yasin Valleys
42	Nazbar Pass	4977	Yaseen Valley
43	Irshad Uwin Pass	4977	Chapursan Valley
44	Phargam Pass	4975	Shishi & Golen Valleys
45	Muthat Pass	4965	Chongra Ridge, Nanga Parbat
46	Banak Pass	4963	Urdungh Gah, Deosai Plains
47	Harpo Pass	4930	Tukchun Lungma, Deosai
48	Bashkaro Pass	4924	Ushu Valley, Kachakani Gl
49	Wakhjir Pass	4907	Hindukush
50	Chaprot Pass	4904	Chaprot Nagar Hunza
51	Baj Gaz Pass	4900	Baj Gaz Glacier, Pakora
52	Karun Pir Pass	4873	Karun Koh Glacier
53	Khutsu (Jalipur) Pass	4837	Fairy Meadows
54	Kilik Pass	4,827	Chapersan Valley
55	Burji Pass	4816	Burji Nala, Satpara
56	Haramosh Pass	4800	Haramosh Valley
57	Karu Sagar	4800	Nanga Parbat Region
58	Werthum Pass	4780	Passu & Batura Glaciers
59	Darkot Pass	4744	Darkot Glacier, Upper Yarkhun
60	Shimshal Pass	4735	Shimshal - Pamir

61	Khunjerab Pass	4730	Karakoram Highway
62	Dari Pass	4724	Dari Lungma, Desai Plains
63	Afdigar Pass	4720	Gulmit area
64	Pakora Pass	[illegible]710	Pakora Valley
65	Mintaka Pass	4709	Ch[illegible]an Valley
66	Hayal pass	4700	Naltar valley
67	Punji Pass	4[illegible]60	Yasin & Ishkoman Valleys
68	Kachakani Pass	4666	Ushu Valley, Kachakani Gl
69	Roghili Gree Pass	4638	Shishi & Golen Valleys
70	Daintar Pass	4636	Daintar Nala, Lower Nagar
71	Khora Bhurt Pass	4630	Ashkoman Valley
72	Ganto Pass	4606	Tormik-Basha Rivers
73	Zardgarban Pass	4600	Pamer eTang Shimshal
74	Katichu Pass	4588	Ali Malik Mar, Deosai
75	Asumbar Haghost Pass	4560	Asumbar Nala, Ishkoman
76	Ishkomin Pass	4587	Darkot Valley
77	Rakhan Gali	4548	Bagrot Valley
78	Bochar Pass	4532	Ghizar Valley
79	Thalle Pass	4572	Thalle River
80	Thui Pass	4499	Yaseen Valleys
81	Saral Gali Pass	4488	Purbi-Jalkhand Rivers, Kaghan
82	Shanchoi Pass	4481	Ishkomin Pass
83	Jor-di-Gali Pass	4450	Purbi River, Babusar
84	Ghamubar Pass	4432	Darkot Valley
85	Naltar Pass	4600	Ishkom Valley
86	Asumbar Pass	4400	Yasin-Ishkoman Valleys
87	Shachmirk Pass	4400	Pamer-e-Tang River, Shimshal
88	Domukh Pass	4380	Shishi & Golen Valleys
89	Roghili Pass	4380	Shishi & Golen Valleys
90	Lohigal Pass	4361	Shishi & Golen Valleys
91	Darmodar Haghost	4495	Yasin-Ishkoman Valleys
92	Karakar Pass	4383	Hindukush
93	Owir Pass	4338	Mastuj Valley

94	Owir Pass	4337	Owir Glacier, Lutkho Valley
95	Khot Pass	4320	Mastuj Valley
96	Dorah Pass	4300	Hindukush
97	Burzal Pass	4280	Deosai
98	Chhachor Pass	4266	Deosai Plains
99	Shah Jinali Pass	4262	Turikho Valley
100	Karambar Pass	4230	Karamber & Upper Yarkhun
101	Babusar Pass	4175	Thak Gah, Babusar
102	Dori Pass	4115	Lutkho Valley
103	Nuri Nargali Pass	4115	Saral Lake
104	Rati Gali Pass	4115	Nuri Nargali, Saral
105	Ratti Gali Pass	4000	Kagan valley
106	Nuri Nar Gali Pass	4000	Kagan valley
107	Darwaza Pass	3880	Afghan Border, Upper Yarkhun
108	Broghill Pass	3807	Afghan Border, Upper Yarkhun
109	Shandur Pass	3734	Ghizar River Valley
110	Gokhshal Pass	3720	Kalash Valleys
111	Chimirsan Pass	3713	Kalash Valleys
112	Gumbak (Gree) Pass	3060	Kalash Valleys
113	Yunz Pass	2800	Passu

ٹریکنگ کا تعارف اور اقسام

پاکستان کے شمالی علاقوں کو ٹریکرز کی جنت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ دنیا کے مشہور اور ایڈونچر سے بھرپور خوبصورت ٹریک کرنے کے لئے پوری دنیا اور پاکستان بھر سے ٹریکرز کھنچے چلے آتے ہیں۔ پاکستان کے شمال میں ٹریکنگ کا ہر رنگ نظر آتا ہے۔ آسان ترین ایک دن سے لے کر مشکل ترین ایک ماہ تک کے ٹریک شمالی علاقوں کی پہچان ہیں۔ سرسبز ٹریک میں کرومبر جھیل واخان پٹی کا ٹریک ہو یا دنیا کی بلند چوٹیوں کے نظاروں سے بھرپور بالتورو کے۔ ٹو کے ٹریک، بیافو ہسپر گلیشیئر جیسا برف کے ریگ زاروں کا ٹریک ہو یا شمشال پامیر جیسا خشک اور ہیبت ناک ٹریک۔ یہ سب اور دوسرے بہت سے رنگ پاکستان کے شمال کا حسن ہیں۔

ٹریکنگ کے بنیادی اصول اور معلومات:

منفرد، مشہور اور خوبصورت ٹریک کی تفصیل سے پہلے شمالی پاکستان میں ٹریکنگ کی بنیادی معلومات اور اصول جان لینے چاہئے۔

☆ زیادہ لمبے اور برفانی علاقوں کے ٹریک میں تقریباً 4500 میٹر سے بلندی پر کسی بھی وقت برف باری شروع ہو سکتی ہے۔

☆ ٹریک ہمیشہ علی الصبح سورج نکلنے سے پہلے ہی شروع کر دینا چاہئے اس سے آپ زیادہ منزل طے کر سکتے ہیں یا منزل پر جلدی پہنچ کر بہتر آرام کر سکتے ہیں۔

☆ راستے میں آنے والے ندی نالے ہمیشہ دوپہر دھوپ تیز ہونے سے پہلے عبور کر لینے چاہئیں بعد دوپہر میں پگھلنے والی برف سے پانی کا بہاؤ تیز اور ناقابل عبور ہو جاتا ہے۔

☆ اسی طرح دھوپ تیز ہونے پر گلیشیئر پر پڑی برف نرم ہونے سے چلنے میں دشواری آتی ہے۔ لہٰذا جلدی چلنے سے برف میں پاؤں دھنسنے اور پوشیدہ کریوس سے بچنے کے زیادہ چانس ہوتے ہیں۔

☆ پورے ٹریک کی معلومات لے کر کھانے پینے کا سامان اور پکانے کا تیل دو سے تین دن کے لئے زیادہ

رکھنا چاہیے جو موسم کی خرابی یا راستہ بھٹکنے کی صورت میں کام آ سکتا ہے۔

☆ روزانہ سفر شروع کرنے سے پہلے پینے کے پانی کے بارے میں معلومات رکھیں۔

☆ سفر ہمیشہ ایک گروپ میں کریں یا پھر زیادہ سے زیادہ اتنا فاصلہ ہو کہ سب ایک دوسرے کی نظر میں ہوں۔

☆ صرف مقرر کردہ جگہوں پر ہی کیمپ کریں نئی جگہ پر اچانک پتھر گرنے، پانی کا ریلا آنے یا برف کی Avalanche آنے کا ڈر ہو سکتا ہے۔

☆ موسم سے پوری طرح باخبر رہیں اور اپنے بیگ میں ہنگامی حالت میں بارش اور سردی سے بچاؤ کے کپڑے ضرور رکھیں۔

☆ منزل پر پہنچ کر گرم کپڑوں کا خاص خیال رکھیں اور اپنے جسم کو یکدم گرم اور سرد ہونے سے بچائیں۔

☆ برف پر چلنے کی صورت میں اپنے آپ کو ہر حال میں رسی سے باندھیں اور تجربہ کار بندے آگے رہیں۔

☆ سب سے اہم گروپ کے لیڈر کی روزانہ ہدایات کو غور سے سنیں اور کسی بھی قسم کے اختلافات کے باوجود سختی سے عمل کریں۔

☆ گائیڈ اور پورٹرز کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں اور ان کا اچھی طرح سے تجربہ پرکھ لیں۔ ہر معاملہ مکمل طور پر طے کر لیں اور ہر شرط تحریری ہو تا کہ بعد میں پریشانی سے بچا جائے۔

☆ ہر علاقے میں پورٹروں کی خدمات حاصل کرنے کے علیحدہ علیحدہ اصول ہیں اس لئے راستے میں آنے والے پہلے گاؤں یا آخری گاؤں سے سارے پورٹر لینے سے دوسرے علاقے والے پریشانی کا سبب بن سکتے ہیں۔ مقامی روایات اور اصولوں کو مدنظر رکھیں۔

☆ سب سے اہم بات آپ ٹریک پر خوشی کے لئے جا رہے ہیں جبکہ آپ کے ساتھ چلنے والے پورٹرز کی گزر بسر کا سوال ہے اس لئے ان کا خیال رکھیں۔ معاملات کو خوش اسلوبی اور کھلے دل کے ساتھ طے کریں اور نبھائیں اور ہمیشہ طے کردہ معاوضے کے علاوہ ٹپ اور انعام بھی دیں۔

☆ ٹریک کرنے کا سامان، کپڑے، کیمپ ہمیشہ اچھی کمپنی اور کوالٹی کا استعمال کریں اور ٹریک پر جانے سے پہلے اسے استعمال کر کے دیکھ لیں۔

☆ عام طور پر بڑے ٹریک میں تین چار دن کے بعد ایک دن آرام کا ضرور رکھنا چاہیے۔

☆ ٹریک کے علاوہ پہاڑی علاقوں میں کہیں بھی سیر کو جائیں تو چند باتیں ذہن نشین ہونی چاہئیں۔

☆ اگرچہ تمام سیاحتی علاقوں کے لوگ مہمان نواز ہیں مگر پھر بھی کچھ لالچی لوگوں کا رویہ آپ کے لئے پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔ آپ کہیں بھی گائیڈ لیں، اونٹ یا گھوڑے کی سواری کریں، تصاویر کھنچوائیں، ہمیشہ پہلے چارجز طے کر لیں۔

☆ ٹیکسی یا ڈین ڈرائیور سے پورے دن کے لئے کرایہ ان تمام پوائنٹ کی تفصیل کے ساتھ طے کریں جہاں آپ جانا چاہتے ہیں۔ پہلے پوائنٹ بتانے سے وہ بہتر طور پر راستے کا انتخاب کرتے آپ دے جائے گا۔

☆ مختلف علاقوں میں ہوٹل کی بکنگ کے لئے ایجنٹ نما حضرات آپ کو گھیر کر ہوٹل تک لے جائیں گے۔ آپ کوشش کریں کہ ان سے بچیں اور ہوٹل سے براہ راست رابطہ کر کے کرایہ وغیرہ طے کریں۔

☆ برف باری کے دوران چھوٹی کار کی بجائے بڑی کار میں سفر کی کوشش کریں۔

☆ جب بھی کسی پہاڑی پر چڑھیں تو لمبے لمبے سانس آہستہ آہستہ لیں اور پہاڑی پر بھاگنے کی بجائے اپنی نارمل رفتار استعمال کریں اس سے تھکاوٹ کم محسوس ہوگی۔

☆ جب بھی Day ٹرپ پر نکلیں تو پانی کی بوتل ساتھ ضرور رکھیں خاص طور پر شمالی علاقہ جات میں اس کی ضرورت زیادہ محسوس ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات زیادہ بلندی کی وجہ سے ہوا کی کمی محسوس ہوتی ہے اور بعض اوقات شہروں کے عادی لوگوں کا چھوٹی ٹیلہ نما پہاڑیوں پر چڑھنے یا پیدل چلنے سے سانس پھول جاتا ہے اس کے لئے پانی بہترین حل ہے۔

☆ شمالی علاقہ جات کے لوگ عموماً زیادہ مذہبی رجحانات کے حامل ہوتے ہیں اس لئے آپ کوشش کریں کہ آپ شارٹ نیکر یا تنگ کپڑے نہ پہنیں کہ جسم کے اعضاء نمایاں ہوں۔ خاص طور پر خواتین کے مختصر کپڑے بعض اوقات مشکلات اور مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔

☆ شمالی علاقہ جات جائیں تو ٹھنڈے قدرتی چشموں اور آبشاروں کا پانی ضرور پئیں، خواہ آپ کو پیاس ہو یا نہ ہو۔ اس قدرتی پانی کا کسی بھی منرل واٹر سے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

☆ زیادہ کھانے سے پرہیز کریں، البتہ متعلقہ علاقے کی سوغات پھل وغیرہ شوق سے تناول فرمائیں۔

☆ کوئی پھل پھول توڑنا ہو تو اجازت لے کر توڑیں۔

☆ جب وادیوں اور پہاڑیوں میں جائیں تو سبزے پر چلنے کی بجائے پہلے سے موجود ٹریک استعمال کریں، اس طرح آپ کا راستہ بھولنے کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

☆ برف باری کے علاقے میں روڈ سائیڈ پر نشانات لگے ہوتے ہیں کہ ان سے آگے نہ جائیں ورنہ آپ ہوگی برف سے پھسل کر گہری کھائی میں جا سکتے ہیں۔

یاد رکھیں:

☆ پاکستان کے تمام ریلوے اور دریائی پلوں (Bridges) پر ہر قسم کی فوٹوگرافی ممنوع ہے خلاف ورزی پر جرمانہ اور قید ہو سکتی ہے۔

☆ خواتین اور ممنوعہ جگہوں کی تصاویر نہ بنائیں۔

☆ جانوروں، پرندوں کے شکار کے لیے متعلقہ علاقے کے محکمے سے اجازت نامہ حاصل کریں۔

☆ جب کپڑے دھونے کے لیے پانی استعمال کریں تو کوشش کریں کہ استعمال شدہ پانی دریا، ندی میں نہ جائے کیونکہ صابن اور ڈٹرجنٹ آبی حیات کے لیے نقصان دہ ہیں۔

☆ جب آگ جلانے کی ضرورت پیش آئے تو میدانوں یا جنگلوں میں پہلے سے گری اور مری ہوئی لکڑی استعمال کریں۔ کام مکمل کرنے کے بعد آگ اچھی طرح بجھا کر راکھ بھی ختم کر دیں کہ کسی چنگاری سے کہیں آگ دوبارہ نہ بھڑک اٹھے۔

☆ کیمپنگ ختم کر کے جانے لگیں تو تمام کوڑا کرکٹ ٹھکانے لگائیں کیونکہ یہ جنگلی حیات کے لیے نقصان دہ ہے۔

☆ کسی بھی سیاحتی مقام خصوصاً جھیل، پارک وغیرہ جائیں تو کوشش کریں کہ آپ کی وجہ سے ماحول آلودہ نہ ہو۔ کھانے پینے کی اشیاء کی باقیات شاپنگ بیگ وغیرہ وہاں چھوڑ کر نہ آئیں بلکہ کسی کوڑے دان میں پھینک دیں۔

جانے سے پہلے:

☆ آپ جہاں بھی جائیں اس کے بارے میں پہلے مکمل معلومات حاصل کریں تاکہ آپ کا قیمتی وقت اور پیسے کا ضیاع نہ ہو۔

☆ جب بھی کسی علاقے خصوصاً مری، گلیات، سوات، ناران، گلگت، سکردو، چترال کی سیر و سیاحت کے لئے جانا چاہیں تو پہلے محکمہ موسمیات کی ویب سائٹ www.pakmet.com.pk کی مدد سے متعلقہ علاقے کی موسمی صورتحال کا ضرور جائزہ لیں تاکہ اپنے پروگرام کو آپ اس انداز سے ترتیب دے سکیں کہ بارش برفباری یا لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے آپ کا پروگرام متاثر نہ ہو۔

☆ ٹارچ، چھوٹا چاقو، نمک، ٹائلٹ پیپر، پانی کی بوتل، جوگر، پی کیپ، کالا چشمہ، بستر کی چادر بمعہ غلاف، تکیہ، تولیہ ساتھ لے کر جائیں۔ اگر شمالی علاقہ جات جا رہے ہیں تو موسم کی مناسبت سے گرم کپڑے ضرور لے کر جائیں کیونکہ پہاڑی علاقے میں موسم کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا ابھی مطلع صاف ہے تو اچانک بارش ہونے سے موسم ایک دم ٹھنڈا ہو جائے گا۔

☆ ہلکی بیماریوں اور زخموں کے لئے عام دوائیں ساتھ لیں۔

☆ خواتین زیورات پہن کر نہ جائیں اور مرد حضرات زیادہ قیمتی سامان بھی ساتھ نہ لے کر جائیں۔

☆ شمالی علاقہ جات کا سفر کریں تو بے خوف و خطر رہیں وہ لوگ مہمان نوازی کو اپنے لئے باعث فخر اور سیاحوں کی عزت و حفاظت کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

بالتورو کنکورڈیا کے ٹو بیس کیمپ غونڈ وغورو پاس

پاکستان کے شمال میں واقع سب سے مشہور ٹریک میں سے ایک کو بالتورو کے ٹو بیس کیمپ ٹریک کہتے ہیں۔ جہاں تک جانا ہر پاکستانی وغیر ملکی ٹریکر کا خواب ہوتا ہے۔ یہ ٹریک دو ٹریک کا مجموعہ ہے ایک تو کے ٹو بیس کیمپ جا کر اسی راستے سے واپس آنا اور دوسرا کنکورڈیا سے غونڈ وغورو پاس عبور کر کے ہوشے وادی میں جا نکلنا۔ دونوں ہی اپنی جگہ مکمل ٹریک ہیں۔ اس ٹریک میں دنیا کا لمبا ترین گلیشیئر بالتورو آتا ہے۔ دنیا کے اونچے ترین پہاڑ بشمول کے ٹو، براڈ پیک، گاشر برم، ون ٹو تھری فور ماشر برم، چوغولیزا، مستاغ ٹاور، ٹرانگو ٹاور اور ان گنت دوسرے پہاڑ آتے ہیں۔ کنکورڈیا دنیا میں ایک ایسا منفرد مقام ہے۔ جہاں کے چاروں طرف 7000 اور 8000 میٹر سے بلند پہاڑ نظر آتے ہیں۔ اس ٹریک کا سب سے اونچا مقام کے ٹو بیس کیمپ 5100 میٹر اور غونڈ وغورو پاس 5750 میٹر ہے۔

تفصیل:

دن	12 سے 14
کیفیت	مشکل ترین
بلندی	5100/5750
موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

سکردو سے اشکولی گاؤں تک جیپ 7/8 گھنٹے

اشکولی سے جولا 5/6 گھنٹے

جولا سے پائیو 6/7 گھنٹے

عام طور پر تمام گروپ پائیو پر ایک دن آرام کرتے ہیں۔

پائیو سے اردوکس 7/8 گھنٹے

پائیو سے ٹرانگو اور بیس کیمپ 8 گھنٹے (آپشنل ٹریک)

اردوکس سے گورو دو 7 گھنٹے

گورو دو سے مستاغ اور بیس کیمپ 6 گھنٹے (آپشنل ٹریک)

گورو دو سے کنکورڈیا 6 گھنٹے

کنکورڈیا سے کے ٹو بیس کیمپ 4 گھنٹے

کنکورڈیا سے گاشربرم ون ٹو بیس کیمپ 8/9 گھنٹے

ایک تو واپسی کے لئے اسی راستے بالتورو گلیشیئر سے سفر اختیار کیا جا سکتا ہے اور دوسری طرف گونڈوگورو سے بھی واپس جا سکتے ہیں۔

کنکورڈیا سے علی کیمپ 6/7 گھنٹے

علی کیمپ سے گونڈوگورو پاس اور کھوسپانگ 10/12 گھنٹے

کھوس پاس سے دل سنگ پا 4/6 گھنٹے

دل سنگ پا سے سائی چو 4/5 گھنٹے

سائی چو سے ہوشے 4/5 گھنٹے

سائی چو سے ایک ٹریک کے 7 پیک کے لئے جاتا ہے

ہوشے سے جیپ پر خپلو اور سکردو جا سکتے ہیں۔

بیافوہسپر سنولیک ٹریک

سکردو شہر سے اشکولی گاؤں تک جیپ پر سفر کرنے کے بعد دنیا کے لمبے ترین برف کے ٹریک میں سے ایک بیافوہسپر ٹریک آتا ہے۔ بیافو اور ہسپر گلیشیئر دونوں کو ملا کر تقریباً 125 کلومیٹر لمبا سفر کرنے کے بعد گاؤں ہسپر میں ٹریک ختم ہوتا ہے۔ ٹریک کا سب سے اونچا مقام ہسپر پاس 5150 میٹر ہے جب کہ بیافو اور ہسپر گلیشیئر کے علاوہ سنولیک جیسا حیرت ناک برف کا میدان بھی آتا ہے۔ اس ٹریک پر بیشمار بڑی چوٹیاں آتی ہیں۔ جن میں سے لاٹوک، بیانتھا براک، کنجوت سر، کنیانگ چیش قابل ذکر نظر آتی ہیں۔ مزید سنولیک سے دائیں طرف چند ایسے راستے بھی نکلتے ہیں جو دنیا کے مشکل ترین پاس عبور کر کے پامیر کی طرف جاتے ہیں۔ ٹریک کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

تفصیل:

دن	10 سے 12
کیفیت	مشکل ترین
بلندی	5150 میٹر ہسپر پاس
موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

اشکولی گاؤں سے نملا 6/8 گھنٹے

نملا سے مانگو 5/6 گھنٹے

مانگو سے بیانتھا 6/8 گھنٹے

بیانتھا سے مارفو غورو 6/8 گھنٹے

مارفو غورو سے سنولیک 6/8 گھنٹے

سنولیک سے ہسپر پاس 4/6 گھنٹے

ہسپر پاس سے کھانی باسا 8/9 گھنٹے

کھانی باسا سے بتھورو 6/7 گھنٹے

بتھورو سے داشی غان 7/8 گھنٹے

داشی غان سے ہسپر گاؤں 6/7 گھنٹے

ہسپر گاؤں سے جیپ پر 6/7 گھنٹے میں ہنزہ کا سفر ہے۔

سنولیک سے چند ایک مزید ٹریک بھی نکلتے ہیں جن کا علیحدہ سے تعارف ہے۔

کے 7 پیک بیس کیمپ ٹریک

ہوشے گاؤں سے اوپر جو چند ٹریک ہیں وہ سب منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک مشہور ترین ٹریک کے۔7 پیک ٹریک ہے۔ اس ٹریک کی خاص بات راستے میں نظر آنے والی بے شمار نوکیلی چوٹیاں ہیں جو راک کلائمبرز کی جنت کہلاتی ہیں اور اوپر پہاڑی نالوں کے ساتھ بے شمار مارخور کے ریوڑ نظر آنا عام بات ہے۔

تفصیل:

دن	5 سے 6
کیفیت	نارمل/آسان
بلندی:	4600 میٹر
موسم	مئی سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

ہوشے گاؤں سے سائی چو دریا کیمپ 4/5 گھنٹے
سائی چو سے سیان گسر 4/5 گھنٹے
سیان گسر سے کے۔7 بیس کیمپ 4/6 گھنٹے
واپسی پر یہی راستہ دو دن میں طے کر کے ہوشے آسکتے ہیں۔

مشربرم بیس کیمپ ٹریک

مشربرم خوردو سے آخری گاؤں ہوشے کی مشہور ترین چوٹی ہے۔ جو کے ون بھی کہلاتی ہے۔ ہوشے گاؤں سے ماشربرم بیس کیمپ کا ٹریک خوبصورت اور آسان ٹریک میں سے ایک ہے۔

تفصیل:

دن	3سے4دن
علاقہ	قراقرم ہوشے گاؤں
کیفیت	آسان
بلندی	4600 میٹر بیس کیمپ
موسم	مئی سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

خوردو سے ہوشے جیپ گھنٹے

ہوشے سے بربی سان 4/5 گھنٹے

بربی سان سے ماشربرم بیس کیمپ 4/5 گھنٹے

ماشربرم بیس کیمپ سے واپس ہوشے گاؤں 6/7 گھنٹے

تھلے پاس 4572 میٹر اور تو سر یو پاس 5084 میٹر ٹریک

پچھلے چند سالوں میں جن چند ٹریک نے بہت زیادہ شہرت حاصل کی ان میں سے ایک تھلے پاس 4572 میٹر بھی ہے۔ یہ پاس خپلو کو شگر وادی سے ملاتا ہے۔ جس میں اونچے پہاڑ اور وسیع چراگاہ بھی آتی ہیں۔ یہ ٹریک کاندے وادی سے شروع ہو کر شگر وادی میں ختم ہوتا ہے۔

تفصیل:

دن	8 سے 10 دن
علاقہ	خپلو اور شگر وادی
کیفیت	مشکل
بلندی	تھلے پاس 4572 میٹر اور تو سر یو پاس 5084 میٹر
موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

سکردو سے کاندے گاؤں بذریعہ جیپ 4/5 گھنٹے
کاندے سے خوشومک کیمپ 5/6 گھنٹے
خوشومک کیمپ سے دبلا خان کیمپ 6/7 گھنٹے
دبلا خان کیمپ سے تھلے پاس عبور کر کے گوماہرل کیمپ 8/10 گھنٹے
گوماہرل سے شگر کیمپ 5/6 گھنٹے
شگر کیمپ سے چوتروں کیمپ 4/5 گھنٹے
چوتروں سے شیگر 4/5 گھنٹے

توسریو پاس ٹریک
دبلا خان کیمپ سے توسریو پاس عبور کر کے تپ سا کیمپ 8/10 گھنٹے
تپ سا کیمپ سے شیگر 7/8 گھنٹے

مجروع اور اقبال ٹاپ ٹریک

وادی ہوشے کے گاؤں کاندے میں دو بہت مشہور ٹریک ہیں۔ جن کی وجہ شہرت وہاں سے نظر آنے والا ہے۔ یعنی صرف دو تین ٹریک کے بعد کے ٹو براڈ پیک گاشربرم ماشربرم مجروع اور اقبال ٹاپ ٹریک کا منظر ہے۔ یہ دو مختلف ٹریک ہیں جو ایک ہی راستے سے شروع ہوتے ہیں۔

تفصیل:

دن	4 سے 5 دن
کیفیت	مشکل
بلندی	4900 میٹر
علاقہ	کاندے وادی
موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

اقبال ٹاپ ٹریک

سکردو سے بذریعہ جیپ کاندے گاؤں 3/4 گھنٹے

کاندے سے لاکیمپ 4/5 گھنٹے

لاکیمپ سے اقبال ٹاپ ویو پوائنٹ اور واپس لاکیمپ 7/8 گھنٹے

لاکیمپ سے کاندے گاؤں 3/4 گھنٹے

کاندے سے کاروبماک 5/6 گھنٹے

کاروبماک سے مجروع ٹاپ 5/6 گھنٹے

مجروع ٹاپ سے ٹانگ براک کیمپ 5/6 گھنٹے

ٹانگ براک کیمپ سے کاندے گاؤں 3/4 گھنٹے

کوندس پاس 5300 میٹر ٹریک

ہوشے سے آگے سالتورو وادی ہے جس میں ان گنت پہاڑ، گلیشیئر اور پاس ہیں یہ علاقہ کسی زمانے میں سیاحوں کی جنت کہلاتی تھی۔ سیاچن تنازعے کے بعد یہ وادی بھی متاثر ہوئی اور سیاحوں کے لئے سالتورو وادی کو بند کر دیا گیا۔ کچھ عرصے سے خصوصی اجازت نامہ حاصل کر کے اس وادی کے کچھ حصوں میں جانے کی سہولت بحال کی گئی ہے۔ سالتورو وادی میں کوندس گلیشیئر اور پاس ہے۔ جو کے 7، کے 12 اور سالتورو کانگری کے ہمسائے میں واقع ہے۔

تفصیل:

دن	9 سے 10 دن
علاقہ	سالتورو، ہوشے
کیفیت	مشکل
بلندی	5300 میٹر
موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

سکردو سے کھور کوندو 7/8 گھنٹے
کھور کوندو سے لنک سر کیمپ 6/7 گھنٹے
لنک سر کیمپ سے شنگ رسا 5/6 گھنٹے
شنگ رسا سے چوغولیزا ابیس شرقی 7/8 گھنٹے
چوغولیزا ابیس سے کوندوس ہائی کیمپ 6/7 گھنٹے
کوندوس ہائی کیمپ سے کوندوس پاس عبور کر کے چوب خیات ردیبا
چوب خیات سے سین گسر 6/7 گھنٹے
سین گسر سے ہوشے 7/8 گھنٹے
سین گسر سے کے 7 بیس کیمپ کا ایک دن کا ٹریک بھی کیا جا سکتا ہے۔

نانگا پربت سرکل ٹریک

نانگا پربت سرکل ٹریک بذات خود کوئی ایک ٹریک نہیں ہے۔ بلکہ دو تین ٹریک کا مجموعہ ہے۔ جس میں فیری میڈوز، مازینو پاس دیامیر بیس کیمپ اور مشاث پاس کے ٹریک شامل ہیں۔ ان سب کو ملا کر نانگا پربت سرکل Round ٹریک بنتا ہے۔ جس میں مازینو، جولی پر، خوشتو اور مشاثہ پاس عبور کئے جاتے ہیں۔ اس ٹریک کی خوبصورتی یہ ہے کہ اسے ایک بار کی بجائے حصوں میں مکمل کیا جا سکتا ہے۔

تفصیل:

دن	20 سے 22 دن
علاقہ	ہمالیہ نانگا پربت
کیفیت	مشکل ترین
بلندی	مازینو پاس 5371 میٹر مشاثہ 4000 میٹر
موسم	جولائی سے اگست

ٹریک کی تفصیل:

استور سے ترشنگ بذریعہ جیپ 3/4 گھنٹے
ترشنگ سے بازین کیمپ 3/4 گھنٹے
بازین کیمپ سے شگری کیمپ 4/5 گھنٹے
شگری کیمپ سے مازینو بیس کیمپ 6/7 گھنٹے
مازینو بیس کیمپ سے مازینو پاس عبور کر کے لوئی بامیدان 8/9 گھنٹے
لوئی بامیدان سے کچال 5/6 گھنٹے
کچال سے دو دن کا ٹریک کر کے نانگا پربت دیامیر فیس جا سکتے ہیں۔

گچال سے زنگل یا جنگل کیمپ 6/8 گھنٹے

جنگل کیمپ سے لوئر خوشتو کیمپ 6/7 گھنٹے

لوہر خوشتو سے جولی پر کیمپ 6/7 گھنٹے

جولی پر کیمپ سے فیری میڈوز 4/5 گھنٹے

فیری میڈوز سے ایک دن کا نانگا پربت بیس کیمپ ٹریک اور ایک دن میں نیچے رائے کوٹ پل پر جا سکتے ہیں۔

فیری میڈوز سے مثانو کیمپ 7/8 گھنٹے

مثانو کیمپ سے گلیشیئر کیمپ 7/8 گھنٹے

مثانو سے مثانو پاس عبور کر کے راما کیمپ 9/10 گھنٹے

راما کیمپ سے راما جھیل 4/5 گھنٹے

راما جھیل سے استور 2 گھنٹے

مازینو پاس نانگا پربت ٹریک

نانگا پربت کی وادی روپل میں سرسبز میدانوں سے شروع ہونے والا مشکل ترین ٹریک مازینو پاس 5371 میٹر عبور کر کے نانگا پربت کے دیامیر فیس میں جا نکلتا ہے۔ جہاں لوئی با جیسے سرسبز وسیع میدان ہیں۔ جہاں بہت کم لوگ جاتے ہیں۔ یہ ٹریک دو حصوں میں مکمل ہو سکتا ہے۔ ترشنگ سے منگری بیس تک واپس آ سکتے ہیں۔ یا پھر مزید آگے جاری رکھتے ہوئے مازینو پاس کراس کر کے لوئی با میڈوز کے راستے سے بھی مکمل ہو سکتا ہے۔

تفصیل:

دن

علاقہ نانگا پربت روپل اور لوئی با میدان

کیفیت مشکل ترین

بلندی مازینو پاس 5371 میٹر موسم جولائی سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

استور سے ترشنگ بذریعہ جیپ 3/4 گھنٹے

ترشنگ سے بازین گلیشیر کیمپ 3/4 گھنٹے

بازین کیمپ سے شکری کیمپ 4/5 گھنٹے

شکری کیمپ سے مازینو بیس کیمپ 6/7 گھنٹے

مازینو بیس کیمپ سے مازینو پاس عبور کر کے لوئی با میدان 8/9 گھنٹے

لوئی با میدان سے کچال 5/6 گھنٹے

کچال سے 2 دن کا ٹریک نانگا پربت دیامیر فیس کو نکلتا ہے۔

کچال سے کت گلی 4 گھنٹے

کت گلی سے شاہراہ قراقرم بذریعہ جیپ 4 گھنٹے

فیری میڈوز نانگا پربت بیس کیمپ ٹریک

پاکستان کے شمال میں واقع سب سے خوبصورت ٹریک میں سے ایک فیری میڈوز ٹریک ہے۔ یہ واحد ٹریک ہے جو خوبصورت مشہور اور آسان بھی ہے۔ گرم ترین رائے کوٹ سے چند گھنٹوں میں انتہائی خوبصورت سرسبز میدانوں تک پہنچ جانا کہ موسم انتہائی خوشگوار ہو جائے۔ دنیا کی مشہور چوٹی نانگا پربت، گلیشیر گھنے جنگل ندی نالے اور جھیل یہ سب ایک ٹریک میں اور وہ بھی بہت ہی آسان سفر کے بعد صرف فیری میڈوز میں ہی ملتا ہے۔

تفصیل:

دن	3 سے 4 دن
علاقہ	ہمالیہ نانگا پربت دیامیر
کیفیت	آسان
بلندی	3200 میٹر اور 4000 میٹر
موسم	مارچ سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

رائے کوٹ سے تاتو بذریعہ جیپ 2 گھنٹے
تاتو سے فیری میڈوز 3/4 گھنٹے
فیری میڈوز سے بیال کیمپ 2 گھنٹے
بیال کیمپ سے نانگا پربت بیس کیمپ اور واپسی 6/7 گھنٹے
فیری میڈوز سے واپسی رائے کوٹ پل 3/4 گھنٹے

شمشال چیپ چنگول پاس ٹریک

شمشال گاؤں میں شمشال پاس کے اوپر جو پامیر کا راستہ کہلاتا ہے۔ وہاں سے بے شمار ایسے ٹریک نکلتے ہیں جو 5000 میٹر سے اونچے اور دنیا میں مشکل ترین ٹریک جانے جاتے ہیں۔ انہی میں سے ایک چیپ چنگول پاس 5150 میٹر ٹریک ہے جو شمشال سے شروع ہو کر خنجراب پاس کے قریب قراقرم ہائی وے پر نکلتا ہے۔

تفصیل:

دن	6 سے 8 دن
علاقہ	شمشال خنجراب پاس
کیفیت	مشکل ترین
بلندی	5100 میٹر چیپ چنگول پاس
موسم	جولائی سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

شمشال گاؤں سے زرد غربن 6/8 گھنٹے

زرد غربن سے بوسم بیر پاس 5090 میٹر عبور کر کے شہ پودن کیمپ 6/8 گھنٹے

شہ پودن سے منڈی خوش راگ 8 گھنٹے

منڈی خوش راگ سے چیپ چنگول دریا کیمپ 8 گھنٹے

چیپ چنگول دریا کیمپ سے چیپ چنگول پاس عبور کر کے چیپ چنگول کیمپ 10/11 گھنٹے

چیپ چنگول کیمپ سے گک سل کیمپ 4/6 گھنٹے

گک سل کیمپ سے قراقرم ہائی وے 2/3 گھنٹے

گک سل قراقرم ہائی وے سے سوست 1/2 گھنٹے

سنولیک اور خوردو پن پاس

پاکستان کے شمال میں سکردو سے پرے جو علاقے ہیں وہ عجیب وغریب ہیں۔ وہاں جو پہاڑ اور گلیشیئر ہیں وہ منفرد ہی نہیں مشکل ترین بھی ہیں۔ جو پہاڑی درّے ہیں زیادہ تر نا قابل عبور ہیں۔ اس علاقے میں موجود پہاڑوں کو سر کرنا اور پہاڑی دروں کو عبور کرنا تو درکنار ان تک پہنچنا ہی جان جوکھوں کا کام ہے۔ دنیا میں قطب شمالی کے بعد جتنے بڑے گلیشیئر ہیں وہ اس علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ ان پہاڑوں میں ایک گلیشیئر بیافو نام کا ہے جس کی لمبائی 63 کلومیٹر ہے۔ بیافو گلیشیئر سکردو کے آخری گاؤں اشکولی سے ذرا آگے سے شروع ہوتا ہے۔ جہاں بیافو ختم ہوتا ہے وہیں سے ہسپر گلیشیئر شروع ہو جاتا ہے۔ دونوں گلیشیئر مجموعی طور پر 120 کلومیٹر لمبائی کے ساتھ دنیا کا سب سے لمبا راستہ بناتے ہیں۔ جو ہنزہ کے سامنے نگر وادی میں ہسپر نامی گاؤں کے پاس ختم ہوتا ہے۔ ہسپر کا شمار بھی پاکستان کے لمبے ترین گلیشیئرز میں ہوتا ہے جس کی لمبائی 49 کلومیٹر ہے۔ بیافو اور ہسپر گلیشیئر جہاں آپس میں ملتے ہیں وہاں برف کا ایک بہت بڑا میدان بنتا ہے۔ جسے سنولیک یعنی برف کی جھیل کہتے ہیں۔ مقامی زبان میں سنولیک کو لُک پے لاؤ Lukpe Lawo کہتے ہیں۔ سنولیک تقریباً 4877 میٹر کی بلندی پر واقع ہے اور 10 کلومیٹر چوڑی ہے۔ سنولیک کا بلند ترین مقام قریب ہی واقع ہسپر پاس ہے جو کہ 5151 میٹر بلندی پر ہے۔ مارٹن کنوے وہ پہلا شخص تھا جو 1892ء میں سنولیک تک پہنچا اور اس نے ہی اس جگہ کو سنولیک کا نام دیا تھا۔ آخری گاؤں اشکولی سے سنولیک تک پہنچنے میں چار سے پانچ دن لگ جاتے ہیں۔

سنولیک برف کی بنی جھیل کا ایک گول میدان ہے جس کے ہر طرف فلک بوس پہاڑ اور ان پہاڑوں کے درمیان بلند ترین درے واقع ہیں۔ سکردو سے بیافو گلیشیئر پر چلتے ہوئے سنولیک تک پہنچ جاتے ہیں پھر مزید آگے جہاں بھی جانا ہو ہر طرف سے کوئی 5000 میٹر سے زیادہ بلند پاس عبور کر کے ہی جانا پڑتا ہے۔ سامنے ہسپر پاس ہے تو بائیں طرف 5073 میٹر ہے ساتھ ہی 5675 میٹر بلند سکم پاس ہے اور 5700 میٹر اونچا لُک پے پاس اور خوردو پن پاس واقع ہیں۔ خوردو پن پاس پاکستان ہی نہیں دنیا میں مشکل ترین اور خطرناک ترین پاس مانا جاتا ہے۔ اس کی بلندی 5790 میٹر ہے اور لوکیشن 22 '7 '36 اور 5 '34 '75 ہے

خوردو پن کا راستہ اور دریافت بھی تاریخ کا ایک معمہ ہے۔ کچھ کتابوں میں درج ہے کہ برطانیہ نے سب

سے پہلے 1885ء میں W.S.Lockhart کو ہنزہ میں بھیجا تھا اس کے بعد 1888ء میں کشمیر ہنزہ اور نگر میں ایک جنگ لڑی گئی تھی۔ یہ سارا علاقہ جو مغربی قراقرم کا حصہ کہلاتا ہے۔ انسانی نظروں سے اوجھل تھا اور شمالی علاقہ جات کی چین وروس کے ساتھ سرحدات متعین نہ ہونے کی بنا پر برٹش گورنمنٹ نے اس جنگ کے بعد پورے علاقے میں سروے کے لئے 1892ء میں Lieutenant George Cockerill کو بھیجا۔ جارج کوکریل شمشال پاس کو عبور کر کے شمشال میں آیا جبکہ اس سے پہلے وہ خنجراب گلیشیئر اور خوردوپن گلیشیئر کا سروے بھی کر چکا تھا۔ جارج کوکریل نے شمشال آنے کے لئے کونسا راستہ استعمال کیا۔ یہ وضاحت طلب ہے کچھ محققین کے مطابق وہ خوردوپن پاس اور خوردوپن گلیشیئر سے شمشال پہنچا جبکہ کچھ کے مطابق وہ لُک پے پاس عبور کر کے آیا تھا۔ تاریخ میں جتنے بھی سروے کرنے والے اس خطے میں آئے وہ جارج کوکریل کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ اس کے کئے ہوئے سروے آج بھی سب سے مستند پائے جاتے ہیں اور تمام جدید سروے جارج کوکریل کی بتائی ہوئی بنیادوں پر استوار ہیں۔

پرانی کتابیں بتاتی ہیں خوردوپن کے گردونواح اور شکسگام وادی میں ایرک شپٹن نے 1937ء میں خوب آوارہ گردی کی اور تمام تر کارگزاری اپنی کتابوں میں لکھ ڈالی۔ ایرک شپٹن خوردوپن لُک پے پاس سارپولاگو پاس اور برالڈو وادی پر آج بھی اتھارٹی مانا جاتا ہے۔ ایرک شپٹن کے بعد سے ایک لمبی خاموشی چھا جاتی ہے۔ 1986ء میں کینیڈا سے Barry Roberts اور Cameron Wake آئے۔ شمشال کے دو عظیم فرد رجب شاہ اور شمسی خان اس ٹیم کے ہمراہ خوردوپن پاس گئے۔ اس ٹیم کے پاس منفرد اعزاز ہے کہ یہ ایک باری میں شمشال سے سنولیک اور سنولیک سے شمشال کی طرف گئے گویا دو بار خوردوپن پاس کو عبور کیا۔ یہ کارنامہ دنیا میں اور کوئی انجام نہ دے سکا۔ 1987ء میں برطانیہ کی ایک ٹیم نے بغیر کسی پورٹر کی مدد سے خوردوپن پاس کو عبور کیا۔ اس ٹیم میں Philip Barlet، Jerry Gore، Duncan Tunstall، Stepen Venables شامل تھے۔ ایک اور نیوزی لینڈ کی ٹیم نے خوردوپن پاس کو 1991ء میں کراس کیا تھا۔ اس ٹیم میں Matt Comeskey، Dave Bamford، John Cocks، John Wild and John Nankervi شامل تھے جبکہ پاکستان کی طرف سے میجر عارف خان بھی بطور ٹیم ممبر شامل تھے۔

ایک اور غیر ملکی ٹیم 1980ء کی دہائی میں شمشال پسو اور حسینی گاؤں کے چند پورٹرز کے ساتھ خوردوپن پاس کو عبور کرنے گئی لیکن ایک حادثے کی وجہ سے واپس آ گئے۔ کافی عرصہ پہلے میں بتورو گلیشیئر سے ورتھم پاس کے راستے میں اس ٹیم کے ایک بندے سے ملا تھا جس کا تعلق پسو سے تھا۔ انہوں نے مجھے کافی دلچسپ کہانی سنائی تھی۔ بدقسمتی سے ان کا نام اور وہ واقعہ بھول گیا۔ بہت کوشش کے باوجود کچھ یاد نہ آیا تو اندازے سے لکھنے کی بجائے اسے چھوڑ دینا مناسب سمجھا۔ اس کے بعد بہت سی غیر ملکی ٹیموں نے کوشش کی لیکن خوردوپن عبور نہ ہوسکا۔

اس کوشش میں بہت سے پاکستانی بھی شامل رہے جن میں سب سے نمایاں لاہور سے رضی صاحب ہیں جو خوردوپن پاس کے دامن میں زخمی ہوئے اور کئی دن تک پھنسے رہے۔

خوردوپن پاس کو عبور کرنے میں سب سے نمایاں نام بلجیم کے Jeff Houben کا آتا ہے جس نے بہادر شمشالی نوجوانوں کی مدد سے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ جون 2011ء میں آنے والی جیف ہاؤبن کی ٹیم میں شمشال سے قدرت علی لالی شاہ بلبل کریم محمد عبدل اور عید محمد شامل تھے۔ یہ ٹیم سکردو سے بیافو گلیشیئر پر آئی اور سنو لیک سے خوردوپن پاس کے دامن میں کیمپ کیا۔ اگلے دن 25 جون کو خوردوپن پاس کو کراس کر کے شمشال کی طرف اُتر گئے۔ فیصل آباد سے ڈاکٹر احسن اختر نے خوردوپن پاس پر سولو ٹریک کیا۔ آغاز بہت اچھا تھا ڈاکٹر احسن خوردوپن پاس کا مشکل ترین حصہ عبور کر کے پاس کی بلندی پر پہنچ گئے اور خراب موسم کے باعث شمشال کی طرف اُترنے کا راستہ نہ مل سکا برفانی طوفان میں پھنس گئے۔ کئی دن تک اپنے ٹینٹ میں قید رہے اور بدقسمتی سے مہم ختم کر کے واپس آنا پڑا۔ اسی طرح لاہور سے طیب سید اور رضی صاحب بھی گئے۔ خراب موسم میں طیب سید ٹیم سے بچھڑ کر گم ہو گئے۔ ٹیم کو واپس آنا ہوا اور طیب سید بھی جان جوکھوں میں ڈال کر اکیلے واپس آئے۔ 20 سال پہلے 90 کی دہائی میں مشہور ٹریکر مصنف سلمان رشید نے اپنے لمبے ترین سر میں لُک پے پاس کو عبور کیا تھا۔ جبکہ کرار حسین بھی اس پر ایک کوشش کر چکا ہے۔

اسی سال 2017ء کی سردیوں میں دو منفرد کام وقوع پذیر ہوئے۔ ایک جب پہلی بار کسی پاکستانی خاتون نے خوردوپن کو کراس کرنے کی ٹھانی اور دوسرا جب یہ مہم سردیوں میں گئی۔ تاریخ میں یہ پہلی مہم تھی جو خوردوپن کو سردیوں میں عبور کرنے گئی تھی۔ سمیعہ ملک اور شمشال سے قدرت علی تین مزید شمشالی پورٹرز کے ساتھ کامیابی سے خوردوپن پاس کے دامن تک پہنچ گئے۔ شدید ترین برف باری کے باعث بیس کیمپ پر کئی دن تک پھنسے رہنے کے بعد واپس آنا پڑا۔ لیکن پھر بھی تاریخ میں اپنا نام منفرد انداز سے درج کروا گئے۔ خوردوپن پاس کی خطرناکی ہی وہ ایڈونچر ہے جس کے باعث ٹریکر اس کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ اس سال گرمیوں میں لاہور سے جاوید عمر اور اس کی ٹیم آصف پیرو مظہر فرید نے خوردوپن پاس کو عبور کرنے کی ٹھانی ہے۔ ان کے لئے نیک خواہشات ہیں کامیابی سے ان کے قدم چومے۔

خوردوپن پاس آج بھی پاکستان سمیت دنیا بھر کے ٹریکروں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

تفصیل خوردوپن پاس:

دن	15 سے 25 دن
علاقہ	شمشال پاس اور بیافو ہالتورو گلیشیئر

کیفیت	مشکل ترین ٹیکنیکل
بلندی	5700 میٹر سے 5970 میٹر
موسم	جولائی سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

شمشال گاؤں سے چر چر 816 گھنٹے چر چر سے سپت بلگا

چکار سے واسم کیمپ 8/9 گھنٹے

یست بلگا سے خوردوپن گلیشیئر

خوردوپن گلیشیئر سے قدرت کیمپ

قدرت کیمپ سے خوردوپن ہائی کیمپ

خوردوپن کیمپ سے خوردوین پاس عبور کر کے خوردوین کیمپ سنولیک 10/ 11 گھنٹے

خوردوپن کیمپ سے سنولیک 6/ 8 گھنٹے

سنولیک سے کارفوغورو 7/ 8 گھنٹے

کارفوغورو سے بیانتھا 4/ 5 گھنٹے

بیانتھا سے اشکولی گاؤں 4/ 5 گھنٹے

اشکولی گاؤں سے سکردو بذریعہ جیپ 7/ 8 گھنٹے

شمشال پاس

شمشال پاس اور بیافو بالتورو گلیشیئر کے درمیان میں چند انتہائی اونچے دشوار گزار اور انسانی نظروں سے اوجھل ایسے پاس آتے ہیں جہاں بہت کم لوگ گئے ہیں۔ کچھ تو معلومات کا کم ہونا، راستوں کا مشکل ہونا اور پھر چین کے سرحد کا بالکل ساتھ ہونے کی وجہ ہے کہ پتہ نہیں چلتا کب آپ غلطی سے چین کے علاقے میں داخل ہو جائیں۔ یہ سب ٹریک شمشال سے شروع یا دوسرے طرف سے شروع کر کے شمشال میں ختم کئے جا سکتے ہیں۔ نیچے ہم ان سب کو ترتیب وار پڑھتے ہیں۔

تفصیل:

دن	15 سے 25 دن		
علاقہ	شمشال پاس اور بیافو بالتورو گلیشیئر		
کیفیت	مشکل ترین ٹیکنیکل		
بلندی	5700 میٹر سے 5970 میٹر	موسم	جولائی سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

ہنزہ اور پسو سے شمشال گاؤں بذریعہ جیپ 3/4 گھنٹے

شمشال گاؤں سے پست فرزن 7/8 گھنٹے

پست فرزن سے ارباب پرین 7/8 گھنٹے

ارباب پرین سے شجراب 6/7 گھنٹے

شجراب سے شمشال پاس عبور کر کے چکار 7/8 گھنٹے

چکار سے تین چار راستے نکلتے ہیں جنہیں ہم باری باری بیان کرتے ہیں پہلے ہم لُک پے پاس اور خوردوپن پاس کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

لک پے پاس

شمشال گاؤں سے چکار تین سے چار دن۔

(تفصیل شمشال پاس ٹریک میں آ چکی ہے)

چکار سے واسم کیمپ 8/9 گھنٹے

واسم سے برالڈو گلیشئر 4/6 گھنٹے

برالڈو گلیشیئر سے برالڈو ہائی کیمپ 8/9 گھنٹے

برالڈو ہائی کیمپ سے لک پے لا بیس کیمپ 4/6 گھنٹے

لک پے لا بیس کیمپ عبور کر کے لک پے پاس کیمپ 10/11 گھنٹے

لک پے لا بیس کیمپ سے سنو لیک 7/8 گھنٹے

سنو لیک سے کارفو غورو 7/8 گھنٹے

کارفو غورو سے بیانتھا 4/5 گھنٹے

بیانتھا سے اشکولی گاؤں 4/5 گھنٹے

اشکولی گاؤں سے سکردو بذریعہ جیپ 7/8 گھنٹے۔

واسم پاس

شمشال گاؤں سے چکار تین سے چار دن۔

(تفصیل شمشال پاس ٹریک میں آ چکی ہے)

چکار سے واسم کیمپ 8/9 گھنٹے

واسم گلیشیر کیمپ سے واسم پاس ہائی کیمپ

واسم پاس ہائی کیمپ سے واسم پاس عبور کر کے سکری گلیشیر ہائی کیمپ

سکری گلیشیر سے تین دن میں نیچے شکسگام وادی میں سگاٹ جنگل کیمپ کی طرف راستہ جاتا ہے جب کہ اوپر کی طرف نوبندے سوبندے گلیشیر کی طرف بھی تین سے چار دن لگتے ہیں۔ جہاں سے پن ماہ گلیشیر سے دو مور دیا سکم پاس کر کے بیافو گلیشیر کے لئے راستہ جاتا ہے جو کہ سنو لیک میں نکلتا ہے اور سنو لیک سے اشکولی گاؤں کا راستہ ہے۔ (سکم پاس کی تفصیل علیحدہ مضمون میں موجود ہے)

شکسگام دریا، مستاغ وسار پولا گو پاس ٹریک

چکارسے ایک راستہ شکسگام دریا کے ساتھ کے ٹو کے شمالی فیس کی طرف جاتا ہے جو مزید آگے جا کر دائیں طرف سار پولا گو گلیشیئر سے ہوتا ہوا بالتورو گلیشیئر کی طرف نکلتا ہے۔ چکار سے سگاٹ جنگل تک چھ سے سات دن کا ٹریک ہے۔ پھر سگاٹ جنگل سے سار پولا گو گلیشیئر پر موئی برانگس پاس اور ایسٹ مستاغ پاس تک تین سے چار دن کا راستہ ہے۔ پاس کو عبور کرنے میں دو دن لگتے ہیں اور بالتورو گلیشیئر پر جا نکلتے ہیں۔

سار پولا گو پہ مزید دو دن اوپر جانے پر سار پولا گو پاس کا راستہ ہے جو ٹرانگو گلیشیئر سے بالتورو تک آنے میں دو دن لیتا ہے۔ مزید اوپر ایک دن جا کر ویسٹ مستاغ پاس کا راستہ ہے ویسٹ مستاغ پاس سے 5 دن میں پن ماہ گلیشیئر سے دو موردو سے اشکولی کا راستہ ہے۔ (اس ٹریک کی تفصیل سکم اور سم پاس میں موجود ہے)

Scanned with CamScanner

سکم پاس 5625 میٹر سم پاس ٹریک

اشکولی سے ذرا آگے جھولہ نام کی ایک مشہور کیمپ سائٹ آتی ہے جہاں کے تو جانے والی ٹیمیں رات گزارتی ہیں۔ جھولہ سے بائیں جانب جو دریا آرہا ہے اسے درمور دریا کہتے ہیں۔ جس کے اوپر پن ماہ Panmah گلیشیئر واقع ہے۔

پن ماہ گلیشیئر کے آخر میں تین پاس آتے ہیں ایک ویسٹ مستاغ پاس جو سارپولا گو گلیشیئر پر نکلتا ہے اور باقی دو سم پاس اور سکم پاس ہیں۔ یہ دونوں پاس پن ماہ سے نوبندے سوبندے گلیشیئر پر جا کر ملتے ہیں۔ سم اور سکم پاس کی تمام تفصیل محمد نیئر قاسم نے مہیا کی ہے جس نے یہ دونوں بالترتیب 2014ء اور 2016ء میں عبور کیے تھے۔

تفصیل:

دن	13 سے 14 دن
علاقہ	پن ماہ، نوبندے سوبندے گلیشیئر
کیفیت	مشکل ترین ٹیکنیکل
بلندی	سکم پاس 5625 میٹر سم پاس میٹر
موسم	جولائی سے اگست

ٹریک کی تفصیل:

سکردو سے اشکولی بذریعہ جیپ 7/8 گھنٹے

اشکولی سے جھولہ 7/8 گھنٹے

جھولہ سے پن ماہ 7/8 گھنٹے

پن ماہ سے Shinchak Biang 8/9 گھنٹے

شن چک بیانا سے درین مانگ 6/7 گھنٹے

درین مانگ سے اب لونگ 5/6 گھنٹے

اب لونگ سے نوبندے سوبندے 10/11 گھنٹے

نوبندے سوبندے سے سکم پاس عبور کر کے سم گانگ کیمپ 12/13 گھنٹے

یہاں سے دوسرا سم پاس عبور کر کے بھی گانگ گلیشیئر پر اُتر سکتے ہیں

سم گانگ سے سنولیک 8/9 گھنٹے

سنولیک سے کارفو غورو 6/7 گھنٹے

کارفو غورو سے بیانتھا 4/5 گھنٹے

بیانتھا سے اشکولی 4/5 گھنٹے

اشکولی سے سکردو بذریعہ جیپ 7/8 گھنٹے

مستاغ پاس اور اس کے ملحقہ پاسوں کی تاریخ

ایسٹ مستاغ پاس 5422 میٹر۔ ویسٹ مستاغ پاس۔ سار پولا گو پاس۔ موتی برانگسا پاس۔ واسم پاس۔ شمشال پاس۔ Aghil پاس۔ Chandrikan Wajeen پاس 5155 میٹر۔ مہمان خان پاس 4112 میٹر۔ لگ پے پاس۔ سکم پاس۔ سم پاس۔ خوردوپن پاس۔ Afdigar پاس 4724 میٹر۔

بالتورو گلیشیر پر کنکورڈیا کے ٹوبیس کیمپ کی طرف جاتے ہوئے گوروون اور گوروٹو کے قریب بائیں طرف ایک نوکدار پہاڑ نظر آتا ہے۔ جس کی خوبصورتی ہر گزرنے والے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور ہر کوئی بے ساختہ اس کی تصویریں بنانا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ مستاغ ٹاور ہے جس کی بلندی 7272 میٹر ہے۔ اس کا دنیا میں بلندی کے اعتبار سے اکانوے واں 91 نمبر ہے۔ اس کا شمار دنیا کے بلند ترین ان چند پہاڑوں میں ہوتا ہے جو مشکل ترین مانے جاتے ہیں۔ ویسے تو یہ سارا علاقہ قراقرم ہے۔ ماہرین جیالوجی نے قراقرم کو مزید ذیلی سلسلوں میں تقسیم کر کے اس جگہ کو بالتورو مستاغ کا نام دیا ہے۔ بالتورو گلیشیر کے بائیں جانب جو چوٹیاں ہیں ان کے دوسری طرف بالتورو کے بالکل ساتھ ساتھ ایک گلیشیر چل رہا ہے۔ جس کا نام سار پولا گو گلیشیر ہے۔ یہ سب کبھی پاکستان کا حصہ تھا۔ چین کی پرانی دستاویزات کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ چینی بادشاہ Chien Lung نے 1762ء میں ایک حکم نامہ جاری کیا کہ ترکستان سنکیانگ کی جنوبی سرحد کا نقشہ تیار کیا جائے جس کے مطابق چین کی سرحد Kunlun کن لن پہاڑی سلسلے تک تھی۔ 1917ء سے 1933ء کے چینی نقشوں میں چین کی جنوبی سرحد Kunlun سلسلے تک تھی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پانچویں صدی میں شگر کے ایک راجہ نے شکسگام وادی کے جنوب میں ایک پولو گراؤنڈ بنایا تھا جس کا نام مزتاغی شاگران Muztaghi Shagaran تھا اور Polo ground of ice peak کے نام سے تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ جہاں شگر اور Hutun کی شاہی فیملی پولو کھیلتی تھی اور بہار اور خزاں کے موسم میں فیسٹیول منایا جاتا تھا۔ Kunlun سے اوپر کا یہ علاقہ 2 مارچ 1963ء کو پاکستان نے بیجنگ میں ہونے والے ایک معاہدے کے تحت چین کو دیا تھا۔ پاکستانی وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو اور چینی وزیر خارجہ Chen Yi نے اس معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ چین کو دیئے جانے والے ان علاقوں میں شکسگام دریا اور وادی شمشال کا کچھ حصہ۔ Aghil وادی اور پاس۔ سار پولا گو وادی اور پاس۔ رسکام

Raskam وادی کا علاقہ۔ مار پولنگپا Marpo Lungoa وادی۔ سالنگپا Salungpa وادی۔ کھاپولانگ Khapulung وادی۔ کھر کھورلنگپا Kharkhor Lungpa وادی۔ سکم لنگپا Skam Lungpa وادی۔ بلجی پولوگراؤنڈ کا علاقہ اور Shingshol شنگسول پاس۔ Sagang ساگانگ پاس۔ Drenmang Pass شامل ہے۔ جبکہ اس علاقہ میں سکیانگ کانگری۔ کیاگر Kyagar کانگری۔ سکری Skamri کانگری۔ چونگتار Chongtar کانگری کے پہاڑ شامل ہیں۔ ان سب علاقوں کا تقریباً 20000 مربع کلومیٹر رقبہ بنتا ہے۔

بالتورو گلیشیئر اور سارپولاگو گلیشیئر کے درمیان تمام ممکنہ راستہ اور سارپولاگو سے ملحقہ کچھ علاقوں میں چار پاس ہیں۔ جو بالتورو سے سارپولاگو نکلتے ہیں۔ پہلا مستاغ ٹاور کے دائیں طرف مونی برانگسا پاس۔ دوسرا ایسٹ یا پرانا مستاغ پاس تیسرا سارپولاگو پاس اور چوتھا ویسٹ یا نیا مستاغ پاس۔ مونی برانگسا Mone Brangsa پاس مستاغ ٹاور کے بالکل دائیں طرف سے سارپولاگو نکلتا ہے۔ اس کی تاریخ اتنی پرانی نہیں ہے اس لئے مونی پاس کا ذکر آخر میں مختصراً ہے۔ ایسٹ مستاغ پاس مستاغ ٹاور کے بائیں طرف سے نکلتا ہے۔ اس کے بائیں پہلو سے ایک تنگ اور مشکل ترین پہاڑی درہ (پاس) گزرتا ہے جس کے اوپر تک پہنچنا نہایت مشکل ہے۔ یہ ایسٹ مستاغ پاس ہے جس کی بلندی 5422 میٹر ہے۔ وہاں سے اگر بائیں اوپر کی طرف جائیں تو ٹرانگو ٹاور کے پیچھے سے سارپولاگو پاس کراس کر کے بالتورو گلیشیئر پر اُترا جا سکتا ہے۔ سارپولاگو گلیشیئر سے مزید آگے جا کر ویسٹ مستاغ پاس عبور کر کے Panmah گلیشیئر دو مورو نالے سے اشکولی آ سکتے ہیں۔ ایسٹ مستاغ پاس سے نیچے کی طرف دائیں جائیں تو پہلے شکسگام دریا اور کے ٹو کے شمالی فیس کا راستہ ہے۔ سارپولاگو جہاں ختم ہوتا ہے اس جگہ کا نام Sughat Jangul ہے۔ اس مقام سے بائیں طرف ایک گلیشیئر نکلتا ہے جس کا نام Skamri یا Crevasse گلیشیئر ہے جہاں سے ایک راستہ اوپر جا کر دائیں جانب واسم پاس اور سیدھا سم پاس سکم پاس اور لُگ پے پاس کی طرف جاتا ہے۔ اگر Sughet Jangul سے مزید آگے جائیں تو شکسگام دریا کراس کر کے دائیں طرف Aghil پاس اور مزید آگے کے ٹو کے شمالی بیس کیمپ کا راستہ ہے۔ یہ Surukwat وادی ہے جو Aghil پاس کی طرف کھلتی ہے۔ جبکہ شکسگام دریا کے ساتھ بائیں جائیں تو بالترتیب Shaimur-i-Dasht مزید آگے Zard-i-Ben اور Qaratagh Bulaq اور Aq Yol Rich اور Boi Bor اور Phurzine-e-Dasht کے مقامات آتے ہیں۔ یہاں سے ایک راستہ دریا کے ساتھ سیدھا چلا جاتا ہے جبکہ بائیں طرف شمشال پاس کی طرف نکلتا ہے۔

ایسٹ مستاغ پاس زمانہ قدیم سے ہی لوگوں کی گزرگاہ کا مرکز رہا ہے۔ نامعلوم وجوہات کی بنا پر راستہ متروک ہوا تو (تفصیل آگے آئے گی) لوگوں نے مغربی پاس سے آنا جانا شروع کر دیا۔ سر فرانسس ینگ ہسبنڈ Sir Francis Younghasband کے مطابق 1861ء میں جب وہ Panmah گلیشیئر پر کیمپ لگائے تھا تو

چند بلتی لوگ اپنے خچروں کے ساتھ یارقند سے ویسٹ مستاغ پاس عبور کر کے ہمیں ملے۔ جو یارقند میں رہتے تھے اور اپنے خاندان میں واپس آ رہے تھے۔ ایسٹ پاس اب دوبارہ سے زمانہ جدید میں ٹیکنالوجی کے بعد نئے سے نئے راستے کھوجنے والوں کی دلچسپی کا مرکز بن گیا ہے۔

تاریخ قیاس آرائیوں پر مشتمل رہی ہے کہ مستاغ پاس کی تاریخ کیا ہے۔ قدیم زمانے میں برصغیر سے یارقند تریان جانے کے لئے تین راستے استعمال ہوتے رہے ہیں۔ مشرق میں واقع قراقرم پاس جولداخ سے یارقند جاتا ہے۔ مغرب میں واق کلک پاس ومنتکا پاس جو یارقند کو گلگت سے ملاتا ہے۔ F.C.Ferber نے 1907ء میں شائع ہونے والی اپنی مشہور کتاب The Geographical Journal میں مستاغ پاس کے نام سے ایک پورا باب باندھا ہے جس کا عنوان An exploration of the Mustagh Pass in the Karakoram Himalya ہے۔ وہ اسے گلگت پاس کا نام دیتا ہے اوران دونوں کے بالکل درمیان میں واقع ایسٹ مستاغ پاس ہے۔ یہ پاس کشمیر و یارقند کے درمیان کم ترین یا نزدیک ترین فاصلے پر واقع ہے۔ تاریخ کی کچھ کتابیں بتاتی ہیں کہ چینی Han بادشاہت کے دور میں سکردو و یارقند کے لوگ ایسٹ مستاغ پاس کے راستے سے ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں تھے۔ مشہور چینی تاریخ دان وسیاح فاہیان Fa Xian اس راستے سے 399 عیسوی میں سکردو داخل ہوا تھا اور یہ بات تو طے ہے کہ نہ وہ اکیلا تھا بلکہ ایک پورے قافلے کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ جس میں جانور بھی شامل تھے۔ فاہیان کے بعد پانچویں صدی میں بلتستان کے پولا شاہی خاندان کے زمانے میں تو یہ راستہ باقاعدہ تجارت کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے اور کچھ تاریخ دان تو یہ تجارتی راستہ مقپون خاندان کے دور میں دسویں گیارہویں صدی تک بتاتے ہیں۔ پھر ایسٹ مستاغ پاس کا راستہ بند ہو گیا۔ یہ کب ہوا اور کیسے ہوا اس بارے میں تاریخ حتمی طور پر خاموش اور قیاس آرائیوں سے کام لیتی ہے۔ جو بہت حد تک درست بھی معلوم ہوتی ہیں۔ وہ یہ کہ برفانی تودے گرنے سے راستہ بند ہو گیا۔ یا برفانی کریوس بننے سے راستے ناقابل عبور ہو گئے۔ یا کوئی اور وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ یارقند سے بلتستان کے درمیان آمد و رفت ہی بند ہو گئی اور یہ حتمی نہیں ہے کیونکہ کچھ حوالوں کے مطابق تجارت تو بند ہو گئی مگر انفرادی طور پر لوگوں کا آنا جانا باقی تھا۔ یہ راستہ اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں زیر استعمال رہا ہے جب کاشغر میں رہنے والے بلتی لوگ اپنے خاندان کو ملنے آنے کے لئے ایسٹ مستاغ پاس سے آتے رہے ہیں۔

ایک زمانہ گزر گیا کہ ایسٹ مستاغ پاس انسانی قدموں کو ترستا رہا۔ یہاں تک انیسویں صدی آ گئی۔ 1881ء میں روس اور چین کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہوا جس کے تحت روسی تجارتی قافلے مشرقی ترکستان (سنکیانگ) آنا شروع ہو گئے۔ حکومت برطانیہ نے حالات کا جائزہ لینے کے لئے سر فرانسس ینگ ہسبنڈ کو کاشغر بھیجا۔ وہ بیجنگ سے کاشغر آیا اور واپس برصغیر جانے کے لئے سر فرانسس ینگ ہسبنڈ نے پرانے زمانے کے

متروک ایسٹ مستاغ پاس کے راستے سے سکردو و کشمیر جانے کا ارادہ کیا۔ سرفرانسس ینگ ہسبنڈ کے مطابق یارقند میں 2000ء سے زیادہ بلتی لوگ رہتے تھے اور جب وہ کاشغر سے یارقند پہنچا تو بے شمار بلتی اس کے ساتھ مستاغ پاس کے ذریعے سکردو جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ ایک بلتی جس کا نام ولی تھا اور اشکولی کا رہنے والا تھا وہ بہت عرصہ پہلے مستاغ پاس سے ہی یارقند آیا تھا اور تمام راستے سے واقف بھی تھا۔ سرفرانسس یارقند دریا کے ساتھ چلتا ہوا شکسگام تک آیا۔ Aghil Pass کو عبور کر کے سارپولاگو گلیشیئر تک پہنچا اور مونی برانگسا Mone Brangsa کے پاس کہیں کیمپ کیا تھا اور اسی جگہ ایرک شپٹن نے بھی کیمپ لگایا تھا۔ مستاغ پاس کے بالکل قریب پہنچ کر سرفرانسس کو اندازہ ہوا کہ خچروں کے ساتھ اس پاس کو عبور کرنا ناممکن ہے تو خچر پیچھے چھوڑ کر پیدل ہی رخت سفر باندھ لیا اور بڑی مشکل سے بالتورو پر اُترا۔ یہ کسی بھی غیر مقامی شخص کا پہلا واقعہ تھا جب وہ کاشغر سے بلتستان اس راستے سے آیا تھا۔

پھر 1892ء میں مارٹن کنوے بالتورو کا سروے کرنے آیا تو اس نے بھی مستاغ پاس کا ذکر اپنی کتاب Climbing in the Himalaya میں کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مستاغ ٹاور کی سب سے پہلی تصویر بھی مارٹن کنوے نے ہی بنائی تھی۔ یہ تو تھی ادھر سے یہاں آنے کی بات۔ جبکہ بالتورو سے پاس عبور کر کے دوسری طرف اُترنے کا پہلا ریکارڈ 1903ء میں ملتا ہے جب F.C.Ferber اور Honigmann بالتورو سے گئے۔ فربر نے اپنی کتاب جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے میں لکھا ہے کہ ہمارے یہاں پہنچنے سے کم وبیش 50 سال پہلے برف کی زیادتی کی وجہ سے یہ راستہ بند ہو گیا اور مقامی لوگوں نے اس پر آنا چھوڑ دیا تھا۔ 1929ء میں مشہور کوہ پیما اور محقق Duke of Spoleto کی ٹیم میں شامل Ardito Desio بھی یہاں تک آیا تھا۔ وہ ایسٹ مستاغ پاس عبور کر کے سارپولاگو اُترا اور واپس اسی راستے سے آنے کی بجائے سارپولاگو گلیشیئر کے اوپری دہانے تک گیا۔ سامنے ٹرانگو ٹاور تھا۔ اس نے اس راستے کو بھی دریافت کرنے کی ٹھانی اور ایک نیا پاس سارپولاگو پاس عبور کر کے ٹرانگو ٹاور کے بغل سے ہوتے ہوئے واپس بالتورو آ گیا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے سارپولاگو پاس عبور کیا تھا۔

یہاں ایک ایسے شخص کا ذکر لازمی ہے جس کے بغیر مستاغ پاس کی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی۔ ایرک شپٹن Erick Shipton جو 1937ء میں ان تمام علاقوں سے گزرا اور ایک جامع ترین کتاب Blank on the Map لکھی جو بالتورو بیافو ہسپر اور شکسگام دریا پر ایک سند کا درجہ رکھتی ہے اور اسی سال گزرنے کے باوجود ان علاقوں پر اس سے اچھی کتاب نہیں لکھی جا سکی۔ ایرک شپٹن ٹرانگو گلیشیئر سے سارپولاگو پاس عبور کر کے سارپولاگو گلیشیئر پر نکلا وہاں سے شکسگام دریا تک جا کر Aghil پاس کراس کیا اور کے ٹو کا شمالی راستہ دیکھا۔ وہاں سے واپس آ کر Skamri Cravesse گلیشیئر سے Wasem واسم پاس عبور کر کے برالڈو وادی میں اُترا۔ سارے سفر میں ایرک شپٹن کے ساتھ مشہور جغرافیہ دان R. Tillman تھا جس نے اشکولی سے نکلنے سے لے کر

آخری مقام تک تمام راستے کے تفصیلی نقشے تیار کئے۔ راستوں کی تفصیل اور سارپولا گو اور شکسگام کے تمام ذیلی گلیشیئر ونالوں کی تفصیل اکٹھی کی۔

اس کے بعد 1947ء میں R.C.F.Schomberg نے سارپولا گو گلیشیئر کا سروے کیا اور ایسٹ مستاغ پاس کو عبور کر کے بالتورو پر آیا۔ اس کا سفر بھی بڑا دلچسپ ہے۔ یہ گلگت سے چلتا ہوا ہنزہ پہنچا وہاں سے شمشال جانے کے لئے کارون پاس کی بجائے نئے راستے Afdigar M پاس 4724 میٹر سے شمشال پہنچا۔ وہاں سے شمشال پاس عبور کر کے شکسگام دریا تک آیا۔ اس کے مطابق شکسگام دریا کو تبتی بولنے والے لوگ شکسگام اور ترکی بولنے والے لوگ مستاغ دریا اور سنو ماؤنٹین دریا Snow Mountain River کہتے ہیں۔ Schomberg شکسگام دریا کے ساتھ چلتے ہوئے Zara Ben نامی جگہ سے شکسگام دریا کو عبور کر کے دوسری طرف گیا اور کچھ فاصلہ طے کر کے پھر واپس اس کنارے پر سفر جاری رکھا اور Shaimur Dasht نامی اس جگہ پر پہنچا جہاں سے فرانسس ینگ ہسبنڈ کا شغر سے آتے ہوئے گزرا تھا۔ اس جگہ سے وہ دائیں طرف سارپولا گو گلیشیئر کی طرف مڑا اور پورا گلیشیئر عبور کر کے مستاغ گلیشیئر کے نیچے جا پہنچا۔ یہاں سے مستاغ پر چڑھا اور پاس عبور کر کے بالتورو پر اُتر آیا۔ بقول اس کے جو مشکل ہم سوچ رہے تھے اس کی نسبت پاس آسان تھا۔ بس اُترتے ہوئے کچھ کریوس زیادہ تھے جہاں وقت زیادہ لگ گیا۔ Schomberg وہاں سے بیافو آیا اور ہسپر پاس عبور کر کے گلگت جا نکلا۔ Schomberg نے اپنے اس سفر کی مکمل روداد اپنی کتاب North Karakoram کے باب A Journey in the Mustagh Shaksgam are میں بیان کی ہے۔

ماضی قریب میں فرانس کی ایک سکی ٹیم نے بھی 1986ء میں ایسٹ مستاغ پاس کو عبور کیا تھا۔ نوے کی دہائی میں مشہور تاریخ دان مہم جو سلمان رشید اپنے ایک دوست کے ہمراہ ایسٹ مستاغ پاس کے اوپر پہنچے اور دوسری طرف اُترنے کی بجائے اسی طرف واپس آ گئے۔ ان کے متعلق بہت کوشش کے باوجود مزید کچھ معلومات میسر نہیں ہو سکیں۔ فرانس B.Odier سے Gums Paris کی ایک چھ رکنی ٹیم نے 1990ء میں اشکولی سے بیافو سم گانگ گلیشیئر سے سکم پاس عبور کر کے نوبندے سوبندے گلیشیئر پر آئے پھر ویسٹ مستاغ عبور کر کے Charing گلیشیئر سارپولا گو گلیشیئر پر آئے اور وہاں سے ایسٹ مستاغ پاس کو عبور کیا اور بالتورو پر پہنچے۔ 2004ء میں برطانوی David Hamilton اور Grant Dixon دوسرے چھ ممبرز کے ساتھ ایک لمبے ٹور پر شمشال پہنچے۔ انہوں نے مجموعی طور پر 250 کلومیٹر کے فاصلہ دو مہینے میں طے کیا اور شمشال سے شروع ہونے والا سفر ہوشے میں جا کر ختم ہوا۔ اس سفر میں وہ شمشال پاس براللہ گلیشیئر لُک پے پاس سم گانگ گلیشیئر سکم پاس نوبندے سوبندے گلیشیئر چیرنگ گلیشیئر ویسٹ مستاغ پاس Lakhmo گلیشیئر سارپولا گو گلیشیئر ایسٹ مستاغ پاس مستاغ گلیشیئر بالتورو گلیشیئر Vigne گلیشیئر غونڈ غورو پاس سے ہوشے تک پہنچے اور یہ اب تک کی سب سے بڑی مہم تھی

جس میں David Hamilton ٹیم نے پانچ مشکل اور بڑے پاس ایک ساتھ عبور کر کے ریکارڈ قائم کیا۔
جرمنی سے تعلق رکھنے والے مشہور ٹریکر Michael Beek کا ایک سفر بہت دلچسپ اور حیرت انگیز ہے۔ جولائی 2006ء میں ہونے والے اس سفر کی روداد مائیکل بیک نے جرمن زبان میں لکھی ہے جبکہ اس کا انگریزی ترجمہ بہت سارے میگزینوں میں بھی چھپ چکا ہے۔ مائیکل کے مطابق اس نے اپنی مہم کو شمشال سے شروع کر کے بالتورو میں ختم کیا۔ علی رحمان اس کا گائیڈ تھا اور باقی تمام پورٹرز بھی شمشال سے تھے۔ وہ شمشال پاس سے چکار آئے اور مزید آگے شکسگام دریا تک جا پہنچے اب ٹیم نے دریا کے اس طرف ہی رہتے ہوئے سفر جاری رکھا۔ ٹریک میں شامل ایک پورٹر مہمان خان کے آباؤاجداد میں سے کوئی اس راستے پر آ چکا تھا اور اس کی کہانیاں مہمان خان کو یاد تھیں۔ ایک Chandrikan Wajeen پاس 5155 میٹر عبور کر کے مائیکل مستاغ وادی میں داخل ہوا۔ وہاں انہیں راستہ نہ مل پایا۔ ان کے پاس صرف چار دن کا کھانا باقی تھا اور یہ ممکن نہ تھا کہ واپس شمشال جا سکتے ہیں اس لئے آگے کی طرف ہی مہم جاری رکھنا مجبوری تھی۔ دس دن چلنے کے بعد ایک نیا پاس جس کا نام مہمان خان پاس 4112 میٹر عبور کیا اور سارپو لاگو گلیشیئر کے بالکل قریب جا پہنچے۔ گلیشیئر پر دو دن چلنے کے بعد مستاغ ٹاور کے مغربی رُخ کے نیچے 4625 میٹر کی بلندی پر کیمپ لگایا۔ اگلے دن مائیکل نے مستاغ کے اُلٹے ہاتھ پر واقع Mune پاس 5584 کو عبور کیا۔ پاس پر چڑھنا کچھ آسان تھا جبکہ بالتورو پر اترتے ہوئے قدرے مشکل پیش آئی۔ ایک دو جگہ سے رسی لگانی پڑی اور 150 میٹر کے قریب رسی لگائی گئی۔ مائیکل بیک Mone پاس کو عبور کرنے والا اب تک پہلا اور آخری ٹریکر ہے۔

اروندو بھاشا وادی چوغولنگما کیرولنگما گلیشیئر کے ٹریک اور پاس

سوکھا پاس۔ بلوچو پاس۔ نوشک Uyum پاس 4990 میٹر۔ جمال پاس۔ ستک پاس۔ گانتو پاس 4606 میٹر۔ بھی پاس۔ ہکھول پاس۔ چوغولنگما پاس۔ پولان پاس۔ راکھان پاس۔ 4548 میٹر۔ ہراموش پاس۔

سکردو میں شگر سے اشکولی جائیں تو داسو نام کا ایک قصبہ آتا ہے۔ داسو کے پاس سے دریا کے دوسری طرف ایک وادی نکلتی ہے جسے بھاشا اروندو وادی کہتے ہیں۔ بھاشا وادی کے بالائی حصے میں دو تین بڑے گلیشیئر واقع ہیں جن میں سے مشہور ترین چوغولنگما گلیشیئر ہے۔ چوغولنگما گلیشیئر 44 کلومیٹر لمبا ہے۔ جو اس علاقے بارے جانتے ہیں وہ تو با آسانی سمجھ جائیں گے اور تھوڑا بہت یا بالکل نہیں جانتے ان کی آسانی کے لئے مثال سے واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سکردو سے ہنزہ تک دو راستے ہیں ایک تو دریائے سندھ کے ساتھ سکردو روڈ سے براستہ گلگت اور دوسرا بیافو ہسپر گلیشیئر پر ٹریک کا راستہ ہے۔ ان دو کے علاوہ ایک تیسرا راستہ بھی ہے جو کہ ان دونوں کے بیچ میں متوازی چلتا ہے۔ یہ بھاشا اروندو وادی میں سے گزرتا ہے۔ چوغولنگما گلیشیئر پر سے چند مشکل ترین پاس عبور کر کے ہنزہ جا نکلتا ہے۔ اس راستے سے کچھ پاس بیافو ہسپر اور کچھ پاس نیچے سکردو روڈ پر نکلتے ہیں۔ زیادہ تر پاس 5000 میٹر سے بلند ہیں۔ چند نا قابل عبور ہیں اور چند ایک نہایت مشکل ہیں جو کہ کوہ پیمائی کی بنیادی تربیت کے بعد ہی عبور ہو سکتے ہیں۔ یہ پاس چوغولنگما گلیشیئر کے دائیں بائیں واقع ہیں اور بعض کو ایک میں سے دوسرا راستہ نکلتا ہے۔ ہم شگر روڈ پر داسو سے شروع کریں گے اور بالترتیب تفصیل بیان کرتے ہوئے آگے چلیں گے۔ سب سے پہلے کچھ تاریخی جائزے اور پھر راستوں کی تفصیل ہوگی۔

تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ سکردو اور سکردو کے بالائی علاقے شگر داسو اشکولی میں آنے والا پہلا غیر ملکی H.Falconer تھا جو 1938ء میں سکردو آیا اور سکورو پاس 5043 میٹر عبور کر کے براللہ وادی میں داخل ہوا اور وہاں سے بیورو گلیشیئر تک پہنچا۔ Falconer بیافو گلیشیئر تک پہنچنے والا بھی پہلا غیر ملکی یا یورپین باشندہ تھا۔ جبکہ Falconer سے کچھ پہلے 1835ء میں G.T.Vigne چوغولنگما کے آس پاس کے علاقوں میں آ چکا تھا۔ اس کے بعد 1861ء میں سر گوڈون آسٹن بھی سکردو سے سکورو پاس سے براللہ وادی میں داخل ہوا اور چوغولنگما اور کیرولنگما گلیشیئر کا سروے کیا۔ پھر کیرولنگما سے نوشک پاس 4990 میٹر عبور کر کے بیافو گلیشیئر پر اُترا۔

نوشک پاس کو Uyum پاس بھی کہا جاتا ہے اور بعض کتابوں میں اس کی بلندی 5273 میٹر درج ہے۔ 1892ء میں مارٹن کنووے آیا اس کی ٹیم نے راکاپوشی ہگروٹ اور برپو وادیوں کا سروے کیا۔ پھر نوشک پاس ہسپر پاس اور سکورو پاس کو بھی عبور کیا۔ 03-1902ء میں میاں بیوی Workman چوغولنگما گلیشیئر تک آئے تھے۔ 1939ء میں مشہور ایرک شپٹن بھی چوغولنگما کے علاقے میں کافی وقت گزار چکا تھا۔ 1954ء میں W.Kick اور 1955ء سے ایک جرمن ٹیم بھی چوغولنگما اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آئی اور سروے کیا۔ 1959ء میں برطانیہ اور پاکستان آرمی کی مشترکہ ٹیم چوغولنگما آئی۔ اس میں کیپٹن جاوید اختر کیپٹن عنایت اللہ اور عبدالغنی شامل تھے۔ ٹیم اس علاقے میں سپینٹک کے علاوہ دوسری چھوٹی چوٹیوں کی تفصیلات اکٹھی کر رہی تھی۔ آخر میں برالدو وادی سے اوپر بھاشا اور چوغولنگما گلیشیئر کے پاس اور ٹریک کی کچھ تفصیلات۔

سکورو پاس ٹریک 5090 میٹر

یہ ٹریک شگر وادی سے شروع ہو کر اشکولی کے قریب جا نکلتا ہے۔ شگر سے اشکولی جانے کے لئے پہلے سڑک نہیں ہوتی تھی اور آمد و رفت کے لئے سکورو پاس ہی استعمال ہوتا تھا۔ شیگر سے شمال مشرق کی طرف سکورو لنگما پر چڑھتے ہیں تقریباً دس گھنٹے کی مشکل چڑھائی کے بعد کیمپ سائٹ پر رات گزار کر اگلے دن تین سے چار گھنٹے کی محنت کے بعد سکورو پاس عبور کر کے سکورو پاس گلیشیئر آتا ہے۔ جس کے نیچے تھل برو ک ہے۔ وہاں سے چھ سے سات گھنٹے کی ٹریکنگ کے بعد اشکولی روڈ پر منجوک اور کورپے کے پاس جا نکلتے ہیں۔

ہک مول پاس Hikmol ٹریک

اشکولی روڈ پر اپالی گون کے پاس ڈنگو نام کی ایک بستی ہے۔ ڈنگو سے دریا عبور کر کے دوسری جانب وادی میں داخل ہوں تو یہ وادی ہولنگما وادی کہلاتی ہے۔ اس وادی میں دو گلیشیئر آتے ہیں دائیں طرف والا سوسبن گلیشیئر جو آگے جا کر ایک بڑے پہاڑ کے نیچے تک جاتا ہے۔ آگے کوئی راستہ نہیں ہے لیکن اگر یہ پہاڑ یا اس کے دائیں بائیں کوئی پاس عبور کر لیا جائے تو دوسری طرف سوکھا گلیشیئر و سوکھا پاس نکل سکتے ہیں۔ بائیں طرف والا ہولنگما گلیشیئر ہے جو ہکمول پاس کی طرف جاتا ہے۔ پاس کو عبور کر کے بی سل (Bisil) جا نکلتے ہیں جو اروندو روڈ پر واقع ہے۔ ڈنگو سے ہکمول پاس عبور کر کے بی سل پہنچنے میں تین سے چار دن لگتے ہیں۔

جمال پاس 5250 میٹر ٹریک

اپالی گون سے ہولنگما وادی میں داخل ہو کر دائیں جانب تو آگے جا کر ایک تنگ اور مشکل پاس آتا ہے جو جمال پاس ہے۔ جمال پاس بیافو گلیشیئر پر بیانتھا کے قریب جا کر نکلتا ہے۔

نوشک پاس یا Uyum پاس۔ 4990 میٹر 5273 میٹر ٹریک

اروندو سے چوغولنگما جانے کی بجائے دائیں طرف جائیں تو کیر ولنگما گلیشیئر آتا ہے۔ جس کے آخر میں مشہور تاریخی نوشک پاس واقع ہے۔ نوشک پاس کا ایک دوسرا نام Uyum پاس بھی ہے اور اس کی بلندی 4990 میٹر اور 5273 میٹر بتائی جاتی ہے۔ نوشک پاس کو عبور کریں تو ہسپر گلیشیئر پر جا نکلتے ہیں۔ ہسپر گلیشیئر پر نوشک پاس کے ملنے کا مقام Haigutum گلیشیئر ہے۔ اروندو سے نوشک پاس عبور کر کے ہسپر گلیشیئر تک پہنچنے میں چھ سے سات دن لگ سکتے ہیں۔

بلوچو Baluchu پاس ٹریک

اروندو سے چوغولنگما گلیشیئر پر جائیں تو ہراموش کے لئے جہاں سے بائیں مڑتے ہیں اس سے کچھ پہلے دائیں جانب ایک چھوٹا سا گلیشیئر آ رہا ہے جو بلوچو گلیشیئر ہے۔ یہاں سے بلوچو گلیشیئر پر جائیں تو بلوچو پاس عبور کر کے کیر ولنگما گلیشیئر پر نوشک پاسؒ کے قریب جا نکلتے ہیں۔ اس ٹریک پر چار سے پانچ دن لگتے ہیں۔

چوغولنگما یا پولان پاس ٹریک۔5840 میٹر

چوغولنگما پاس یا پولان پاس۔ یہ ایک ہی پاس ہے یا دو مختلف راستے بھی ہو سکتے ہیں۔ چوغولنگما گلیشیئر پر سیدھے چلتے جائیں تو آخر میں وہ پہاڑی دیوار آجاتی ہے جہاں سے چوغولنگما گلیشیئر شروع ہو رہا ہے۔ اس کے دائیں سپینٹک اور بائیں مالوبتنگ پہاڑ ہیں جبکہ سامنے کے رُخ میں پہاڑی دیوار میں کوئی راستہ نہیں ہے۔ یہ پوری دیوار جسے انگریزی میں Ridge کہہ سکتے ہیں 5600 میٹر سے 6100 میٹر کی اونچائی رکھتی ہے۔ اگر اس دیوار کے کسی حصے سے اسے عبور کرلیا جائے جو کہ ممکن ہے تو دوسری طرف برپو وادی ہے جو نگر میں واقع ہے۔
یہاں دو گلیشیئر ہیں جو اس رخ پر اس پہاڑی دیوار پر آتے ہیں دائیں طرف والا سومیار اور بائیں طرف والا برپو گلیشیئر ہے اور دونوں پر سے ہوتے ہوئے برپو گاؤں سے ہوپر دنگر جا نکلتے ہیں۔ چونکہ یہاں کوئی باقاعدہ پاس نہیں ہے۔ جبکہ یہ دیوار دو تین جگہ سے عبور کی جا سکتی ہے اور چوغولنگما کی مناسبت سے میں نے اس کا نام چوغولنگما پاس لکھا ہے۔ جبکہ اس دیوار سے ایک راستہ عبور بھی کیا جا چکا ہے جسے سب سے پہلے ایک جاپانی ٹیم نے عبور کیا تھا۔ 1976ء میں Yasuhiro کی سربراہی میں جاپانی ٹیم Spantik کو سر کرنے کی کوشش میں مصروف تھی کہ ناکامی پر انہوں نے سپینٹک کو مغربی رُخ سے سر کرنے کے لئے اس پاس کو عبور کیا تھا۔ پھر بعد میں پولینڈ کی ایک ٹیم نے بھی اسے عبور کیا تو اسی مناسبت سے اس کا نام Polan پاس رکھ دیا۔ آپ اسے پولان پاس کہہ سکتے ہیں یا چوغولنگما پاس بھی پکار سکتے ہیں۔ اروندو سے اس راستے پر برپو تک سات سے آٹھ دن لگ سکتے ہیں جس میں دو تین دن پہاڑی دیوار کو سر کرنے کے بھی شامل ہیں۔

ہراموش پاس 4800 میٹر ٹریک

ارونددوادی میں سب سے مشہور ٹریک ہراموش پاس ٹریک ہے۔ ارونددو سے چلتے ہوئے چوغولنگما گلیشیئر پر آتے ہیں وہاں سے بائیں مڑ جائیں تو ہراموش گلیشیئر کی طرف جا نکلتے ہیں۔ جس کے آخر میں 4800 میٹر بلند ہراموش پاس عبور کر کے ہراموش وادی میں اُترتے ہیں۔ کوتوال جھیل اور کوتوال گاؤں سے سکردو روڈ پر سسی پہنچ سکتے ہیں۔ اس ٹریک میں ارونددو سے کوتوال گاؤں تک چھ سے سات دن لگتے ہیں۔

راکھان پاس 4548 میٹر ٹریک

سکردو روڈ پر سسی سے ہراموش جائیں تو ہراموش گاؤں کی بجائے درچھن کے لئے بائیں مڑ جائیں۔ یہ راستہ آگے جا کر راکھان پاس کی طرف جاتا ہے۔ جو دوسری طرف بگروٹ وادی میں جا کر کھلتا ہے۔ راکھان پاس سے بگروٹ وادی کے گاؤں فارفو تک ٹریک ہے جہاں سے گلگت کے لئے جیپ مل جاتی ہے۔ راکھان پاس سے راکاپوشی ہراموش سپینٹک مالو بٹنگ کا منفرد اور خوبصورت ترین نظارہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ سسی سے بگروٹ تک تین سے چار دن کا ٹریک ہے۔

سمبی Simbi پاس ٹریک

ارونددو وادی میں داخل ہوتے ہی چوتران نامی بستی آتی ہے۔ چوتران سے براستہ تھورغو سمبی پاس عبور کر کے واپس شیگر روڈ پر داسو کے قریب جا نکلتے ہیں۔ اس ٹریک پر تین سے چار دن لگتے ہیں۔

گانتو Ganto پاس ٹریک

چوتران سے تھوڑا آگے جائیں تو بے ماسل آتا ہے۔ بے ماسل سے بائیں وادی میں گانتو پاس ہے۔ گانتو پاس عبور کر کے گلگت سکردو روڈ پر چھوٹے سے قصبے داسو میں پہنچ جاتے ہیں۔

ستک Stak پاس ٹریک

گانتو پاس ٹریک میں ایک اور وادی کھلتی ہے۔ ہرنی مل Hernimal سے تورمک نالے کی طرف مڑیں تو آگے ستک پاس آتا ہے۔ یہ پاس عبور کر کے Shuru اور وہاں سے دریائے سندھ پر ستک چوکی پر جا نکلتے ہیں۔ گانتو اور ستک پاس ٹریک پر چوتران سے ستک چوکی تک تقریباً سات سے آٹھ دن لگتے ہیں۔ کبھی گانتو اور ستک پاس ٹریک بھاشا وادی کے ٹریک کہلاتے ہیں۔

بتورہ گلیشیئر ٹریک

بالائی ہنزہ کے علاقے پسو گاؤں کے پیچھے واقع بتورہ گلیشیئر پاکستان کے لمبے ترین گلیشیئر میں سے ایک ہے۔ بتورہ گلیشیئر کے آخر میں بتورہ پیک واقع ہے۔ یہ ٹریک قدرے آسان ہے اور ٹریک سے واپس آنے کے لئے یبز پاس عبور کر کے پسو گلیشیئر کا راستہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے۔

تفصیل:

دن	7 سے 8 دن
کیفیت	مشکل
بلندی	5147 میٹر
موسم	مئی سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

پسو سے یبز بن 3/4 گھنٹے

یبز بن سے لیش پرت 5/6 گھنٹے

لیش پرت سے کوک بل 5/6 گھنٹے

کوک بل سے گوچھم 3/4 گھنٹے

گوچھم سے لیش پرت 5/6 گھنٹے

لیش پرت سے پسو 5/6 گھنٹے

واپسی پر یبز بن سے یبز پاس عبور کر کے پسو گلیشیئر سے پسو اور حسینی جانے کا بھی ایک راستہ ہے۔ جس میں 6 سے 7 گھنٹے لگتے ہیں۔

درتھم پاس ٹریک 5147 میٹر

بتورہ گلیشیئر سے درتھم پاس سے چہ پرسان وادی کے درمیان واقع درتھم پاس کراس کر کے رامنج تک کا سفر۔

تفصیل:

دن	7سے 8دن
کیفیت	مشکل
بلندی	5147 میٹر
موسم	مئی سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

پسو سے یز بن 3/4 گھنٹے
یز بن سے یش پرت 5/6 گھنٹے
یش پرت سے کوک بل 5/6 گھنٹے
کوک بل سے گوچھم۔ بتورہ ویو پوائنٹ 3/4 گھنٹے
کوک بل سے درتھم پاس بیس کیمپ 7/8 گھنٹے
درتھم پاس بیس کیمپ سے درتھم پاس ہائی کیمپ 5/6 گھنٹے
درتھم پاس ہائی کیمپ سے پاس عبور کر کے ہرکیش 8/9 گھنٹے
ہرکیش سے رامنج 4/5 گھنٹے
رامنج سے بذریعہ جیپ سوست آ سکتے ہیں۔

پسو گلیشیئر پٹن داس ٹریک

بالائی ہنزہ گوجال میں بے شمار خوبصورت ٹریک ہیں۔ جن میں سے ایک پسو گلیشیئر کا ٹریک بھی ہے۔ پسو گاؤں کے پیچھے سڑک سے ہی نظر آنے والا بتدریج بلند ہوتا پسو گلیشیئر ہے جس کے آخر میں پسو اور شسپر پہاڑ واقع ہے۔ گلیشیئر پر چلنے کریوس کو عبور کرنے اور ہلکی پھلکی ٹیکنیکل تربیت کے لئے پسو گلیشیئر ٹریک بہترین جگہ ہے۔

تفصیل:

دن	4 سے 5 دن
علاقہ	پسو گلیشیئر
کیفیت	آسان
بلندی	4700 میٹر
موسم	اپریل سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

پسو سے پسوغر 4/5 گھنٹے

پسوغر سے لُزدار 4/5 گھنٹے

لزدار سے پٹن داس 3/4 گھنٹے

پٹن داس سے مولنگ بل 4/5 گھنٹے

مولنگ بل سے پسو گاؤں 4/5 گھنٹے

لُزدار سے واپس جانے کے لئے یبز پاس عبور کر کے پسو گلیشیئر سے بھی پسو کے لئے واپس جا سکتے ہیں۔

گلمت ٹاور شتو بر ٹریک

بالائی ہنزہ میں گلمت سے اوپر ایک نوکیلی چوٹی نظر آتی ہے جس کے ساتھ ایک گلیشیئر بھی ہے۔ اسے گلمت ٹاور کہتے ہیں۔ گلمت ٹاور کے بیس کیمپ تک 4 سے 5 دن کا خوبصورت ٹریک ہے جسے شتو بر ٹریک بھی کہتے ہیں۔

تفصیل:

دن	4 سے 5 دن
علاقہ	گلمت
کیفیت	مشکل
موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

گلمت سے Jerave کیمپ 5/6 گھنٹے

Jerave سے راجہ بل 4/5 گھنٹے

راجہ بل سے بل کش گلمت ٹاور بیس کیمپ 4/5 گھنٹے

بل کش سے شتو بر گلیشیئر 4/5 گھنٹے

شتو بر گلیشیئر سے گلمت گاؤں 5/7 گھنٹے

رش لیک ٹریک 4700 میٹر

ہوپر گلیشیئر سے اوپر واقع رش لیک ٹریک بلاشبہ خوبصورت ترین ٹریک میں شمار ہوتا ہے۔ 4700 میٹر کی بلندی پر واقع رش جھیل کو دنیا میں بلند ترین جھیلوں میں سے ایک کہا جاتا ہے۔ ٹریک خشک اور مشکل ہے۔

تفصیل:

دن	5 سے 7 دن
علاقہ	ہوپر گلیشیئر
کیفیت	آسان
بلندی	4700 میٹر
موسم	اپریل سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

گلگت یا ہنزہ سے ہوپر گاؤں بذریعہ جیپ 4/6 گھنٹے

ہوپر گاؤں سے برپوگرام 4/5 گھنٹے

برپوگرام سے گوشز 7/8 گھنٹے

گوشز سے رش جھیل 4700 میٹر 6/7 گھنٹے

رش جھیل سے پھری 5/6 گھنٹے

پھری سے برپوگرام 3/4 گھنٹے

برپوگرام سے برپوگاؤں 3/4 گھنٹے

برپوگاؤں سے ہنزہ بذریعہ جیپ جاسکتے ہیں

راکاپوشی دیران بیس کیمپ ٹریک

راکاپوشی بیس کیمپ کا ٹریک خوبصورت ترین گاؤں میناپن سے ہو کر گزرتا ہے۔ تین سے چار دن کا یہ ٹریک آسان مگر اس لحاظ سے اہم ہے کہ کم ترین سفر کے بعد گلیشیئر پر چلنے کا تجربہ مل جاتا ہے۔ راکاپوشی اور دیران پیک کا بہترین نظارہ ٹریک کا حاصل سفر ہے۔

تفصیل:

دن	4 سے 5 دن
علاقہ	راکاپوشی
کیفیت	آسان
بلندی	4000 میٹر
موسم	مارچ سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

میناپن گاؤں سے ہپاکن 3/4 گھنٹے

ہپاکن سے تغافری 3/4 گھنٹے

تغافری سے دیران بیس کیمپ اور واپسی تغافری 6/7 گھنٹے

تغافری سے میناپن گاؤں 4/5 گھنٹے

ہراموش پاس اور بیس کیمپ ٹریک

ہراموش اروندو وادی میں واقع خوبصورت پہاڑوں میں سے ایک ہے۔ جس کا ٹریک سکردو سے شروع ہو کر سسی نامی گاؤں میں ختم ہوتا ہے۔ سسی سے اُلٹا شروع کر کے اروندو اور سکردو میں بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔

تفصیل:

دن	8 سے 9 دن
علاقہ	قراقرم ہراموش وادی
کیفیت	مشکل ترین
بلندی	4800 میٹر ہراموش پاس
موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

سکردو سے اروندو جیپ 6/7 گھنٹے

اروندو سے چوغو برانگسا 5/6 گھنٹے

چوغو برانگسا سے بلوچو 4/5 گھنٹے

بلوچو سے لیلیٰ بیس کیمپ 5/6 گھنٹے

لیلیٰ بیس کیمپ سے شیرنگ 6/7 گھنٹے

شیرنگ سے ہراموش پاس کیمپ 6/7 گھنٹے

ہراموش پاس کیمپ سے کوتوال جھیل 9/10 گھنٹے

کوتوال جھیل سے کوتوال گاؤں 4/5 گھنٹے

کوتوال گاؤں سے سسی 4 گھنٹے

برجی پاس ٹریک

دیوسائی کو دنیا کا اونچا اور خوبصورت ترین میدان کہا جاتا ہے۔ جہاں میلوں پھیلے سرسبز میدان دریا اور جھیلیں واقع ہیں۔ بھورا ریچھ کی آماجگاہ بھی دیوسائی ہے۔ دیوسائی سے چند ٹریک بھی نکلتے ہیں۔ جس میں سے ایک برجی لاگلتری ٹریک ہے۔

تفصیل:

دن	5 سے 6 دن
علاقہ	دیوسائی میدان
کیفیت	آسان
بلندی	
موسم	جولائی سے اگست

ٹریک کی تفصیل:

سکردو سے شوسر جھیل بذریعہ جیپ 4/5 گھنٹے

شوسر جھیل سے چوغوچو 4/5 گھنٹے

چوغوچو سے برجی لامیں 4/5 گھنٹے

برجی لامیں سے برجی لا عبور کر کے رگیول فلاص 7/8 گھنٹے

رگیول فلاص سے سکردو 4/5 گھنٹے

راکھان پاس ٹریک 4548 میٹر

Rakhan Pass

سکردو روڈ پر سسی نام کا مشہور گاؤں آتا ہے۔ اس مقام سے اوپر جا کر بائیں طرف راکھان پاس ٹریک آتا ہے جو گھوم کر بگروٹ وادی میں سے ہوتا ہوا بگروٹ دریا کے ساتھ ساتھ گلگت کے قریب جا نکلتا ہے۔ نہایت خوبصورت ٹریک جہاں سے راکاپوشی ہراموش اور سپینٹک پیک کا منفرد نظارہ دیکھنے کو ملتا ہے۔

تفصیل:

دن	3 سے 4 دن
بلندی	راکھان پاس 4518 میٹر
علاقہ	ہراموش بگروٹ وادی
کیفیت	مشکل
موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

سسی سے درچھن 6/7 گھنٹے

درچھن سے راکھان پاس عبور کر کے دار کیمپ 8/9 گھنٹے

دار کیمپ سے چیرا و یا کارفو گاؤں 5/7 گھنٹے

کارفو گاؤں سے بذریعہ جیپ 4/5 گلگت

نلتر دیانتر پاس4636 میٹر ٹریک

نلتر وادی میں نلتر اسومبر پاکھوراپاس کے علاوہ ایک اور خوبصورت دیانتر پاس ٹریک بھی ہے جو نلتر سے شروع ہو کر نلتر کے بلند علاقوں سے ہوتا ہوا چھلت کے مقام پر قراقرم ہائی وے پر واپس آ نکلتا ہے۔

تفصیل:

دن	5سے 6دن
علاقہ	دیانتر وادی
کیفیت	مشکل
بلندی	4636 میٹر اسومبر پاس
موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

گلگت اور ہنزہ سے نلتر بنگلہ بذریعہ جیپ 2 گھنٹے

نلتر بنگلہ سے نلتر جھیل 2/3 گھنٹے

نلتر جھیل سے لوئر شانی 4/5 گھنٹے

لوئر شانی سے دیانتر پاس کیمپ 4/5 گھنٹے

دیانتر پاس کیمپ سے دیانتر پاس عبور کر کے تولی باری 8/9 گھنٹے

تولی باری سے دیانتر گاؤں 5/6 گھنٹے

دیانتر گاؤں سے بذریعہ جیپ گلگت اور ہنزہ جا سکتے ہیں۔

نلتر پاکھوڑا ٹریک

نومل نلتر سے پاکھوڑا پاس عبور کر کے پھنڈر روادی میں جانے والا یہ ٹریک بلاشبہ خوبصورتی کے اعتبار سے لاجواب ہے۔ جس میں سرسبز میدان اور نیلے پانیوں والی جھیلیں اور برف کے راستے ملتے ہیں۔

تفصیل:

دن	6 سے 7 دن
علاقہ	نلتر اور پھنڈر روادی
کیفیت	مشکل
بلندی	نلتر پاس 4600 میٹر
موسم	مئی سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

گلگت سے نلتر بذریعہ جیپ 2 گھنٹے
نلتر سے نلتر جھیل 3 گھنٹے
نلتر جھیل سے لوئر شانی 4/5 گھنٹے
لوئی شانی سے نلتر پاس کیمپ 6/7 گھنٹے
نلتر پاس کیمپ سے نلتر پاس عبور کر کے وادی بورت کیمپ 8/9 گھنٹے
کوری بورت سے پکورہ 7/8 گھنٹے
پکورہ سے بذریعہ جیپ واپس گلگت اور گاکوچ پھنڈر کے راستے چترال بھی جا سکتے ہیں۔

نلتر اسومبر پاس 5098 میٹر ٹریک

نلتر سے یاسین پھنڈر وادی میں جانے کے لئے نلتر پاکھورا ٹریک کے علاوہ ایک اور نلتر اسومبر پاس ٹریک بھی ہے جس کی بلندی 5098 میٹر ہے۔ اس میں پہلے نلتر پاس اور پھر اسومبر پاس عبور کرتے ہیں۔

تفصیل:

دن	9 سے 10 دن		
علاقہ	نلتر پاس وادی،	کیفیت	مشکل
بلندی	5098 میٹر اسومبر،	موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

گلگت اور ہنزہ سے نلتر بذریعہ جیپ 2 گھنٹے

نلتر سے شانی پائن 5/6 گھنٹے

شانی پائن سے نلتر پاس 5/6 گھنٹے

نلتر پاس عبور کر کے خرو بخت 8/9 گھنٹے

خرو بخت سے پاکھورا 5/6 گھنٹے

پاکھورا سے اسومبر گاؤں 5/6 گھنٹے

اسومبر گاؤں سے اسومبر پاس لوئر کیمپ 5/6 گھنٹے

اسومبر پاس 4400 میٹر عبور کر کے شاوران جھیل 8/9 گھنٹے

شاوران جھیل سے شندی یاسین 5/6 گھنٹے

شندی یاسین سے پھنڈر 5/6 گھنٹے

پھنڈر سے بذریعہ جیپ گلگت اور چترال جا سکتے ہیں۔

اشکومن اور پنجی پاس ٹریک

اشکومن وادی میں اسومبر پاس کے علاوہ ایک اور خوبصورت ٹریک ہے جسے اشکومن پاس اور پنجی پاس ٹریک کہتے ہیں۔ اشکومن پاس پر سیاحوں کی بہت کم ٹیمیں جاتی ہیں جبکہ مقامی لوگ اپنے جانور چرانے اشکومن پاس کے قریب واقع وسیع وعریض چراگاہوں تک جاتے رہتے ہیں۔ اشکومن اور پنجی پاس کو عبور کر کے اشکومن سے درکوٹ وادی میں جانکلتے ہیں۔

تفصیل:

دن	3 سے 4 دن
علاقہ	اشکومن اور درکوٹ وادی
کیفیت	مشکل
موسم	جون سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

گلگت سے بذریعہ جیپ اشکومن میں گوتولتی 5/6 گھنٹے
گوتولتی سے دزجا یک 5/6 گھنٹے
دزجا یک سے ہولوجت 4/5 گھنٹے
ہولوجت سے اشکومن پاس عبور کر کے چراگاہ کیمپ 8/9 گھنٹے
ہولوجت سے پنجی پاس عبور کر کے چراگاہ کیمپ 8/9 گھنٹے
چراگاہ کیمپ سے درکوٹ گاؤں 5/6 گھنٹے
درکوٹ گاؤں سے گلگت بذریعہ جیپ 3/4 گھنٹے

کاچھی کھانی پاس ٹریک

کاچھی کھانی پاس سوات سے شندور روڈ کے درمیان واقع ہے۔نہایت خوبصورت ٹریک میں کئی بے شمار نامعلوم جھیلیں نظر آتی ہیں۔

تفصیل:

دن	7سے8دن
علاقہ	سوات اور شندور وادی
کیفیت	مشکل
بلندی	کاچھی کھانی 4766 میٹر
موسم	جون سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

بنگورہ سے کالام اور مہوڈنڈ جھیل بذریعہ جیپ 6/7 گھنٹے

مہوڈنڈ جھیل سے کاچھی کھانی کیمپ/شونز کیمپ 6/8 گھنٹے

کاچھی کھانی کیمپ سے پاس عبور کر کے دوسری طرف بیس کیمپ 6/8 گھنٹے

بیس کیمپ سے بشکار گول 4/5 گھنٹے

بشکار گول سے سورلاسپور 8/9 گھنٹے

سورلاسپور سے جیپ پر گلگت اور چترال جایا جاسکتا ہے۔

دوریلی پاس ٹریک 5030 میٹر

Dadraili Pass

وادی سوات سے شندور گلگت روڈ پر تین اہم ٹریک نکلتے ہیں۔ جس میں سے ایک دوریلی پاس ٹریک ہے۔ یہ کالام میں مہوڈنڈ جھیل سے شروع ہوتا ہے اور دوریلی پاس 5030 میٹر سے ہوتا ہوا شندور روڈ پر ہندرپ میں جانکلتا ہے۔

تفصیل:

دن	7 سے 8 دن				
علاقہ	سوات، شندور،	کیفیت		مشکل	
بلندی	5030 میٹر دوریلی پاس،	موسم		جولائی سے اگست	

ٹریک کی تفصیل:

منگورہ سے کالام بذریعہ جیپ 2/3 گھنٹے

کالام سے جھیل مہوڈنڈ اور جبہ میدان 6/7 گھنٹے

جبہ میدان سے نیلشے میدان 6/7 گھنٹے

نیلشے میدان دوریلی پاس عبور کر کے دوریلی پاس کیمپ 8/10 گھنٹے

دوریلی پاس کیمپ سے اہمش جھیل 4/5 گھنٹے

اہمش جھیل سے ہندرپ جھیل 4/5 گھنٹے

ہندرپ جھیل سے ہندرپ گاؤں اور شندور روڈ 5/6 گھنٹے

ہندرپ گاؤں سے بذریعہ جیپ گلگت اور چترال جاسکتے ہیں

بشکارو پاس ٹریک 4924 میٹر

Bashkaro Pass

وادی سوات میں شندور روڈ تک جانے والا تیسرا مشہور ٹریک بشکارو پاس ٹریک ہے۔ جس کی بلندی 4924 میٹر ہے۔ یہ جھیل مہوڈنڈ سے بشکارو پاس کے اوپر سے گزر کر شندور جھیل کے پاس جا نکلتا ہے۔

تفصیل:

دن	7 سے 8 دن
علاقہ	سوات۔ شندور
کیفیت	مشکل
بلندی	4924 میٹر بشکارو پاس،
موسم	جولائی سے اگست

ٹریک کی تفصیل:

سوات سے کالام اور جھیل مہوڈنڈ بذریعہ جیپ 6/7 گھنٹے
جھیل مہوڈنڈ سے جبہ میدان 6/7 گھنٹے
جبہ میدان سے شنز 5/6 گھنٹے
شنز سے بشکارو پاس عبور کر کے بشکارو پاس کیمپ 8/9 گھنٹے
بشکارو پاس کیمپ سے جھیل کیمپ 4/5 گھنٹے
جھیل کیمپ سے بل کیمپ 4/5 گھنٹے
بل کیمپ سے لینگر گاؤں 5/6 گھنٹے
لینگر گاؤں سے بذریعہ جیپ گلگت اور چترال جا سکتے ہیں

تھوی اور شاہ جینالی پاس 4500 میٹر ٹریک

گلگت اور چترال کو ملانے والا یہ تھوی اور شاہ جینالی پاس بہت کم لوگوں کی توجہ حاصل کر سکا ہے۔ حالانکہ آسان اور خوبصورتی میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ تھوی وادی سے شروع ہو کر یہ ٹریک یاسین وادی میں ختم ہوتا ہے۔

تفصیل:

دن	10 سے 12 دن		
علاقہ	تھوی اور یاسین وادی،	کیفیت	آسان
بلندی	4500 میٹر تھوی پاس،	موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

چترال سے Rug کیمپ 4/5 گھنٹے

Rug کیمپ سے درشال 4/5 گھنٹے

درشال سے جینالی گھری 4/5 گھنٹے

جینالی گھری سے اش پرو 4/5 گھنٹے

اش پرو سے لیش کست 4/5 گھنٹے

لیش کست سے واشم 4/5 گھنٹے

واشم سے گولیشی 4/5 گھنٹے

گولیشی سے گول پی گول 4/5 گھنٹے

گول پی گول سے تھوی پاس عبور کر کے تھوی کیمپ 7/8 گھنٹے

تھوی کیمپ سے Ramach کیمپ 5/6 گھنٹے

Ramach کیمپ سے نالتھی 4/5 گھنٹے

نالتھی سے گلگت بذریعہ جیپ جا سکتے ہیں۔

چمار خان نزبار پاس 5008 میٹر اور
زاغر پاس 4977 میٹر، ہرچن پاس ٹریک

یاسین وادی سے مستوج کے درمیان چار پاس ہیں جو چمار خان پاس، نزبار پاس 5008 میٹر، زاغر پاس 4977 میٹر اور ہرچن پاس ہیں۔ ان میں سے نزبار اور زاغر پاس مستوج جبکہ چمار خان پاس نیچے شندور روڈ پر جانکلتا ہے۔ ہرچن پاس مستوج کی بالائی وادی سے شروع ہوکر مستوج میں ہی ہرچن گاؤں میں ختم ہوتا ہے۔ یہ تمام پاس مختلف راستوں سے ایک ہی بار میں یا علیحدہ علیحدہ بھی کئے جاسکتے ہیں۔ ان پر معلومات بہت کم دستیاب ہیں اس لئے ٹریک پر جانے سے پہلے مقامی حضرات سے رابطہ کرنا ضروری ہے۔

تفصیل:

دن	
بلندی	نزبار پاس 5008 میٹر اور زاغر پاس 4977 میٹر
کیفیت	مشکل
علاقہ	یاسین اور مستوج وادی
موسم	جون سے ستمبر

نزبار پاس ٹریک کی تفصیل:

گلگت سے گوپس اور یاسین نزبار دہ گاؤں بذریعہ جیپ گھنٹے
نزبار دہ گاؤں سے شوکان کلو میٹر گھنٹے
شوکان سے نزبار پاس عبور کر کے ہارنگل شل کلو میٹر گھنٹے
ہارنگل شل سے دے دی روشا سے باہو شترو دریا سے بائیں طرف گلگت شندور روڈ پر شمران کے پاس

جا نکلتے ہیں۔

زاغر پاس ٹریک کی تفصیل:

ہارنگل شل سے زاغر پاس کیمپ گھنٹے

زاغر پاس کیمپ سے زاغر پاس عبور کر کے چمار خان دریا کیمپ گھنٹے

چمار خان دریا کیمپ سے مالو اور حیلی گاؤں گھنٹے

حیلی گاؤں سے بذریعہ جیپ مستوج اور چترال جا سکتے ہیں۔

چمار خان پاس ٹریک کی تفصیل:

چمار خان دریا کیمپ سے چمار خان پاس کیمپ گھنٹے

چمار خان کیمپ سے چمار خان پاس عبور کر کے برسات گاؤں

برسات گاؤں سے بذریعہ جیپ مستوج اور چترال جا سکتے ہیں۔

ہرچن پاس ٹریک کی تفصیل:

چمار خان پاس سے اُترتے ہی دائیں جانب ایک وادی ہے جو ہرچن پاس کی طرف جاتی ہے۔ یہاں سے ہرچن پاس عبور کر کے ہرچن گاؤں پہنچ سکتے ہیں۔ ہرچن پاس بہت زیادہ عمودی چڑھائی والا پاس ہے اور اس بارے زیادہ معلومات بھی دستیاب نہیں ہیں۔

ترچ میر بیس کیمپ ٹریک

ترچ میر بیس کیمپ ہندوکش کے خوبصورت ٹریک میں سے ایک ہے جو کہ چترال کے ذانی پاس کے قریب سے شروع ہوتا ہے۔ اس ٹریک میں نوشاق استوروٹل اور ترچ میر کی چوٹیوں کا نظارہ کرتے ہیں۔

تفصیل:

دن	7 سے 9 دن
علاقہ	ہندوکش چترال
کیفیت	مشکل
بلندی	
موسم	مئی سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

چترال سے جیپ پر ذاتی پاس کیمپ 6 گھنٹے
ذانی پاس کیمپ سے شاہ گروم 3/4 گھنٹے
شاہ گروم سے شی نہک 5/6 گھنٹے
شی نہک سے شوگر باسم 6/7 گھنٹے
شوگر باسم سے ترچ میر بیس کیمپ 6/7 گھنٹے
شوگر باسم سے واپس چترال 3 سے 4 دن میں باآسانی پہنچا جاسکتا ہے۔

اویر پاس 4337 میٹر ترچ میر ٹریک

چترال کی ترچ میر وادی میں اویر پاس نام کا ایک خوبصورت ٹریک ہے جو بہت زیادہ مشہور نہیں ہے۔ مگر ترچ میر اور ملحقہ چوٹیاں کا لاجواب نظارہ دیتا ہے۔ اس ٹریک میں اویر پاس 4335 میٹر سب سے اونچا مقام آتا ہے۔

تفصیل:

دن	4 سے 5 دن
علاقہ	ترچ میر
کیفیت	مشکل
بلندی	اویر پاس 4337 میٹر
موسم	مئی سے اکتوبر

ٹریک کی تفصیل:

چترال سے بذریعہ جیپ سوسم گاؤں 2/3 گھنٹے
سوسم گاؤں سے کیار میدان 3/4 گھنٹے
کیار میدان سے اویر پاس عبور کر کے اویر پاس کیمپ 6/7 گھنٹے
اویر پاس کیمپ سے برم 5/6 گھنٹے
برم سے پرپیش گاؤں 4/5 گھنٹے
پرپیش گاؤں سے بذریعہ جیپ چترال 3/4 گھنٹے

کرومبر جھیل درکوٹ پاس چیلنجی پاس ٹریک

چترال سے اوپر مشہور وادی بروغل ہے۔ جو مجموعی طور پر واخان کوریڈور کے نام سے مشہور ہے۔ اس وادی میں سب سے خوبصورت جگہ کرومبر جھیل ہے۔ جس کی خوبصورتی اسے دنیا کی خوبصورت ترین جھیلوں میں شمار کرتی ہے۔ مستوج سے ذرا آگے سے شروع ہونے والا ٹریک تین چار ٹریک کا مجموعہ ہے جو کہ علیحدہ علیحدہ کرنا بھی ممکن ہیں۔ ان میں کرومبر جھیل، درکوٹ پاس، وادی سونچ اور چیلنجی پاس سے چہ پرسان وادی تک آنے کا راستہ شامل ہے۔ اس ٹریک کی خوبصورتی یہ ہے کہ اسے مستوج یا چہ پرسان کہیں سے بھی شروع یا ختم کیا جاسکتا ہے۔ جب کہ راستے میں درکوٹ پاس سوختر آباد میں بھی واپس نکل سکتے ہیں۔

تفصیل:

دن	
علاقہ	وادی بروغل، ہندوکش اور قراقرم
کیفیت	مشکل ترین
بلندی	درکوٹ پاس 4800 میٹر چیلنجی 5291 میٹر
موسم	جون سے ستمبر

ٹریک کی تفصیل:

چترال سے مستوج بذریعہ جیپ 5/6 گھنٹے

مستوج سے کش مانجا جیپ 9/10 گھنٹے

کش مانجا سے چکار 4/5 گھنٹے

چکار سے درکوٹ پاس کا ٹریک ہے جو کہ دو دن میں درکوٹ گاؤں جاتا ہے۔

چکار سے درکوٹ پاس کیمپ 6/7 گھنٹے

درکوٹ کیمپ سے درکوٹ پاس عبور کر کے درکوٹ گاؤں 10 / 11 گھنٹے

چکار سے اشکرواز 3 / 4 گھنٹے

اشکرواز سے شورشیر 8 / 9 گھنٹے

شورشیر سے ایک راستہ بذریعہ زندی کرم گلیشیئر سے درکوٹ پاس جاتا ہے جس پر دو دن میں پاس عبور کر کے درکوٹ گاؤں جا سکتے ہیں۔

شورشیر سے کرومبر جھیل 6 / 7 گھنٹے

کرومبر جھیل سے سونج 4 / 5 گھنٹے

سونج سے سوختر آباد 6 / 7 گھنٹے

یہاں سے ایک راستہ سیدھا چیلینجی پاس اور دوسرا نیچے چنی ہوئی گلیشیئر سے اشکومن وادی میں ختم ہو جاتا ہے۔

سوختر آباد سے ورگوتھ 4 / 6 گھنٹے

ورگوتھ سے مترم داس 7 / 8 گھنٹے

مترم داس سے اشکومن گاؤں 3 / 4 گھنٹے

اشکومن سے گلگت بذریعہ جیپ 3 / 4 گھنٹے

سوختر آباد سے چیلینجی پاس کیمپ 5 / 6 گھنٹے

چیلینجی پاس کیمپ سے چیلینجی پاس عبور کر کے بوالتر 10 / 11 گھنٹے

بوالتر سے باباغنڈی گاؤں 3 / 4 گھنٹے

باباغنڈی گاؤں سے سوست بذریعہ جیپ 4 / 5 گھنٹے

گلیشیئرز

Glaciers

دنیا میں نارتھ اور ساؤتھ پول (North & South Pole) کے بعد سب سے زیادہ تعداد میں گلیشیئرز (Glaciers) پاکستان میں پائے جاتے ہیں۔ یہ گلیشیئرز قراقرم، ہمالیہ اور ہندوکش پہاڑی سلسلے میں واقع ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں تقریباً 5218 گلیشیئرز ہیں۔ جن کا کل رقبہ 15040 پندرہ ہزار مربع کلومیٹر بنتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تقریباً 2420 برفیلی جھیلیں Glacial Lakes بھی ہیں۔ قراقرم سلسلہ دنیا کا عظیم ترین سلسلہ ہونے کے ساتھ ساتھ گلیشیئرز کے حوالے سے بھی منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ قراقرم کے کل رقبے کا تقریباً 37 فیصد گلیشیئرز پر مشتمل ہے۔

یہ تمام گلیشیئرز پاکستان کے پہاڑی اور میدانی علاقوں میں واقع چھوٹے بڑے 60 دریاؤں کا منبع اور پانی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ ان گلیشیئرز سے دریاؤں میں آنے والا پانی پاکستان کی معیشت، زراعت اور لوگوں کی زندگی کا نشان ہے۔ ان گلیشیئرز کے پانی کے بغیر پاکستان جیسے ایک بڑی آبادی والے ملک کے لئے اپنا وجود باقی رکھنا ناممکن نظر آتا ہے۔

یہ گلیشیئرز پاکستان اور ہمسایہ ممالک کی آب وہوا اور موسم پر اثر انداز ہونے کا اہم ذریعہ بھی ہیں۔ ایک تحقیقاتی ٹیم کے مطابق یہ گلیشیئرز تیزی سے سکڑتے جارہے ہیں اور ان کا رقبہ ہر 10 سال میں 40 سے 60 میٹر کم ہوتا جارہا ہے۔ جو مستقبل میں اس خطے میں پانی کی کمی اور موسم کی شدت میں اضافے کا سبب بنتے جارہے ہیں اور گلوبل وارمنگ Global Warming کے لئے ایک سنگین خطرے کا نشان بھی ہے۔

چند ایک لمبے اور مشہور گلیشیئرز کا مختصر اتعارف کے بعد آخر میں ایک لسٹ میں گلیشیئرز کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

سیاچن گلیشیئر

Siachen Glacier

پولر ریجن Poler Region کے بعد دنیا کا دوسرا لمبا گلیشیئر ہے۔ 76 کلومیٹر لمبا اور تقریباً 5 کلومیٹر چوڑا یہ گلیشیئر 700 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ قراقرم پہاڑی سلسلے کے انتہائی مشرقی حصہ میں واقع یہ گلیشیئر دنیا کے ان چند حصوں میں گنا جاتا ہے جہاں سالانہ 100 سینٹی میٹر یا 35 پینتیس فٹ تک برف پڑتی ہے اور درجہ حرارت منفی پچاس درجہ سے بھی نیچے گر جاتا ہے۔

بلتی زبان کے لفظ سیاہ Sia کا مطلب "گلاب کا پھول" Rose ہے یعنی سیاچن Siachen گلاب کے پھولوں کا مسکن کے معانی میں ہے۔

تقسیم ہند کے بعد سے ہی دنیا اور پاکستان کے نقشوں میں سیاچن گلیشیئر کو پاکستان کا حصہ دکھایا اور مانا جا رہا ہے۔ مگر مارچ 1984ء میں بھارتی فوج نے اس کو متنازعہ علاقہ قرار دے کر کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا اور بعد میں پاکستان نے بھی گلیشیئر پر اپنی فوجیں اتار دیں۔ یوں سیاچن گلیشیئر دنیا کا بلند ترین میدان جنگ بھی کہلاتا ہے۔ جہاں دونوں طرف کے فوجی گولیوں سے زیادہ موسم کی شدت اور برف سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ فوجوں کی موجودگی، بھارتی اسلحے کی نقل و حرکت کی وجہ سے تقریباً سالانہ 110 میٹر کے حساب سے پگھل رہا ہے اور 2035ء تک اپنے رقبے کے پانچویں حصے سے محروم ہو چکا ہوگا۔

بیافو گلیشیئر 67 کلومیٹر

Biafo Glacier

پاکستان کا دوسرا لمبا ترین گلیشیئر بیافو ہے۔ جس کی لمبائی 67 کلومیٹر ہے۔ بیافو گلیشیئر کے دوسرے کنارے پر واقع Snow Lake سنو لیک برف سے ڈھکی ہوئی دنیا کی بلند ترین منجمد جھیلوں میں شمار ہوتی ہے۔ 116 مربع کلومیٹر رقبہ پر پھیلی ہوئی یہ جھیل تقریباً 16 کلومیٹر چوڑی اور ڈیڑھ کلومیٹر گہری ہے۔ بیافو گلیشیئر اپنے ہمسایہ گلیشیئر ہسپر Hisper کے ساتھ مل کر دنیا کا لمبا ترین ٹریک تشکیل دیتا ہے۔ جو تقریباً 122 کلومیٹر لمبائی میں بنتا ہے۔ بیافو گلیشیئر چھوٹے چھوٹے بے شمار گلیشیئرز کا منبع بھی ہے۔

بالتورو گلیشیئر 63 کلومیٹر

Baltoro Glacier

دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی K-2 کے قریب واقع بالتورو گلیشیئر تقریباً 63 کلومیٹر لمبا ہے اور دنیا بھر کے کوہ پیماؤں اور ٹریکرز کی جنت کہلاتا ہے۔ جو کہ 8000 میٹر سے بلند دنیا کی چار چوٹیوں لاتعداد مشہور اور خطرناک چوٹیوں کی آماجگاہ ہے۔ بالتورو گلیشیئر قراقرم کے بالتورو مستاغ کے علاقے میں واقع ہے۔ بالتورو کے انتہائی جنوبی کنارے پر دنیا کی دوسری اونچی چوٹی کے ٹو واقع ہے۔ کے ٹو سے آنے والا گوڈون آسٹن گلیشیئر Godwin Austin Glacier کنکورڈیا Concordia کے مقام پر بالتورو گلیشیئر سے آکر ملتا ہے۔

بتورہ گلیشیئر 57 کلومیٹر

Batura Glacier

پاکستان کا تیسرا لمبا گلیشیئر بتورہ ہے۔ یہ ہنزہ کے علاقے پسو Passu میں واقع ہے۔ بتورہ 57 کلومیٹر لمبا اور تقریباً 600 مربع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس گلیشیئر کی مشہور ترین چوٹیوں میں سے ایک بتورہ پیک ہے۔

ہسپر گلیشیئر 53 کلومیٹر

Hisper Glacier

قراقرم میں واقع ہسپر گلیشیئر تقریباً 53 کلومیٹر لمبا ہے اور سنولیک Snow Lake کے مقام پر ہسپر پاس Hisper Pass پر بیافو گلیشیئر کے ساتھ آ کر ملتا ہے یہ گلیشیئر نگر اور ہنزہ کو سکردو اور لداخ سے بھی ملاتا ہے اور زمانہ قدیم میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ ہسپر گلیشیئر میں بھی بہت ساری 7500 میٹر سے بلند چوٹیاں واقع ہیں۔ ہسپر گاؤں سے شروع ہونے والا ہسپر گلیشیئر تقریباً 620 مربع کلومیٹر کے علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔

NO	Name of Glaciers / Location		NO	Name of Glaciers / Location	
1	Siachen Glacier	71 KM	2	Baloro Glacier	65 KM
3	Bifo Glacier	62 KM	4	Batura Glacier	56 KM
5	Hisper Glacier	49 KM	6	Chongo Lungma Glacier	44 KM
7	Panmah Glacier	42 KM	8	Yaqghil Glacier	38 KM
9	Khurdupin & Yukshin Garden	37 KM	10	Braldu Glacier	36 KM
11	Barpu Glacier	33 KM	12	Virjerab Glacier	31 KM
13	Mohmil Glacier	26 KM	14	Gasherbrum Glacier	25 KM
15	Malangutti Glacier	22 KM	16	Apsarasas Glacier	
17	Agosht Bar Glacier Thui area		18	Airi Glacier Nanga Parbat area	
19	Anoshah Glacier East Hindukush area		20	Alling Glacier Saltoro area	
21	Ano Glacier Hindukush area		22	Atrak North and South Glacier Hindukush	
23	Alchori Glacier Hisper area		24	Abruzzi Glacier K2 area	
25	Barum Bar Glacier Thui area		26	Barum North South Glacier Tirich Mir area	
27	Biale Glacier Baltoro Glacier area		28	Biyo Glacier Hindukush area	
29	Biange Glacier Baltoro Glacier area		30	Bad Swat Glacier Batura area	
31	Bolum Glacier Baltoro Glacier area		32	Baj Gaz Glacier Batura area	
33	Broad Glacier Baltoro Glacier area		34	Baintha Lurpur Glacier Panmah area	
35	Bazhin Glacier Nanga Parbat area		36	Bagrot Glacier Rakaposhi area	
37	Bulder Glacier Nanga Parbat area		38	Baskai Glacier Rakaposhi area	
39	Batowaraho Glacier Saltoro area		40	Bursten Glacier Saltoro area	
41	Biarchedi Glacier Baltoro Glacier area		42	Baskai Glacier Haramosh area	
43	Bilafond Glacier Saltoro area		44	Burche Glacier Haramosh area	
45	Biantha Lurpur Glacier Panmah area		46	Baltar Glacier Hunza Gulmit area	
47	Barpu Glacier Hunza Gulmit area		48	Choktoi Glacier Panmah area	
49	Charakhusa Glacier Saltoro area		50	Chumik Glacier Saltoro área	
51	Chagaran Glacier Baltoro Glacier area		52	Charakuse Glacier Saltoro area	
53	Chaintar Glacier Thui area		54	Chumik Glacier Siachen area	
55	Chhatiboi Glacier Thui area		56	Chagran Glacier Baltoro area	
57	Chongtar Glacier Baltoro area		58	Chingkang Glacier Baltoro area	
59	Charn Glacier Hindukush area		60	Chiring Glacier Baltoro area	

61	Dong Dong Glacier Saltoro area	62	Darban Glacier Hindukush area
63	Darban Glacier Hindukush	64	Dre Glacier Baltoro area
65	Dum Sum Glacier Saltoro area	66	Drenmang Glacier Baltoro area
67	Diamir Glacier Nanga Parbat area	68	Dunge Glacier Baltoro area
69	Dir Gol Glacier Tirich Mir area	70	Diran Glacier Chiantar area
71	East Haramosh Glacier	72	Ghalnsa Glacier Thui area
73	Garumber Glacier Rakaposhi area	74	Gordogan Glacier Buni Zom area
75	Ghulkin Glacier Batura area	76	Gazin Glacier Thui area
77	Gulmit Glacier Batura area	78	Gyang Glacier Siachen area
79	Gasherbrum South North Glacier Baltoro area	80	Grachma Glacier Saltoro area
81	Garmush Glacier Chiantar area	82	Godwin Austin Glacier
83	Goshanel Glacier Tirich Mir area	84	Gondogoro Glacier
85	Golan Glacier Hindukush area	86	Gham Glacier Tirich Mir area
87	Hasanabad Glacier Batura area	88	Hinarchi Glacier Diran Peak areaa
89	Hushko Glacier Hindukush area	90	Honoboro Glacier Saltoro area
91	Hussaini Glacier	92	Hoh Lungma Glacier Panmah area
93	Hainablak Glacier	94	Hinarche Glacier Rakaposhi area
95	Haramosh Glacier	96	Hanbaro Glacier Saltoro area
97	Ishporili Glacier Hindukush area	98	Ishkapal Glacier Rakaposhi area
99	Jalhari Glacier Nanga Parbat area	100	Khachhi Khani Glacier Hindukush area
101	Kakuay Glacier Batura Mustagh	102	Khusrao east west Glacier Hindukush area
103	Khal Khal Glacier Baltoro Mustagh	104	Kach Glacier East Hindukush area
105	Khotia Lungma Glacier Haramosh area	106	Kerun Bar Glacier Thui area
107	Kunti Rakaposhi area	108	Kondus Glacier Saltoro area
109	Kunyang Glacier Hispar Glacier area	110	Khorabohrt Glacier Buni Zom area
111	Kaberi Glacier Saltoro area	112	Kero Lungma Glacier Panmah area
113	Kondus Glacier Saltoro area	114	Kyagar Glacier Siachen area
115	K 12 Glacier Saltoro area	116	Koyo Glacier Thui area
117	Karun Glacier Hunza Gulmit area	118	Kotalkash Glacier Thui area
119	Khani Nasa Glacier Hisper area	120	Kakuar Glacier Batura area
121	Kerengi Glacier Batura area	122	Kuk Ki Jadd Glacier Batura area
123	Kozyaz Glacier Batura area	124	Liligo Glacier Baltoro Mustagh
125	Lachil Glacier Saltoro area	126	Lungka Glacier Baltoro Mustagh
127	Lutoshalo Glacier Buni Zom area	128	Lolofond Glacier Saltoro area
129	Lekhar Glacier Baltoro area	130	Lupghar Yaz Glacier Hunza Gulmit area
131	Lhungka Glacier Baltoro area	132	Lonak Glacier
133	Lono Glacier Hindukush area	134	Mazeno Glacier Nanga Parbat area

135	Mitar Glacier	136	Mutri Chili Glacier Hindukush area
137	Miragram gol Glacier Thui area	138	Mushk Bar Glacier Thui area
139	Mitzhurian Glacier Thui area	140	Mani Glacier Haramosh area
141	Mandu Glacier Baltoro area	142	Manipin Glacier Haramosh area
143	Matkesh Glacier Thui area	144	Makrong Glacier Hispar Glacier area
145	Muchichul Glacier Batura area	146	Mitre Glacier Baltoro Mustagh
147	Momhil Glacier Hisper area	148	Momhil Glacier Hunza Gulmit area
149	Madit Glacier Thui area	150	Manali Glacier Hindukush area
151	Nohbiaz non Glacier Hindukush area	152	Nobande Sobande Glacier Hispar area
153	Niroghi Glacier Hindukush area	154	Nangmah Glacier Saltoro area
155	Nurikho Glacier Hindukush area	156	Noroghikan Glacier East Hindukush area
157	Nakpo West Glacier Baltoro area	158	Ochhili Glacier East Hindukush area
159	Pharosang Glacier Panmah area	160	Pumari Glacier Hispar Glacier area
161	Patro Glacier Nanga Parbat area	162	Panmah Glacier
163	Pechus Glacier Thui area	164	Passu Glacier
165	Pananillo Glacier Thui area	166	Palichar Glacier Haramosh area
167	Peahin Glacier Chiantar area	168	Pisan Glacier Haramosh area
169	Phur Nisini Glacier East Hindukush area	170	P 36 Glacier Saltoro area
171	Praqpa Glacier Baltoro area	172	Phargam Glacier Buni Zom area
173	Phuparash Glacier Rakaposhi area	174	Qalandar Gum Glacier Thui area
175	Rupal Glacier	176	Rosg Gol Glacier
177	Remendok Glacier Haramosh area	178	Raikot Glacier Nanga Parbat area
179	Rimo Glacier Siachen area	180	Rimo South Glacier Siachen area
181	Rimo Central Glacier Siachen area	182	Rimo North Glacier Siachen area
183	Rishi Glacier Thui area	184	Rinzho Glacier Hindukush area
185	Reshun Glacier Buni Zom area	186	Rishun Glacier Hindukush area
187	Salili Glacier Haramosh area	188	Sherpi Gang Glacier Saltoro area
189	Sarpo Laggo Glacier	190	Shachiokuh Glacier Hindukush area
191	Shaigri Glacier	192	Sohnyoan Glacier Hindukush area
193	Shandar Glacier	194	Shiak Glacier Hindukush area
195	Shani Glacier	196	Soblang Lurpor Glacier Panmah area
197	Shireen Maidan Glacier	198	Sagan Glacier Baltoro area
199	Shishpar Glacier	200	Staghar Glacier Baltoro area
201	Shuijerab Glacier	202	Singhi Glacier Saltoro area
203	Shutwerth Glacier	204	Solu Glacier Hisper area
205	Silkiang Glacier	206	Suddle Glacier Batura area
207	Sini Glacier	208	Shelkar Chorten Glacier Siachen area
209	Siru Glacier	210	Sachen Glacier Nanga Parbat area

211	Skora La Glacier	212	Siru Glacier East Hindukush area
213	Sokha Glacier	214	Shetor Glacier Thui area
215	South Barum Glacier	216	Sot Maro Glacier Batura area
217	Sovoia Glacier	218	Sumayar Bar Glacier
219	Stokpa Lungma Glacier	220	Sim Gang Glacier Hispar Glacier area
221	Teram Shehr Glacier Siachen area	222	Terong North Glacier Siachen area
223	Trinity Glacier Saltoro area	224	Terong South Glacier Siachen area
225	Tarashing Glacier	226	Tirich Lower Glacier Tirich Mir area
227	Thalo Glacier	228	Toltar Glacier Batura area
229	Thui Glacier	230	Tsilbu Glacier Panmah area
231	Toltar Glacier	232	Thui Glacier Thui area
233	Toshain Glacier	234	Thalo Glacier Hindukush area
235	Trango Glacier	236	Tirich Upper,Glacier
237	Trivor Glacier	238	Trivor Glacier Hunza Gulmit area
239	Tsarak Tsa Glacier	240 .	Udren Glacier
241	Uzun Brakk Glacier Panmah area	242	Uli Biaho Glacier
243	Udren Glacier	244	Ultar Glacier
245	Uli Biaho Glacier Baltoro area	246	Vigne Glacier
247	Wyeen Glacier	248	West Vigne Glacier
249	Wimlasht Glacier Thui area	250	Yazghill Glacier
251	Yengutz Har Glacier Rakaposhi area	252	Yishkuk Glacier
253	Yermanendu Glacier Baltoro area	254	Yukshgoz Glacier
255	Yermanendu Glacier	256	Yakshin Gardaan Glacier Hispar area
257	Yatmaru Glacier Hispar Glacier area	258	Yazghil Glacier Hispar Glacier area
259	Zindikharam Glacier	260	Zhang Tek Glacier Thui area
261	Zhegi Glacier Hindukush area		

الپائن کلب آف پاکستان کا تعارف

(جنرل قمر علی مرزا)

الپائن کلب آف پاکستان کی رسمی بنیاد 1974ء میں ڈالی گئی۔ ستمبر 1978ء میں اسے ایک پرائیویٹ تنظیم کے طور پر باقاعدہ رجسٹر کروایا گیا۔ اگلے سال کلب کو بین الاقوامی تنظیم برائے کوہ پیمائی یو۔ آئی۔ اے کی ممبرشپ ملی۔ الپائن کلب پاکستان سپورٹس بورڈ کا بھی ممبر ہے۔ کلب کے سترہ بانی ممبر تھے جنہوں نے تنظیم کے آئین پر دستخط کئے تھے۔ کلب کے عہدہ داروں کے ہر سال باقاعدہ انتخاب ہوتے ہیں۔ اس کی کونسل میں صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور پانچ منتخب ممبر شامل ہوتے ہیں۔ آئین میں کلب کے مقاصد بہ تفصیل موجود ہیں۔ ان میں سے چند اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ ملک میں کوہ پیمائی کو فروغ دینا

☆ نوجوانوں کو کوہ پیمائی کی طرف راغب کرنا اور اس سلسلے میں انہیں ہر ممکن مدد دینا

☆ کوہ پیمائی کی تربیت کا اہتمام کرنا اور تربیت یافتہ نوجوانوں میں اسناد اور انعامات تقسیم کرنا

☆ ملک میں کوہ پیمائی کا ریکارڈ رکھنا

☆ غیر ملکی کوہ پیمائی اور کوہ پیماؤں کے ساتھ رابطہ قائم رکھنا

☆ ملک میں اس قسم کی ذیلی تنظیموں کا الحاق

☆ مناسب ذرائع سے کلب کے لئے فنڈز جمع کرنا

کھیلوں کی کسی بھی تنظیم کو کامیاب بنانے میں چند بنیادی شرائط ہیں۔ بے لوث اور بے غرض لوگ جنہیں صحیح معنوں میں کھیل سے دلچسپی ہو اور اس کے فروغ کے لئے اپنا وقت دے سکیں۔ قواعد وضوابط کا احترام، کھلاڑیوں کی عملی طور پر حوصلہ افزائی، حکومت کی طرف سے رہنمائی، تعاون اور مالی امداد اور دیگر سہولتیں فراہم کرنا۔ ان بنیادی شرائط میں کسی ایک کی کمی واقع ہو جائے تو خاطر خواہ نتائج کی توقع رکھنا، عبث ہے۔ کوہ پیمائی کو

ہمارے ملک میں وہ پذیرائی میسر نہیں ہے جو بعض دیگر کھیلوں کا طرہ امتیاز ہے۔اس صورت حال کی کئی ایک وجوہات ہیں۔عام لوگوں کو اس سے واسطہ نہیں پڑتا۔وہ براہ راست اسے دیکھ نہیں سکتے۔اس میں ان کی بالواسطہ یا بلاواسطہ شمولیت بھی ممکن نہیں ہو سکتی۔اس کا ساز و سامان مہنگا ہے اور ملک میں دستیاب نہیں ہے۔یہ بھی عام تاثر ہے کہ یہ انتہائی خطرناک کھیل ہے اور اس میں حادثات کے امکانات زیادہ ہیں۔یہ باتیں اپنی جگہ وزن رکھتی ہیں۔لیکن اس کھیل کے متعلق اکثر خدشات لاعلمی پر مبنی ہیں۔

پہاڑی علاقوں میں سیاحت کی غرض سے کوہ نوردی مقصود ہو تو اس کے لئے کچھ بنیادی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔تاکہ بلندی پر جا کر تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے لیکن کوہ پیمائی کے لئے تو ابتدائی تربیت نہایت ضروری ہے۔ہمارے ملک میں ایسی درسگاہیں موجود نہیں ہیں جہاں ہمہ وقت صارف موجود ہو۔رہائش اور ٹریننگ کا خاطر خواہ انتظام ہو۔ہر قسم کا ساز و سامان اور ٹرانسپورٹ وغیرہ مہیا ہوں۔ایسی تربیت گاہ کے لئے کئی سال سے معاملہ زیرغور ہے۔لیکن ایک نہ ایک رکاوٹ سدراہ بنتی رہی ہے۔فائلوں کے پیٹ بھرتے رہے ہیں لیکن ابھی تک اس سمت کامیابی نہیں ہو سکی۔اللہ کے فضل سے مالی وسائل کی تو بظاہر کوئی کمی نہیں ہے کھیل کی اہمیت کے ادراک کی البتہ کمی ضرور ہے۔تگ و دو جاری ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ آخرکار اس اہم مسئلہ کو حل کر لیا جائے گا۔اس سے یہ مطلب نہ اخذ کیا جانا چاہئے کہ نوجوانوں کی تربیت کی سہولتیں سرے سے ناپید ہیں۔ایسی درس گاہ کے کچھ بنیادی تقاضے ہیں۔آمدورفت کی سہولت ہو۔ٹریننگ کے لئے مختلف قسم کے قدرتی عوامل دستیاب ہوں۔مثلاً برفانی چوٹیاں، گلیشیرز، چٹانیں وغیرہ۔آب و ہوا موافق ہو۔رہائش کے لئے ضروری جگہ اور سہولتیں موجود ہوں۔

الپائن کلب کے ٹریننگ کورس:

گلگت کے شمال مشرق میں تیس میل دور نلتر کی خوبصورت وادی ہے جہاں پاک فضائیہ کا سکی انگ سکول ہے جہاں سردی کے موسم میں خاصی چہل پہل رہتی ہے۔ابتدائی تربیت کے لئے نلتر نہایت موزوں جگہ نظر آئی۔فضائیہ نے نہ صرف یہ جگہ استعمال کرنے کی اجازت دی، بلکہ اپنی رہائشی سہولتیں بھی بغیر کسی معاوضہ کے الپائن کلب کے تصرف میں کر دیں۔الپائن کلب فضائیہ کی ممنون احسان ہے۔کوہ پیمائی کا پہلا کورس 1977ء میں جاری ہوا اس کا افتتاح الپائن کلب کے صدر نے کیا اور اس کی اختتامی تقریب میں پاکستان آرمی کے چیف آف جنرل سٹاف مہمان خصوصی تھے۔پہلا کورس صرف ایک ہفتے کا تھا لیکن یہ مدت ناکافی ثابت ہوئی۔آئندہ کورس دو ہفتے کا کر دیا گیا۔یہ طریقہ کار ابھی تک جاری ہے۔

سکول میں انسٹرکٹر عموماً فوج سے لئے جاتے ہیں جن کا عملی تجربہ ہوتا ہے اور وہ کسی نہ کسی کوہ پیما مہم میں شامل ہوئے ہوتے ہیں۔ٹریننگ کے لئے ضروری ساز و سامان غیر ممالک سے درآمد کیا گیا۔

گلگت سے ہنزہ جاتے ہوئے چالیس میل دور شاہراہ قراقرم پر سڑک کے کنارے پھل دار درختوں کے جھنڈ میں آرمی انجینئرز کا پرانا نلتر کیمپ ہے۔ رہائشی عمارت، سٹور، کچن وغیرہ کی ضروری مرمت کرنے کے بعد اسے استعمال کے قابل بنادیا گیااور وہاں کوہ پیمائی کی ٹریننگ کا سلسلہ شروع ہوا جو ابھی تک جاری ہے۔ دو ہفتے کے کورس کی کوئی فیس نہیں لی جاتی اور نہ ہی رہائش کا کرایہ لیا جاتا ہے۔ زیر تربیت لڑکے اپنی مرضی کا کھانا کھاتے ہیں۔ جس کا خرچ وہ خود برداشت کرتے ہیں۔ تربیت گاہ کی دیکھ بھال کے لئے آرمی انجینئرز کے آدمی ہوتے ہیں اور وہی ٹرانسپورٹ مہیا کرتے ہیں۔ یہ تمام انتظامات فرنٹیر ورکس آرگنائزیشن کرتی ہے۔ لڑکے مقررہ دن گلگت پہنچ جاتے ہیں اور وہاں سے انہیں آرمی ٹرانسپورٹ میں نلتر پہنچادیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ٹرانسپورٹ راولپنڈی سے براہ راست نلتر لڑکوں کو لے جاتی ہے۔ کورس کے دوران لڑکوں کو کوہ پیمائی میں استعمال ہونے والے سامان کی پہچان اور اس سے کام لینا سکھایا جاتا ہے۔ اس کی مدد سے چٹانوں پر چڑھنے کی سکھلائی ہوتی ہے۔ نزدیک کی برفیلی چوٹیوں پر چڑھنے کی مشق کی جاتی ہے۔ گلیشیئر کے کنارے کیمپ لگایا جاتا ہے۔ حادثات اور ان سے بچنے کی حفاظتی تدابیر پر لیکچر دیئے جاتے ہیں اور عمومی طور پر جغرافیائی حالات سے باخبر رکھا جاتا ہے۔ ہر کورس میں بہترین طالب علم کو طلائی تمغہ دیا جاتا ہے اور کورس کے اختتام پر کامیاب طلباء میں اسناد تقسیم کی جاتی ہیں۔ دو تین دن کے لئے انہیں مقامی خوبصورت جگہوں نلتر، کارگہ، ہنزہ، خنجراب پاس وغیرہ کی سیر کروائی جاتی ہے۔ ایک کورس میں بیس طلباء کی گنجائش ہے۔ اس وقت تک پچاس کورس کروائے جاچکے ہیں اور تقریباً سات سو لڑکے اور لڑکیاں ان میں حصہ لے چکے ہیں۔ 1979ء میں راولپنڈی اور اسلام آباد اور کراچی سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کے لئے دو خصوصی کورس کا انتظام کیا گیا تھا۔ نلتر میں باقاعدہ کورس کرنے والوں میں کیڈٹ کالج حسن ابدال اور کیڈٹ کالج کوہاٹ کے طلباء، کلب کے ممبر، مسلح افواج کے افسر جو بعد میں غیر ملکی کوہ پیماؤں کے ساتھ رابطہ افسر کے فرائض انجام دیتے ہیں اور مقامی لوگ جو بعد میں ہائی پورٹر کی اہلیت حاصل کر لیتے ہیں، شامل ہیں۔

چند سال فرانس سے دو انسٹرکٹر یہاں منتخب لوگوں کو ٹریننگ دیتے رہے ہیں۔ مقامی کورس کے علاوہ الپائن کلب کی وساطت سے 1983ء میں چار آدمی دو ہفتے کی خصوصی ٹریننگ کے لئے فرانس بھیجے گئے تھے۔ پھر 1984ء میں پانچ آدمی دو ہفتے کے لئے اٹلی گئے۔ ان خصوصی کورسوں کے جملہ اخراجات فرانس اور اٹلی نے برداشت کئے۔ کچھ مالی امداد الپائن کلب نے دی۔

کوہ پیمائی کے لئے ٹیم کو تشکیل دینے میں تیاری، وقت اور سرمایہ درکار ہے۔ ابتدائی ٹریننگ کے بعد ہمارے نوجوان مہم جوئی پر بھیجے جاسکتے ہیں۔ لیکن مہارت حاصل کرنے کے لئے عملی تجربہ ضروری ہے۔ پانچ سات کوہ پیماؤں پر مشتمل ایک ٹیم کو 6000 میٹر بلند پہاڑ پر جانے کے لئے تین چار لاکھ روپے سے کم رقم میں کسی صورت گزارہ نہیں ہوسکتا۔ کوہ پیمائی کا خصوصی لباس اور سازوسامان، خوراک، ادویات، ٹرانسپورٹ اور پورٹروں

کے اخراجات، انشورنس، بیماری یا حادثہ کی صورت میں ہیلی کاپٹر کا کرایہ وغیرہ مدوں میں کافی خرچ اٹھتا ہے۔
بہر حال الپائن کلب اپنے محدود وسائل اور استطاعت کے مطابق اپنے نوجوانوں کو مختلف مہموں میں بھیجنے کا اہتمام کرتی ہے۔ ان کا مختلف ذکر قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے۔

1974ء میں پاک امریکن مہم، پائیو پیک 6600 میٹر پر گئی لیڈر ایلین سٹیک تھے اس مہم میں سعید احمد، جاوید اقبال اور مومن حمید نے حصہ لیا۔ مومن حمید بدقسمتی سے جان کی بازی ہار گیا اور مہم کو نامکمل ختم کرنا پڑا۔

1976ء پاک افواج مہم، پہاڑ پائیو پیک، لیڈر منظور حسین، ممبروں میں سعید احمد، جاوید اقبال، بشیر احمد، اجمل کمال بٹ، یوسف زئی، ڈاکٹر طاہر، نذیر صابر اور ایلین سٹیک شامل تھے۔ 20 جولائی کو منظور، بشیر اور نذیر طاہر چوٹی پر پہنچے۔ کامیاب ٹیم نے چیف آف آرمی سٹاف جنرل محمد ضیاء الحق سے ملاقات کی۔

1977ء پاکستان جاپان کے ٹو مہم، لیڈر اشہرو بوشی زادہ پاکستانی ممبر کمال افضل خان، شیر خان، نذیر، اشرف امان اور سردار بابر تھے۔ اشرف امان پہلا پاکستانی ہے جو کے ٹو کی چوٹی پر پہنچا۔ یہ بڑا اعزاز ہے۔ صدر فضل الٰہی چوہدری اور جنرل محمد ضیاء الحق نے اشرف امان سے ملاقات کی۔ اشرف امان کو بعد میں حسن کارکردگی کا صدارتی ایوارڈ ملا۔

1978ء پاکستان اور جاپان کی مسلح افواج کی مہم، پہاڑ پسو، لیڈر اندو، پاکستانی ممبر، منظور حسین (ڈپٹی لیڈر) شیر خان، عنایت ولی، احتشام انور، محمد طارق صدیقی تھے۔ 3 جولائی کو شیر خان اور عنایت ولی چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ چک لالہ واپسی پر ٹیم کو پاک فضائیہ کے سربراہ ایئر مارشل ذوالفقار نے چائے کی دعوت دی۔

1979ء پاک پولینڈ مہم، پہاڑ راکاپوشی میٹر لیڈر شیر خان، لیڈر کے علاوہ عنایت ولی، احتشام انور، زاہد اور ڈاکٹر محمد فیض پاکستانی ممبر تھے۔ ان میں سے شیر خان چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوا۔

1981ء پاک جاپان مہم پہاڑ کے ٹو، لیڈر مشو راتیرہ 17 اگست کو اوتانی اور نذیر صابر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے۔ نذیر صابر کو حسن کارکردگی کا صدارتی ایوارڈ ملا۔ الپائن کلب نے طلائی تمغہ اور نقد انعام دیا۔

1982ء پاک اطالوی مہم، پہاڑ گیشر برم 2 (8035) میٹر اور براڈ پیک (8047) میٹر لیڈر، رینالڈ میسز پاکستانی کوہ پیا نذیر صابر اور شیر خان تھے۔ کوہ پیمائی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ 8 ہزار میٹر سے بلند دو پہاڑ یکے بعد دیگرے سر ہوئے۔ دونوں پہاڑوں پر تینوں کوہ پیا کامیاب ہوئے۔ ٹیم کو وائس چیف آف آرمی سٹاف جنرل سوار خان نے چائے پر مدعو کیا۔

1982ء پاک فرانسیسی مہم، پہاڑ نانگا پربت (8125) میٹر لیڈر سرے میزیو پاکستانی کوہ پیا شاہ جہان اور امداد کریم ٹیم ممبر تھے۔ جرمن کوہ پیا چوٹی پر پہنچے۔

1983ء پاک آسٹرین مہم، پہاڑ کے ٹو، لیڈر جارج شیلر، پاکستانی ممبروں میں سے صرف فیاض حسین ٹیم

کے ساتھ تھا جو 7600 میٹر تک پہنچا۔ دوسرے پاکستانی کوہ پیا مقصود احمد، اور یٰسین صدیقی اصلی ٹیم لیڈر بے شیلر کا راولپنڈی میں انتظار کرتے رہے۔

1984ء پاک آسٹرین مہم، پہاڑ کارون کوہ (7350) میٹر لیڈر کرس، ہانگلن دو برطانوی کوہ پیاؤں کے علاوہ دو ہی پاکستانی کوہ پیا اکرام احمد خان اور مقصود احمد تھے۔ چاروں کوہ پیا 6300 میٹر کی بلندی سے موسم کی خرابی کے باعث واپس ہوئے۔

1984ء پاک برطانوی مہم، پہاڑ ایکشن، گرون لیڈر، کنشیر وادتا کی پاکستانی کوہ پیاؤں میں شیر خان، عاطف سہیل، افتخار حسین، قیصر خان اور راحت علی شامل ہوئے۔ شیر خان پہاڑ پر چڑھنے میں کامیاب ہوا۔ اسے حسن کارکردگی کا صدارتی ایوارڈ ملا۔

1985ء پاک پولینڈ مہم، پہاڑ التر سر (7385) میٹر، لیڈر جرسی تلک، پاکستانی کوہ پیا، اطہر ہارون، (ڈپٹی لیڈر) یٰسین صدیقی، مقصود احمد، راجہ صادق، نور خان۔

1985ء بین الاقوامی میراتھن، علاقہ داسو اسکولے، فاصلہ 120 کلومیٹر۔ لیڈر سلون سوڈان۔ الپائن کلب کی وساطت سے جنہوں نے اس دوڑ میں شرکت کی۔ ان میں شاہ جہان، سید حسن رضا راحت علی، آغا امجد اللہ خان اور احسان اللہ شامل تھے۔

1986ء پاک جاپان مہم، پہاڑ التر سر 2، (7385) میٹر لیڈر توشونوریتا، پاکستانی کوہ پیا، ابراہیم طفیل (ڈپٹی لیڈر) حسین رضا، راجہ صادق منظور شجاع۔

1987ء پاک جاپان مہم، پہاڑ کے ٹو لیڈر، کنیشر وادتا کی پاکستانی کوہ پیا۔ شیر خان (ڈپٹی لیڈر) راحت علی، ابراہیم طفیل، اکرام احمد خان، شیر خان اور سوزوکی 8350 میٹر کی بلندی تک پہنچے۔ موسم نے آگے جانے کی اجازت نہ دی۔ سوزوکی پہاڑ پر ہلاک ہوا۔ الپائن کلب نے سوزوکی کو بعد از مرگ طلائی تمغہ دیا جو ٹیم لیڈر نے وصول کیا۔

1988ء میں پاکستانی کوہ پیاؤں کو ترکی اور یونان کوہ پیائی کے لئے بھیجا گیا۔

الپائن کلب بین الاقوامی تنظیم برائے کوہ پیائی یو۔ آئی۔ اے کا ممبر ہے۔ اس عالمی تنظیم کے 43 ممالک کے 50 کلب ممبر ہیں۔ پاکستان اس کی سولہ رکنی کونسل کا ممبر ہے اور اس دو ذیلی کمیشنوں کا بھی ممبر ہے۔ جن کا تعلق کوہ پیائی اور میڈیکل سے ہے۔

اس تنظیم کی کونسل اور جنرل اسمبلی کے سال میں دو مرتبہ اجلاس ہوتے ہیں ان میں شرکت ضروری ہوتی ہے۔ معقول وجہ کے بغیر دو تین اجلاس میں اگر شرکت نہ کی جائے تو اس ملک کی ممبر شپ ختم کی جا سکتی ہے۔ ہمارے اپنے نقطہ نظر سے یوں بھی شرکت ضروری ہے۔ اپنے ملک کا نمائندہ پاکستان میں کوہ پیائی سے متعلق حالات و واقعات سے دوسروں کو آگاہ کر سکتا ہے۔ ہماری حکومت نے غیر ملکی کوہ پیاؤں کے لئے جو

مراعات اور سہولتیں دے رکھی ہیں ان کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔ ملک کے مفاد کے خلاف کوئی بات کی جائے یا مبالغہ آرائی اور غلط بیانی سے اگر کام لیا جائے تو اس کا فوری طور پر نوٹس لے کر صحیح صورت حال بیان کی جاسکتی ہے۔ خیر سگالی کی فضا استوار کرنے اور باہمی عزت و احترام کے جذبات ابھارنے کا پاکستانی نمائندہ اپنا فرض ادا کر سکتا ہے۔ عدم شرکت کی صورت میں اگر کبھی کوئی اپنے ملک کے مفاد کے منافی کوئی بات کرتا ہے تو اس کا چونکہ دفاع نہیں ہو سکتا لہٰذا اسے پذیرائی ملنے کا امکان ہوتا ہے۔ ایسے اجتماعات میں شرکت ویسے بھی معلومات میں اضافے کا باعث ہوتی ہے۔ جس سے ہماری تنظیم اور متعلقہ سرکاری شعبے استفادہ کر سکتے ہیں۔

الپائن کلب خط و کتابت کے ذریعے غیر ملکی تنظیموں سے رابطہ رکھے ہوئے ہے۔ غیر ملکی کوہ پیماؤں کے ساتھ راولپنڈی اور اسلام آباد میں الپائن کلب کے ممبروں کے لئے ملاقات کا اہتمام کیا جاتا ہے اور تبادلہ خیال کا موقع ملتا ہے۔ ایسے موقعوں پر کوہ پیمائی سے متعلق فلمیں دکھانے کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ مشترکہ کوہ پیمائی سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے اور ممالک کے مابین بھائی چارے کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ کوہ پیمائی کی تربیت کو صحیح طور پر چلانے اور اس کھیل کے فروغ کے لئے باقاعدہ انسٹی ٹیوٹ کا ہونا لازمی ہے۔ مختلف وجوہ کی بنا پر یہ اہم ضرورت اب تک تعطل کا شکار رہی ہے۔ پروگرام ہے کہ شمالی علاقوں میں کسی موزوں جگہ پر الپائن کلب کے نام پر زمین کا ٹکڑا خرید کر اس پر انسٹی ٹیوٹ کی عمارت تعمیر کی جائے اور اس میں تمام سہولتیں فراہم ہوں۔

اسلام آباد میں سی ڈی اے سے کلب نے ایک پلاٹ خرید رکھا ہے۔ اس پر الپائن ہاؤس تعمیر کرنا مقصود ہے۔ اس میں کلب کا اپنا دفتر ہوگا غیر ملکی کوہ پیماؤں کی رہائش کا انتظام ہوگا اور دیگر دفاتر اور دکانوں کی گنجائش ہوگی جن کی آمدنی سے کلب کی ضروریات پورا کرنے میں مدد ملے گی۔

کوہ پیمائی میں حصہ لینے اور موجودہ تربیت کا پروگرام جاری رکھنے کے علاوہ شمالی علاقوں میں ٹریکنگ شروع کی جائے گی۔ جس میں کالجوں اور یونیورسٹی کے طلباء دو تین گروپوں میں ہفتہ دس دن کے لئے کوہ نوردی میں حصہ لیں گے تاکہ وہ اپنے خوبصورت ملک کو دیکھیں اور صاف ستھرے ماحول میں ایک صحت مند شغل میں وہ اپنا کچھ وقت صرف کریں۔ جس طرح جلتر میں کوہ پیمائی کی ٹریننگ ہمیشہ گرمی کے موسم میں کی جاتی ہے۔ جب تعلیمی اداروں میں تعطیلات ہوتی ہیں اس طرح ٹریننگ بھی گرمیوں میں ہوگی تاکہ طلباء آسانی سے اس میں شامل ہو سکیں۔

الپائن کلب آف پاکستان نے کوہ پیمائی کو ملک میں متعارف کروانے اور اس کھیل کے فروغ میں خاطر خواہ کردار ادا کیا ہے اس کی کارکردگی میں مزید اضافے اور بہتری کی بڑی گنجائش ہے۔ بین الاقوامی سطح پر کلب نے اپنا مقام پیدا کر لیا ہوا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ صاحب ثروت حضرات اس کلب کی مالی امداد کریں اور حکومت کے تعاون اور دلچسپی میں کچھ حرارت پیدا ہو۔ کوہ پیمائی کا کھیل ایسا ہے جس میں ڈھول پیٹ کر اور شہنائیاں بجا کر لوگوں کو متوجہ نہیں کیا جاسکتا۔

کوہ پیمائی کا سامان اور تیاری

(جنرل قمر علی مرزا)

زندگی اور حادثات کے مابین چولی دامن کا ساتھ ہے۔ زندگی کا کوئی پہلو حادثات سے مکمل طور پر خالی نہیں ہے۔ حادثات زمین پر آئے دن اگر ہوتے ہیں تو ہواؤں اور سمندروں پر بھی ان کی گرفت پڑتی ہے۔ بعض حادثات قدرتی آفات اور ابتلاء کے باعث واقع ہوتے ہیں۔ تو اکثر حضرت انسان کی کوتاہیوں لغزشوں اور بے احتیاطی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ حادثات قدرتی وجوہ کی بنا پر پیش آئیں یا انسان خود ان کا ذمہ دار ہو ضروری حفاظتی تدابیر اور مناسب پیش بندی سے ان میں نمایاں کمی ممکن ہے۔ اس وقت کوہ پیمائی میں پیش آنے والے ممکنہ حادثات کا ذکر مقصود ہے۔ نفس مضمون کو اگر مرحلہ وار بیان کیا جائے تو تسلسل بھی قائم رہے گا اور اسے سمجھنے میں بھی آسانی رہے گی اور یہ مراحل ہیں۔

☆ کوہ پیمائی کی تیاری کا مرحلہ

☆ پہاڑ تک پیدل سفر

☆ پہاڑ پر چڑھائی کے دوران حادثات

تیاری کا مرحلہ:

کوہ پیمائی کے لئے کسی پہاڑ کی طرف جانے سے پہلے اس کی تیاری میں کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ پہاڑ کا چناؤ، پہاڑ کے متعلق تفصیلی معلومات، ٹیم کا چناؤ، ساز و سامان، خوراک اور ادویات کی فراہمی، سفر کی تفصیلات، میزبان حکومت سے اجازت نامہ کا حصول، مالی وسائل کی فراہمی، پبلسٹی وغیرہ ایسی ضروریات ہیں جن پر پوری توجہ دینا لازمی ہے۔ حادثات کا چونکہ کوہ پیمائی کے ساز و سامان کے ساتھ براہ راست تعلق ہے لہٰذا اسی کی نسبت سے ذکر کیا جائے گا۔

رسہ:

نائیلون وغیرہ کے بنے ہوئے رنگ دار رسے کوہ پیمائی کے دوران مختلف مراحل میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مضبوطی موٹائی اور ساخت کے لحاظ سے ان کی بہت سی اقسام ہیں۔ یہ قابل اعتماد سٹور سے خریدنے چاہئیں تاکہ ان کی کوالٹی شک وشبہ سے بالاتر ہو۔ تخمینہ سے کچھ زیادہ مقدار میں رسہ ساتھ لے لیں تو بہتر ہے کیونکہ بعض اوقات غیر متوقع جگہوں پر اسے استعمال کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ پہاڑ پر پہنچ کر اگر اس میں کمی واقع ہو جائے تو کافی پریشانی ہوتی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض مہمیں پہاڑ پر چڑھائی ختم کرنے کے بعد اپنا استعمال شدہ رسہ یا تو وہیں چھوڑ دیتی ہیں یا اسے کسی دوسری مہم کے ہاتھ سرکاری احکام کے خلاف بیچ دیتی ہیں۔ یہ استعمال شدہ رسہ خریدنا یا مفت حاصل کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ ممکن ہے عین وقت میں یہ پرانا رسہ آپ کو دھوکا دے جائے اور قیمتی جانیں ضائع ہونے کا موجب بنے۔ ایسے واقعات بھی دیکھنے میں آئے ہیں کہ اچھے مضبوط رسے کے استعمال اور ہوش وحواس کو قابو میں رکھنے کے باعث خطرناک اور مہلک حادثات سے بچاؤ ہوا ہے۔ نیا پائیدار اور تسلی بخش کوالٹی کا رسہ خریدنے میں بخل سے کام نہ لیں۔ معمولی بچت کے مقابلہ میں نقصان کہیں زیادہ ہو سکتا ہے۔

ہیلمٹ:

ہیلمٹ کا استعمال خطرناک حادثات سے بچنے میں مدد دے گا۔ پیدل چلتے ہوئے یا پہاڑ پر چڑھائی کے دوران ڈھلوانوں سے اچانک پتھر کنکر گرتے رہتے ہیں۔ کوہ پیما نے سر نہ ڈھانپ رکھا ہو تو اسے چوٹ لگنے کا احتمال ہے۔ ہیلمٹ اب ہلکے اور مضبوط دستیاب ہیں۔ اس کے باقاعدہ استعمال کی عادت بڑی فائدہ مند ہے۔ بھاری یا تنگ ہیلمٹ پہننے سے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ جب کسی محفوظ جگہ پر ستانے بیٹھیں تو ہیلمٹ اُتار دیں۔

کرمپان:

پہاڑ پر چڑھائی کے دوران کوہ پیما اپنے بوٹوں کے نیچے دھات کے بنے ہوئے نوکدار فریم نما کرمپان پہنتے ہیں تاکہ برف کے اوپر ان کے پاؤں خوب سے جم جائیں اور پھسلیں نہیں۔ کرمپان کی کوالٹی اچھی ہو اور انہیں بڑی احتیاط سے باندھنا چاہئے۔ ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ کسی وجہ سے کوہ پیما کا ایک یا دونوں کرمپان پہاڑ پر اتر کر ضائع ہو گئے ہیں۔ ایسی صورت حال میں فالتو کرمپان کی عدم موجودگی میں پہاڑ پر چڑھنا یا نیچے اُترنا دونوں صورتیں نہایت خطرناک ہیں۔ کوہ پیما اعتماد کھو بیٹھتا ہے۔ پھسلنے کا قوی امکان ہوتا ہے جو حادثہ کا موجب بن سکتا ہے۔

کالی عینک:

گلیشیئر اور پہاڑوں پر سے منعکس ہونے والی سورج کی تیز اور خصوصی شعاؤں نے آنکھوں میں درد اور جلن کے باعث کوہ پیما اندھیرے یا کم روشنی والی جگہ میں رہنا پسند کرتا ہے اور جب تک ان کا اثر زائل نہیں ہو جاتا وہ آسانی سے چل پھر نہیں سکتا اور نہ ہی کوئی پیمائی کر سکتا ہے۔ اشد ضروری ہے کہ دن کے وقت رنگدار عینک یا کھوپے پہنے جائیں۔ ہر ایک کوہ پیما کو کم از کم عینک کے دو جوڑے اپنے پاس رکھنے چاہئیں۔ کوہ پیمائی کے دوران اگر عینک گر کر گم ہو جائے یا ٹوٹ جائے تو چلچلاتی دھوپ میں آنکھیں نہیں کھول سکتا۔ جس کے نتیجے میں قدم غلط جگہ پر بھی پڑ سکتے ہیں۔

پہاڑ تک پیدل سفر:

قراقرم کے پہاڑوں تک پہنچنے میں دس بارہ دن لگ جاتے ہیں۔ یہ تمام سفر پیدل چلنا پڑتا ہے۔ راستے میں مختلف قسم کے علاقوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس میں ندی نالے، پہاڑوں کی ڈھلوانیں، تنگ گھاٹیاں، گلیشیئر، مسلسل چڑھائی، کچھ میدانی ٹکڑا وغیرہ شامل ہیں۔ جس میں پیدل سفر کے دوران بھی حادثات واقع ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ان سے باخبر رہنا اور ضروری احتیاط کرنا لازمی ہے۔ ندی نالوں پر پل نہیں ہوتے۔ بعض اوقات کسی بڑے درخت کا واحد تنا پل کا کام دیتا ہے۔ بوجھ اُٹھا کر اس پر سے گزرتے وقت احتیاط نہ کی جائے تو آدمی چکرا کر غلط قدم اُٹھا سکتا ہے اور نیچے گر جاتا ہے۔ ہمارے چند ایک پورٹر اسی طرح موت کے منہ میں گئے ہیں۔ ایک دو جگہوں پر رسے کے جھولا پل بنائے ہوئے ہیں۔ جن کی دیکھ بھال مقامی لوگ کرتے ہیں اور انہیں استعمال کرنے کا کرایہ وصول کرتے ہیں۔ یہ احتیاط ضروری ہے کہ مقامی انتظامیہ ان جھولا پلوں کا باقاعدہ معائنے کا اہتمام کرے تاکہ یہ ہر وقت اچھی حالت میں ہوں ورنہ ان پر حادثہ بھی ہو سکتا ہے۔

پہاڑ کی ڈھلوان کے ساتھ ساتھ رستے پر چلیں تو اس کا خیال رہے کہ اوپر سے لڑھکتے پتھروں اور کنکروں کی زد میں نہ آئیں۔ رستے میں اگر ایسا حصہ آئے تو اسے نہایت احتیاط اور تیزی سے پار کریں اور اگر پتھر لگاتار گرتے ہوں تو متبادل رستہ تلاش کریں۔ ہیلمٹ پہنے رکھیں تو بہت حد تک محفوظ رہیں گے۔ ڈھلوانوں کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر نہایت تنگ اور پیچیدہ رستے ہیں۔ جنہیں لکڑی اور پتھروں سے سہارا دے کر رکھا ہوتا ہے اور دوسری طرف دور نیچے گہرائی میں تیز رفتار نالہ بہہ رہا ہوتا ہے۔ یہاں پر نہایت احتیاط سے قدم جما جما کر چلنے کی ضرورت ہے اور آگے پیچھے چلنے والوں کے درمیان مناسب وقفہ ہونا چاہئے۔

گلیشیئر اگرچہ بہت کم رفتار سے چلتا ہے۔ اس کے کنارے بظاہر مضبوط نظر آتے ہیں لیکن آنکھ دھوکا بھی

کما سکتی ہے۔ سطح کے نیچے پانی کے بہاؤ اور دباؤ سے کنارے نرم ہو کر پھسلتے ہیں۔ گلیشیئر کے کنارے کے بالکل ساتھ ساتھ نہ چلیں۔ بلکہ کچھ فاصلہ رکھ کر چلیں۔ گلیشیئر کی موہوم سطح کے نیچے عموماً پانی کی چھوٹی چھوٹی جھیلیں بن جاتی ہیں ان سے باخبر رہیں۔ چند سال پہلے پولینڈ کی عورتوں پر مشتمل مہم کی ایک ممبر اندھیرے میں راہ کھو بیٹھی اور ایسی ہی ایک جھیل میں گر کر ہلاک ہو گئی تھیں۔

کوہ پیمائی کے دوران حادثات:

پہاڑ ایک زندہ اور جیتی جاگتی تخلیق ہے قدرت کا یہ بیش بہا عطیہ ہے۔ جس کے اندر بے شمار انعامات پوشیدہ ہیں۔ یہ عزت و احترام اور احتیاط کا تقاضا کرتا ہے۔ ناروا آزادی اور نامناسب برتاؤ برداشت نہیں کر سکتا۔ محفوظ کوہ پیمائی کے ضمن میں بنیادی ضروریات میں رسے کا استعمال سرفہرست ہے۔ گلیشیئر اور پہاڑ پر ممکنہ واقع ہونے والے حادثات کو اس طرح روکا جا سکتا ہے کہ کم از کم تین کوہ پیماؤں کو رسے سے منسلک کیا جائے۔ سب سے آگے جانے والے کوہ پیما کا کام ہے پہاڑی ہتھوڑے (آئی ایکس) کی مدد سے نئے رستے کا چپہ چپہ چیک کرتا جائے کہ برف کی موہوم تہہ کے نیچے ہولناک گہرے شگاف تو نہیں ہیں۔ پیچھے آنے والوں کو لغوی معنوں میں نہیں بلکہ فی الواقع لیڈر کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ سوئے اتفاق سے لیڈر اگر شگاف میں گر جاتا ہے تو رسے کی مدد سے دوسرے اسے سہارا دے کر بچا لیں گے۔ ہر دو آدمیوں کے درمیان بیس فٹ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔ میں چند ایک ایسے نامور اور تجربہ کار کوہ پیماؤں کو جانتا ہوں جو یہ حفاظتی تدابیر اختیار کرنے میں کوئی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ یہ ضروری نہیں کہ قسمت ہمیشہ ان کا ساتھ دیتی رہے۔ دنیا میں صرف دو چار کوہ پیما ہی ایسے ہوں گے جو تن تنہا پہاڑ پر چڑھتے ہیں۔ اپنی منفرد کارکردگی میں کسی دوسرے کو شریک کرنا انہیں گوارا نہیں ہوتا۔ جوشیلے اور شوقین کوہ پیما جو بلند و بالا اور پُرعظمت قراقرم کی دشواریوں کا کم تجربہ رکھتے ہوں وہ سات آٹھ ہزار میٹر بلند چوٹیوں پر پیش آنے والے حالات اور طور طریقوں سے پوری واقفیت نہیں رکھتے۔ وہ محض ناموری کی خاطر اس مہم جوئی پر نکل پڑتے ہیں۔ وہ اپنے لئے اور دوسرے ساتھیوں کے لئے مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایسے کوہ پیماؤں کی صلاحیتوں اور تجربے کا ابتدائی مرحلے میں جائزہ لے کر ان کی اہلیت کی تصدیق کی جائے۔ خوش فہمی اور خودنمائی کا شوق کوہ پیمائی میں بڑا مہنگا سودا ہے۔

ایوالانچ:

کوہ پیمائی میں حادثات کا سب سے زیادہ خطرناک موجب ایوالانچ ہے۔ ہزار ہا ٹن خشک یا گیلی برف ایک دھواں اور آبشار کی صورت میں یہ آفت پہاڑ کی بلندیوں اور ڈھلوانوں سے نیچے آتی ہے اور اس کے رستے میں ہر

ایک چیز خس و خاشاک کی مانند بے حیثیت ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس کی زد میں کوہ پیما آ جائے تو اس کا حشر کیا ہو گا۔ ایوالانچ کے سبب جو المناک حادثہ 1937ء میں نانگا پربت پر پیش آیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ جرمن کوہ پیما مہم جس کی قیادت کارل وائن کر رہا تھا چوتھے کیمپ میں خیمہ زن ہوئی۔ 14 اور 15 جون کی درمیانی شب ایوالانچ آئی اور مہم کے تمام سات کے سات کوہ پیما ممبر اور نو پورٹر کل سولہ آدمی آنکھ جھپکنے میں غائب ہو گئے۔ کیمپ اور کیمپ میں رہنے والوں کا نام و نشان باقی نہ رہا تھا۔ ایوالانچ کیسے آتی ہے۔ برف کا توازن بگڑ جائے تو یہ عمل جنم لیتا ہے۔ بھاری برف باری کے بعد ڈھلوانوں پر بوجھ میں اضافہ، درجہ حرارت میں تبدیلی، تیز ہواؤں وغیرہ کی وجہ سے برف کی تہوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں برف کا یک جان تودہ اپنی یکسانیت کھو بیٹھتا ہے اور غبار بن کر پھر دور دور تک تیز رفتاری سے پھیلتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی رفتار کم ہوتے ہوتے ختم ہو جاتی ہے۔ دھماکے یا اونچی آواز سے فضا میں جو لہریں تحلیل ہوتی ہیں ان کی وجہ سے چٹانوں پر بڑے بڑے برف کے تودے کھسک اور لڑھک کر قیامت برپا کر دیتے ہیں۔ 30 اور 40 ڈگری کی ڈھلوانوں پر اس کا زیادہ احتمال ہے۔

اس مصیبت سے بچاؤ کیونکر ممکن ہے۔ پہاڑوں پر موسم میں اچانک تبدیلی کا امکان ہو تو کوہ پیمائی نہ کریں اور اپنے کیمپ میں بیٹھ کر بہتر موسم کا انتظار کریں۔ کوہ پیمائی کا آغاز صبح سویرے کیا جائے ورنہ دھوپ نکلنے کے بعد اس کی تمازت کے باعث برف پگھلنے لگے گی اور اس کے توازن میں تبدیلی خطرناک ثابت ہو گی۔ چڑھائی کے دوران برف کی سطح پر نہایت احتیاط سے چلیں اور اسے بلاوجہ ڈسٹرب نہ کریں۔ پہاڑ کی ڈھلوان کو کافی اوپر سے جا کر اس دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں جانب کراس کریں۔ عمودی چڑھائی سے اجتناب کریں اور نہ ہی ڈھلوان کو نچلی سطح سے کراس کریں۔ تجربہ کار کوہ پیما ڈھلوان کی ساخت اور برف کا رنگ دیکھ کر اندازہ لگا لیتے ہیں کہ کون سی جگہ خطرناک اور کون سی محفوظ ہے۔ خطرناک جگہ سے گزرنا، اگر ناگزیر ہو تو ایسے حصے کو تیز رفتاری سے پار کر لینا چاہئے۔ مارٹر یا بندوق داغ کر یا کسی اور طریقہ سے خطرناک جگہ پر دھماکہ کرنے سے ایوالانچ پیدا کر دی جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ جگہ کافی دیر تک محفوظ ہو جائے گی۔ بعض اوقات کوہ پیما اپنے گرد رنگدار فیتہ باندھ لیتے ہیں جو دور دور تک ان کے پیچھے گھسٹتا آتا ہے۔ اگر اچانک ایوالانچ آ جائے اور کوہ پیما اس کے نیچے دب جائے تو اُمید کی جاتی ہے کہ رنگ دار فیتے کا کچھ حصہ باہر دکھائی دیتا رہے گا جس کی نشاندہی پر فوری امداد موقع پر پہنچ جائے گی۔ منہ اور ناک پر ہلکے کپڑے کی پٹی باندھ رکھی ہو تو برف اندر داخل نہ ہو سکے گی اور انسان سانس لیتا رہے گا ورنہ کھلے منہ اور ناک میں برف چلی جائے گی تو تھوڑی دیر میں دم گھٹ جائے گا۔

کریوس:

گرمیوں کے موسم میں پہاڑیوں کی طرف جانے کا اتفاق ہو تو گلیشیئر اپنے اصلی رنگ روپ میں نظر آئیں

ہے۔ ہلی کچلی چٹانیں اور پتھروں کے بکھرے ہوئے ڈھیر، مٹی کے تودے، چھوٹی بڑی جھیلیں، کمر دری سطح منہ کھولے ٹھنڈے شگاف اور سینکڑوں فٹ گہری خندقیں، خطرہ یا رکاوٹ سامنے نظر آئے تو اس سے بچاؤ کی صورت ممکن ہے لیکن اگر رکاوٹ پوشیدہ ہو تو اس کا اندازہ مشکل ہو جاتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں تازہ برف باری کے بعد گلیشیئر کی سطح حد نظر تک عموماً سفید اور ہموار نظر آتی ہے۔ لیکن اس کے نیچے پوشیدہ گہری گھاٹیاں (کریوس) منہ پھاڑے چپ چاپ پڑی ہوتی ہیں۔ ان میں بدقسمتی سے کوئی گر جائے اور فوری امداد میسر نہ آئے تو آدمی انتہائی سردی اور ممکنہ چوٹ کی وجہ سے زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ اشد ضروری ہے کہ گلیشیئر پر چلتے وقت رسے کا استعمال کیا جائے جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ اگر حادثہ پیش آجائے تو آدمی کو گرم کپڑے اور گرم مشروبات جلد از جلد پہنچانے اور اسے باہر نکالنے کا انتظام کیا جائے۔ مریض کو آہستہ آہستہ کھینچ کر باہر نکال لیں۔ اسے پھر فوری طور پر طبی امداد دینا چاہیے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ عموماً پہاڑوں سے اترتے ہوئے ہم ضروری احتیاط سے کام نہیں لیتیں۔ اپنے من میں کامیابی کی خوشی یا وطن واپسی کی جلدی انہیں کسی حد تک غیر محتاط بنا دیتی ہے اور حادثے کا امکان زیادہ ہو جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کریوس کے اوپر برف کا پل بنا ہے جس کے اوپر سے کوہ پیما اور پورٹر آسانی سے گزرتے رہتے ہیں اور کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن کچھ دیر استعمال کے بعد اس کی برف پگھل جاتی ہے اور محض ہلکی سی باقی رہ جاتی ہے۔ یہ زیادہ بوجھ اٹھانے کی متحمل نہیں ہو سکتی اور گر جاتی ہے۔

خوشگوار موسم کوہ پیماؤں کے لئے کامرانی و شادمانی کا سبب بنتا ہے۔ خراب موسم ان کے لئے ہزیمت پسپائی حادثات اور مایوسی کا سبب بنتا ہے اور موسم پر کنٹرول انسان کی قدرت میں نہیں ہے۔ انسان کو بہر حال اس کا تابع ہو کر رہنا پڑتا ہے۔ جس نے اس سے سرکشی کی وہ سنگین خمیازہ بھگتنے کا مرتکب ہوا۔ ہمارے شمالی علاقوں میں موسم میں تبدیلی کے متعلق وثوق کے ساتھ قطعاً کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ابھی ابھی تیز دھوپ ہے اور ہوا جیسے ساکن ہو۔ دیکھتے دیکھتے گمبھیر بادل اُمڈ کر آ جاتے ہیں اور تند و تیز ہوائیں چیخنے چلانے لگتی ہیں۔ ایسے میں مہم جوئی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بہتر موسم کا انتظار کرنا لازم ہے ورنہ مہلک حادثات کا سامنا ناگزیر ہے۔ بعض اوقات خراب موسم کی کیفیت کئی دن برقرار رہتی ہے۔ اس دوران کوہ پیما پہاڑ کے اونچے کیمپوں میں اگر مقید ہو کر رہ جائیں تو انہیں سنگین مشکلات اور موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کوہ پیمائی کے دوران اوپر سے اچانک لڑھکتے پتھروں اور چٹانوں سے بھی باخبر رہنا ضروری ہے۔ راستہ مشکوک ہو تو اسے تھوڑا چھوڑ کر دائیں یا بائیں سے ہو کر اوپر جائیں۔ یہ یاد رہے کہ سر پر ہیلمٹ کا استعمال جان لیوا حادثات سے آپ کی جان بچا سکتا ہے۔

گزشتہ نو سال میں پاکستان میں کوہ پیمائی کے دوران کل ستر مہلک حادثات ہوئے ہیں۔

کوہ پیمائی سے متعلق بیماریاں

(جنرل قمر علی مرزا)

علاقے، آب و ہوا، خوراک اور پیشے کی نسبت سے انسان کی صحت پر مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پہاڑی علاقے میں رہنے والے لوگ میدانی علاقے میں رہنے والوں کے مقابلے میں جسمانی طور پر عموماً زیادہ تومند ہوتے ہیں۔ جنگلوں اور صحراؤں میں بسنے والوں اور برفیلی بلندیوں پر رہنے والوں کی صحت میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ کھلی فضا میں محنت مشقت کرنے والے اور بیشتر وقت دوکانوں اور دفتروں میں بیٹھنے والوں کی صحت میں فرق ہوگا۔ اسٹروٹرف اور لپائی کی ہوئی گراؤنڈ پر ہاکی کھیلنے والوں کی صحت پر مختلف قسم کا اثر پڑے گا۔ کچھ اسی طرح بلند و بالا پہاڑوں پر چڑھنے والے کوہ پیما اور دن بھر کھیتی باڑی کرنے والے کاشت کار کی صحت کے حوالے سے جاننا ضروری ہے تاکہ اسی لحاظ سے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جاسکیں۔ کوہ پیمائی کے دوران انسان کے جسم اور صحت پر نمایاں اثرات وضع ہوتے ہیں اور جن کی وجہ سے بعض بیماریاں لاحق ہو جانے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ ان کے ذکر سے پہلے انسانی جسم کی چند اہم ضروریات کا ذکر لازم آتا ہے۔

جسم کی اہم ضروریات:

عام طور پر ہوا میں آکسیجن اور نائٹروجن گیس کا تناسب تقریباً ایک اور چار کا ہوتا ہے جوں جوں سطح سمندر سے اوپر جاتے ہیں اس تناسب میں آکسیجن کی مقدار بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ آکسیجن کی اس کمی کے نتیجے میں سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ مشقت کا معمولی کام کرنے سے سانس اُکھڑ جاتی ہے۔ دوران خون اور خون کی ماہیت میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ قدرت نے جو توازن انسان کی روزمرہ صحت مند زندگی کے لئے متعین اور فراہم کر رکھا ہوتا ہے اس میں کسی وجہ سے تبدیلی واقع ہو جائے تو لامحالہ اس سے غیر پسندیدہ نتائج اخذ ہوں گے۔

صحت مند انسان کے بدن کا درجہ حرارت 98.4 درجے ہوتا ہے۔ اس درجہ حرارت کو بدلتے ہوئے موسم

اور جغرافیائی حالات کے پیش نظر ایک مقررہ حدود کے اندر رکھنا ضروری ہے ورنہ کئی ایک قباحتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ پہاڑوں پر درجہ حرارت انجماد سے کہیں نیچے گر جاتا ہے اور سردی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مطلوبہ درجہ حرارت برقرار رکھنے کے لئے دو تین باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہئے ایک یہ کہ جسم کی حرارت کو خارج اور ضائع ہونے سے بچایا جائے۔ دوسرے باہر سے حرارت پہنچانے کا اہتمام کیا جائے اور تیسرے یہ کہ حرارت کو بڑھانے کے اقدامات کئے جائیں۔ حرارت بڑھانے کے لئے مناسب ورزش، کانپنا اور کپکپانا اور صاف ستھری متوازن خوراک کا استعمال ضروری ہے۔ اس طرح جسم میں آکسیجن کی مقدار بڑھنے کی اور دوران خون میں تیزی آئے گی۔ سردی سے دوران خون میں کافی سستی آ جاتی ہے۔ باہر سے جسم کو حرارت پہنچانے کے لئے سب سے اہم کردار لباس کا ہے۔ تیز ہواؤں کی شدت کو کم کرنے اور انہیں جسم کے اندر سرایت کرنے سے روکنا ضروری ہے۔ ورنہ تمام سسٹم کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ جسم کے کھلے حصوں یعنی ہاتھ، کان، ناک، چہرہ کو ڈھانپا جائے۔ ونڈ پروف جیکٹ اور پتلون کا استعمال کیا جائے۔ کوہ پیائی کے خصوصی لباس پر اس قدر ریسرچ ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے کہ اب اس لباس کے استعمال سے سخت موسم کے ناخوشگوار اثرات کو کم کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ جسم کی حرارت کو ضائع ہونے سے بچانے میں بھی موزوں لباس کا بڑا عمل دخل ہے۔ بہت موٹے اور زیادہ تعداد میں گرم کپڑے پہننے کی بجائے کپڑے ہلکے گرم اور نرم ہوں۔ ان کے درمیان دو تین تہیں ہوں تاکہ جسم کی قدرتی حرارت اندر سے باہر نہ جا سکے۔ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ بوٹ اور جرابیں تنگ نہ ہوں ورنہ ان کے استعمال سے خون کا دورہ متاثر ہوگا اور چلنے پھرنے میں تکلیف کے علاوہ مزید نقصان کا احتمال بھی بڑھ سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ جسم یا کپڑے گیلے نہ ہوں ورنہ جسم کی بہت سی گرمی ضائع ہو جائے گی۔

ابتدائی اقدامات:

ان چند بنیادی باتوں کے بیان کے بعد اب ہم کوہ پیاؤں کی طرف خصوصی توجہ دیں گے۔ پہاڑوں کا رُخ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہر کوہ پیا کا تفصیلی طبی معائنہ کیا جائے۔ ایسا کرنے سے اس امر کی نشاندہی کی جا سکے گی کہ بلندی پر جانے سے اسے کن تکالیف اور عارضوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کمزور دل اور زیادہ بلڈ پریشر والوں کو ظاہر ہے بلندی پر جانے سے روک دیا جائے گا۔ حال ہی میں اگر کسی مرض کا شکار رہ چکے ہوں تو قوت مدافعت کمزور ہو کر خطرناک صورت حال کا موجب بن سکتی ہے۔ ڈاکٹر کے مشورے پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اسے نظر انداز کرنے سے کوہ پیا اپنے لئے اور دیگر ساتھیوں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث ہو سکتا ہے۔ مہم پر واجب ہے کہ ایک ڈاکٹر اس کے ہمراہ ہو جو مہم جوئی کے تمام عرصہ کے دوران مہم کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کے

پاس دوائیوں کا ذخیرہ ہوتا ہے اور وہ کوہ پیمائی سے متعلق خصوصی بیماریوں اور ان کے اثرات وعلاج سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔ اپنی مہم کے ممبروں کی دیکھ بھال کے علاوہ یہ اکثر راستے میں مقامی لوگوں کو بھی طبی امداد بہم پہنچاتا ہے۔ وہ مہم جوئی کے دوران عموماً بیس کیمپ میں رہتا ہے۔ چنانچہ چند ایک ضروری ادویات ہر کوہ پیما کو دے دی جاتی ہیں جو پہاڑ کی بلندیوں پر طبیعت خراب ہونے کی صورت میں وہ استعمال کرتا ہے۔

فراسٹ بائیٹ:

آپ نے سنا ہوگا کہ کوہ پیماؤں کو بعض اوقات ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ دنیا کے چند معروف کوہ پیما اس کا شکار ہو چکے ہیں۔ لیکن کوہ پیمائی کے دوران وہ اپنی کٹی انگلیوں کے باوجود کوئی خاص دقت محسوس نہیں کرتے۔ وہ اپنے ہاتھ پاؤں کا استعمال بخوبی کر سکتے ہیں۔ یہ عارضہ عموماً نقطہ انجماد سے کم درجہ حرارت میں لاحق ہوتا ہے اور کوہ پیماؤں کے وہ اعضاء اس سے متاثر ہوتے ہیں جو یا تو کھلے ہوئے ہوتے ہیں مثلاً ہاتھ، ناک، کان وغیرہ یا وہ جو دوران خون کے حوالے سے دل سے دور ہوتے ہیں۔ مثلاً ہاتھ اور پاؤں۔

فراسٹ بائیٹ سطحی ہوتا ہے یا گہرا:

سطحی فراسٹ بائیٹ میں متاثرہ حصہ سبزی مائل اور زرد ہو جاتا ہے۔ شروع میں معمولی درد محسوس ہوتا ہے لیکن کچھ عرصہ بعد یہ حصہ بے حس ہو جاتا ہے۔ یخ بستہ حصے کو دبائیں تو یہ اوپر سے سخت اور نیچے سے نرم محسوس ہو گا۔ ناک، کان اور انگلیاں اس کی زد میں آتے ہیں۔ متاثرہ عضو کو ہاتھ سے آہستہ آہستہ دبا کر یا بغل میں کچھ دیر رکھ کر گرمی پہنچائیں تو کافی افاقہ ہو جاتا ہے اور تکلیف بڑھنے نہیں پاتی۔ سطحی قسم کے برعکس گہرا فراسٹ بائیٹ عموماً ہاتھوں اور پاؤں پر حملہ کرتا ہے۔ انگلیاں بے جان ہو جاتی ہیں اور ان پر دباؤ یا سردی کا اثر محسوس نہیں ہوتا۔ شروع میں متاثرہ عضو گرم ہوتا ہے اس میں سوجن آ جاتی ہے اور وہ خاصا نرم ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد بلسٹر بن جاتے ہیں جن کے اندر سرخی مائل اور پھر گہرے رنگ کا مائع جمع ہو جاتا ہے۔ عضو ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور پھر آخر میں یہ حصہ بالکل بے حس ہو جاتا ہے۔ اس میں خون کا دورہ نہیں ہوتا اور بالآخر یہ حصہ مر جاتا ہے۔

فراسٹ بائیٹ کا علاج:

کھلے برتن میں گرم پانی بھر لیں جس کا درجہ حرارت 42-39 ڈگری سینٹی گریڈ ہو۔ متاثرہ عضو کو اس پانی میں تقریباً آدھ گھنٹہ رکھ کر ہلکی ٹکور کریں۔ مریض کو گرم کپڑوں میں لپیٹا کر لٹا دیں اور گرم مشروبات پینے کو دیں۔ حملے کی شدت کم ہو جائے تو انگلیوں وغیرہ کو صاف اور خشک کر کے ان کے درمیان صاف ستھری روئی رکھیں اور صرف

پٹی باندھ دیں اور جتنی جلدی ممکن ہو مریض کو ہسپتال پہنچا دیا جائے۔

اگر جسم کا کوئی حصہ بروقت طبی امداد میسر نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ خراب ہو جائے اور اس میں زہریلا مادہ پیدا ہو جانے کا احتمال ہو تو اسے آپریشن کے ذریعے کاٹنے میں بلاوجہ جلدی نہ کی جائے۔ بلکہ ہفتہ دس دن اس کے لئے انتظار کیا جائے تا کہ عضو کے زیادہ سے زیادہ تندرست حصے کو بچایا جا سکے۔ اس مرض کا جب حملہ ہو جائے تو پھر اس صورت میں کوہ پیمائی جاری نہیں رکھ سکتے۔ مریض کو مناسب علاج کے لئے نزدیک کے ہسپتال میں پہنچا دیا جائے۔

ایکیوٹ ماؤنٹین سکنس۔AMS:

اے ایم ایس سے کوہ پیما بخوبی واقف ہیں۔ دو تین سال پہلے اس عارضے کی تشخیص ہو چکی ہے۔ ساڑھے تین ہزار میٹر سے اوپر کوہ پیماؤں میں جو ناخوشگوار علامات ظاہر ہوتی ہیں انہیں ایمز کا نام دیا گیا ہے۔ یہ علامات ہر انسان میں ایک جیسی اور ایک ہی بلندی پر جا کر ظاہر نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان کے لئے کسی ایک کلیے کا تعین کرنا نہایت مشکل ہے۔ یہ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ کس انسان کو کس عمر میں یہ تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ سگریٹ نوش اور سگریٹ نوشی سے پرہیز کرنے والے دونوں اس کا شکار ہو سکتے ہیں۔ البتہ وہ لوگ جو بلندی پر چڑھنے میں تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہیں اوپر جا کر سخت محنت کرتے ہیں انہیں یہ عارضہ لاحق ہونے کا احتمال زیادہ ہے۔ بلندی پر پہنچنے کے عموماً دو تین دن بعد اس کی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور کچھ دنوں بعد ختم بھی ہو جاتی ہیں۔ سر درد، سانس اُکھڑنا، بھوک کی کمی، بے خوابی، جی متلانا وغیرہ اس کی عام علامات ہیں۔ علامتی علاج کے طور پر اسپرین، پیراسٹامول، ایویون وغیرہ دوائیاں مفید ہیں۔ بعض ڈاکٹر دوائیوں کے استعمال سے گریز کرتے ہیں۔ کیونکہ علاج کے ساتھ ساتھ اضافی پیچیدگیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ البتہ ڈائیا موکس کے استعمال کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ کوہ پیمائی شروع کرنے سے تین دن پہلے اس دوائی کی ایک ایک ٹکیہ دن میں دو مرتبہ لیں اور پھر جب چڑھائی پر جانا شروع ہو جائے تو اس صورت میں پانچ ہزار میٹر تک پہنچنے تک یہی خوراک استعمال کریں۔ عارضے کے اسباب پر اس طرح قابو پایا جا سکتا ہے اور علامات ظاہر نہ ہوں گی۔ بہترین علاج البتہ یہ ہے کہ مریض اوپر نہ جائے مکمل طور آرام کرے اور جتنی جلدی ممکن ہو نیچے واقع کیمپ میں چلا جائے۔ کچھ دن آرام کے بعد صحت دوبارہ بحال ہو جاتی ہے۔ صحت یاب ہو کر وہ کوہ پیمائی میں پھر سے حصہ لے سکے گا۔

سیریبرال اوڈیما:

اس مرض میں انسان کے سر میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ کوہ پیماؤں کے لئے ضروری ہے کہ پہاڑ کے بیس

کیمپ تک پہنچنے کے لئے کچھ وزن اٹھا کر پیدل سفر کریں تاکہ ان کا ذہن اور جسم ماحول اور بلندی کے عادی ہو جائیں۔ اس طرح پھر بیس کیمپ سے اوپر مختلف کیمپ بناتے وقت کافی وقت صرف کرنا چاہئے۔ کوشش ہونی چاہئے کہ دن کے وقت سامان وغیرہ اوپر کے کیمپوں میں لے جائیں اور رات کو سونے کی غرض سے بیس کیمپ یا دیگر نیچے کے کیمپ میں آ جائیں۔ یہ معمول بنانے سے بدن کے فعل میں بلاوجہ ارتعاش پیدا نہیں ہوگا بلکہ اس میں بلندی کے اثرات کو آہستہ آہستہ قبول کرنے کی اہلیت پیدا ہو جائے گی۔ اس کے برعکس اگر بیس کیمپ تک کا سفر تیزی سے طے کریں یا ہیلی کاپٹر کا استعمال کریں اور پھر پہاڑ کے بلند کیمپوں کے درمیان ضروری وقفہ اور آرام نہ کیا جائے تو لامحالہ اس قسم کی خطرناک بیماری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس مرض کا حملہ چار سے پانچ ہزار میٹر کی بلندی پر ہوتا ہے۔ وہاں پہنچنے کے چند گھنٹوں یا چند دنوں بعد اس کے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ مرض کی بڑی وجہ یہ ہے کہ کوہ پیما بہت جلدی جلدی اوپر کے کیمپوں میں جاتا ہے۔ جب کہ اس کا سسٹم ابھی اس کا عادی نہیں ہوا ہوتا۔ بلندی پر جا کر محنت و مشقت کا کام کرتا ہے یا پھر پہلے سے موجود گلے میں انفیکشن بھی اس کا باعث ہو سکتی ہے۔ مریض کے سر میں مائع جمع ہو جاتا ہے اس کا ذہنی اور جسمانی توازن بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ آرام میں بھی سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ مدہوشی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں۔ لگاتار کھانسی کے ساتھ رنگدار بلغم خارج ہونے لگتی ہے۔ جسم کے درجہ حرارت میں اگرچہ نمایاں تبدیلی نہیں ہوتی لیکن نبض تیز ہو جاتی ہے۔ خون کا دباؤ گر جاتا ہے۔ چھاتی میں گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اگر یہ علامات فوری طور پر ظاہر ہوں تو موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس مرض کا ایک ہی موثر علاج ہے۔ مریض کو جلد از جلد نیچے لے جائیں اور آکسیجن کا استعمال کروائیں۔ اس سے کچھ دنوں بعد علامات غائب ہو جاتی ہیں اور مریض کی صحت بحال ہونے لگتی ہے۔ لیکن کوہ پیمائی کا شوق اسے آئندہ سال کے لئے ملتوی کرنا ہوگا۔

اس مرض کے علاج اور بحالی کے لئے نت نئے طریقے ایجاد ہو رہے ہیں۔ کھٹمنڈو سے ایورسٹ کے بیس کیمپ کو جاتے ہوئے رستے میں 4243 میٹر کی بلندی پر ایک پریشر چیمبر بنا رکھا ہے جس کا اندر کا پریشر 2500 میٹر کی بلندی سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس مرض کے مریض کو اس چیمبر میں چند ہفتے زیر علاج رکھتے ہیں اور وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو جاتا ہے۔ ہمارے ہاں شاید اس قسم کا انتظام فی الحال نہیں ہے۔

ایمز کی ایک اور شدید قسم پلمنری اوئیڈیما ہے۔ انسان کے پھیپھڑوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے یہ عارضہ کس وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس کے متعلق حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن اس کا تعلق بلاشبہ بلندی پر فضا میں آکسیجن کی کمی اور محنت و مشقت ہے۔ بلندی پر پہنچنے کے ایک سے تین دن بعد اس کی علامات ظاہر ہوتی ہیں لگاتار کھانسی اور سینے میں درد نمایاں علامات ہیں۔ کوہ پیما آرام سے بیٹھا یا لیٹا ہوا ہو اسے سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ رنگ دار بلغم خارج ہوتا ہے۔ سٹیتھوسکوپ کے ذریعے

پھیپھڑوں میں یہ ہیجانی کیفیت با آسانی پہنچائی جاسکتی ہے۔ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے مریض پانی میں ڈوب رہا ہو۔ بروقت طبی امداد نہ میسر ہو تو مرض مہلک ثابت ہوسکتا ہے۔مریض کو مکمل آرام کی ضرورت ہے اسے فوری طور پر نیچے لے جائیں۔ہیلی کاپٹر کے استعمال سے قیمتی وقت بچ جاتا ہے۔ہسپتال میں باقاعدہ علاج سے مریض عموماً صحت یاب ہوجاتا ہے۔

سنو بلائنڈنیس:

اس عارضے میں نہ تو انسان کی نظر ضائع ہوتی ہے اور نہ ہی یہ کیفیت برف کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے بلندیوں پر الٹراوائلٹ شعاؤں کی وجہ سے آنکھوں پر برا اثر پڑتا ہے۔آنکھوں میں سخت درد محسوس ہوتا ہے۔چند دن آرام کرنے سے اس کا اثر زائل ہوجاتا ہے۔ہر کوہ پیما اور پورٹر کے لئے ضروری ہے کہ دن کو دھوپ کی عینک ہمیشہ پہن رکھے۔ یہ عینک دونوں اطراف سے ڈھکی ہو تو زیادہ اچھا ہے تاکہ ٹھنڈی ہواؤں اور سورج کی تیز کرنوں سے آنکھیں محفوظ رہیں۔احتیاط کے طور پر ایک فالتو عینک بھی پاس رکھنا چاہئے۔کوہ پیمائی کے دوران اگر کسی وجہ سے عینک گر کر ضائع ہوجائے تو فالتو عینک کے بغیر کافی دشواری اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ راستہ بھٹک جائیں تو نہ جانے کیا ہوجائے۔

ڈی ہائیڈریشن:

صحت مند انسان کے جسم میں تقریباً تین چوتھائی حصہ پانی ہوتا ہے اور یہ تناسب بے وجہ نہیں ہے۔کوہ پیمائی کے دوران ٹھنڈے موسم میں پیاس کم لگتی ہے۔ویسے بھی بڑی ہمت کرکے برف کو پگھلا کر پانی میسر آتا ہے۔ اسے چاہئے کہ کسی بھی شکل میں استعمال کریں۔بدن میں پانی کی مقدار زیادہ کم ہوجائے تو دوران خون متاثر ہو گا۔نقاہت آجاتی ہے گردے اپنا کام ٹھیک سے نہ کر پائیں گے۔ طاقت اور قوت مدافعت کم ہو کر کئی ایک بیماریوں کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے۔اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ پیاس ہو یا نہ ہو کوہ پیما کو دن میں کم از کم تین یا چار لیٹر پانی یا دیگر مشروبات ضرور پینا چاہئیں۔

ہیلی کاپٹر ریسکیو سروس:

ہر کوہ پیما مہم کے ممبروں کو حادثے یا بیماری کی صورت میں پہاڑ سے ہیلی کاپٹر میں اٹھانا اور نزدیک ترین ہسپتال میں پہنچانا حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے۔اس مقصد کے لئے ہر مہم کو چار ہزار ڈالر پیشگی رقم جمع کرانا پڑتی ہے۔مہم جوئی کے دوران میں اگر اس مخصوص مقصد کے لئے ہیلی کاپٹر کا استعمال نہ کیا گیا تو یہ رقم واپس کردی

جاتی ہے۔کوہ پیامہم کو جب کبھی پہاڑوں میں ہیلی کاپٹر کی خدمات درکار ہوں تو مہم لیڈر یا رابطہ افسر مقامی انتظامیہ کو اطلاع کرتا ہے۔ یہ اطلاع آرمی ہیلی کاپٹر یونٹ کے دفتر میں فون یا وائرلیس کے ذریعے بھیج دی جاتی ہے۔ وقت اور موسم کو مدنظر رکھتے ہوئے ہیلی کاپٹر علاقہ میں جا کر مقررہ جگہ سے مریض کو لے آتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ ہیلی کاپٹر رات کے وقت یا انتہائی خراب موسم میں اس مشن پر نہیں جا سکتا اور پھر وہ ایک مخصوص بلندی سے اوپر اتر نہیں سکتا۔ قراقرم میں ان کی کارکردگی عموماً پہاڑوں کے بیس کیمپ 3400 سے 3700 میٹر تک محدود رہتی ہے اپنے ملک میں کوہ پیمائی کے ساتھ طویل وابستگی کے باوصف میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے علم میں ایک بھی ایسا کیس نہیں آیا۔ جہاں مریض کو بروقت ہیلی کاپٹر کی مدد نہ مل سکنے کے باعث موت واقع ہوئی ہو یا اس کا مرض شدت اختیار کر گیا ہو۔ ہمارے شاہین کسی کوہ پیما یا کوہ نورد کی جان بچانے کے لئے کئی مرتبہ سخت خطرناک اور نہایت ناموافق حالات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ان کی دلیری، مہارت اور انسان دوستی کے جذبے کو غیر ملکی کوہ پیما بڑی عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ صحیح معنوں میں ان کے مداح ہیں۔

کوہ پیماؤں کو پہاڑوں کی بلندیوں پر کچھ مخصوص قسم کی بیماریوں سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔ ان کے اسباب، بچاؤ اور علاج کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں چند بنیادی باتیں بڑے پتے کی ہیں اور خصوصی توجہ کا تقاضا کرتی ہیں۔

1- پہاڑ پر جانے سے پہلے کوہ پیماؤں کو ہر لحاظ سے تندرست ہونا چاہئے اور وہ تمام ضروری سامان سے لیس ہوں۔ مانگے تانگے کی چیزوں پر تکیہ کرنا بڑی نادانی کی بات ہے۔
2- پہاڑ پر آہستہ آہستہ چڑھائی کریں۔ چھ ہزار میٹر کے لگ بھگ بلندی پر کوہ پیما کو اپنے ماحول اور موسمی تغیر و تبدل کا مکمل طور پر عادی ہو جانا چاہئے۔ جسم و ذہن دونوں کی معاونت حاصل ہونا چاہئے۔
3- ہر کوہ پیما کو دن میں کم از کم تین یا چار لیٹر پانی یا مشروبات پینا چاہئیں تا کہ سسٹم خشک نہ ہو جائے۔
4- سات ہزار میٹر کی بلندی یا اس سے زیادہ اوپر کم سے کم وقت کے لئے ٹھہرنا چاہئے اور یہ قیام کسی صورت میں ایک ہفتے سے تجاوز نہ کرے ورنہ مہلک خطرات کا سامنا ہو سکتا ہے۔
5- بلندیوں پر کیمپ لگاتے وقت یا برف کے شیلٹر بناتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ وہ انتہائی سردی اور تیز و تند یخ ہواؤں سے خاطر خواہ طور پر محفوظ رہیں۔
6- اونچے کیمپوں تک کوہ پیمائی کے دوران جتنا وقت ممکن ہو پانچ ہزار میٹر سے نیچے آ کر آرام کر لینا چاہئے۔ تازہ دم ہو کر پھر سے اوپر جائیں۔
7- جونہی طبیعت ناساز ہو فوراً چند سو میٹر نیچے کے کیمپ میں جا کر ستائیں۔ طبیعت سنبھلنے پر پھر اوپر جا سکتے ہیں۔

☆......☆......☆

سوکھا پاس 5150 میٹر

اپنے نام سے لوگوں کو دھوکہ دینے والا یہ سوکھا پاس اتنا بھی سوکھا نہیں ہے بلکہ سوکھا بالکل نہیں۔ پاکستان کے مشکل ترین پاس میں سے ایک یہ سوکھا پاس ہے۔ اسکا نام کس نے اور کیوں رکھا یہ تو آج تک پتہ نہیں چل سکا۔ اگر معلوم ہو جائے تو اس سے وجہ ہی پوچھ لیتے کہ بھائی ایسے مشکل و خطرناک پاس کو سوکھا پاس کہنے کا مذاق کیوں کر سوجھا۔

سوکھا پاس وادی ارندو اور سنو لیک کے درمیان میں واقع ہے۔ ارندو کے گاؤں بیسل سے سوکھا اور سولو گلیشئر کے لیے ایک راستہ جاتا ہے جو تھوڑا آگے جا کر دائیں طرف سوکھا گلیشئر کی طرف مڑ جاتا ہے۔ جس کے آخر میں سوکھا پاس ہے۔ پاس کے دوسری برف سنو لیک ہے۔ پاس سے نیچے اتریں تو کارفو گورو گلیشئر پر جا نکلتے ہیں یہ راستہ آگے جا کر بیافو گلیشیئر سے اشکولی پہنچتا ہے۔ سوکھا پاس کی بلندی 5150 میٹر ہے۔ سوکھا پاس شائد نہیں یقیناً قراقرم کا واحد پاس ہے جو سب سے زیادہ پتلا یعنی باریک ہے۔ اس کی ٹاپ پر اتنی جگہ نہیں ہے کہ ٹھیک سے سیدھا کھڑا بھی ہوا جا سکے۔ ٹاپ پر کھڑے ہوں تو محاورتاً نہیں حقیقتاً ایک پاؤں ارندو اور دوسرا سنو لیک کی طرف ہوتا ہے۔ جیسے گھوڑے کی کاٹھی پر بیٹھے یا کھڑے ہوں۔

سوکھا پاس مشکل اتنا ہے کہ اس کو سوچتے ہی خوف آتا ہے۔ دونوں طرف چڑھائی بہت زیادہ عمودی مسلسل اور خطرناک ہے۔ بمشکل ہی کوئی مقام ایسا ہوگا جہاں 70 سے کم کا زاویہ ملے۔ اتنی سیدھی چڑھائی پر مسلسل کریوس ہیں۔ جو منہ کھولے شکار نگلنے کو تیار ہیں۔ اس کے علاوہ برف کی اندر چھپی ہوئی کریوس ہیں جو نظر نہیں آتیں اور جن پر پاؤں رکھتے اندھی گہرائی میں گرنے کا ڈر ہے۔ اس سب سے بڑھ کر وہ ایوالانچ ہیں جو ہر وقت آتی رہتی ہیں۔ جن کے سامنے اپنے آپ کو ایک رسی سے باندھ کر دوسری برف پر لگی رسی کی مدد بھی بیکار ہے کیونکہ یہ ایوالانچ اتنی زیادہ اور طاقتور ہوتی ہیں کہ رسیوں سے بندھے پورے گروپ کو اپنے ساتھ اُڑا لے جاتی ہیں۔

سوکھا پاس کا ذکر تاریخ میں سب سے پہلے ایرک شپٹن کی کتاب Blank on the map میں ملتا ہے جب اس کی ٹیم کے ایک ممبر ٹل مین نے مستاغ پاس وسار پولا گو گلیشیئر مہم سے واپسی سوکھا پاس پر مہم

جوئی کی۔ وہ سنو لیک کی طرف سے سوکھا پاس کے بیس کیمپ سے سیدھی عمودی دیوار چڑھ کر ٹاپ پر پہنچا اور اروندو میں جسل جا نکلا۔

دوسری بار 1987ء میں سٹیو ریزائی اور سٹیفن ڈیٹبلو نے سوکھا پاس کو کراس کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

تیسری بار 2008ء میں دو آسٹرین کوہ پیما براڈ پیک سر کر کے واپسی پر سوکھا پاس کرنے آئے اور سنو لیک سے اروندو پہنچے۔ (ان کی مہم کی کوئی تفصیل میسر نہ ہو سکی۔ لیکن اروندو سے فدا علی اور چند دوسرے پورٹرز نے تصدیق کی ہے کہ وہ ان دو آسٹرین سے اروندو میں ملے تھے جو براڈ پیک سے واپسی پر سوکھا پاس کراس کر کے اروندو آئے۔

اس کے علاوہ فیصل آباد سے ڈاکٹر احسن شیخ ذیشان اور اسلام آباد کے محمد کاشف ہراموش پاس کر کے اروندو آئے اور وہاں سے سوکھا پاس کے ٹاپ تک جا پہنچے۔ موسم کی سخت خرابی اور ایک ایوالانچ کے حادثے میں چند بندوں کے گرنے کی وجہ سے وہ پاس سے نیچے سنو لیک نہ اتر سکے اور ٹاپ سے ہی واپس اروندو آ گئے۔

جڑانوالہ سے سلمان مشتاق 2017ء میں اروندو کی ٹیم کے ساتھ سوکھا پاس کے ٹاپ پر پہنچے مگر دوسری طرف نیچے اترنے کی بجائے واپس اروندو آ گئے۔

ان کے علاوہ میرا پیارا دوست سولو لیجنڈ نیئر قاسم 2017ء اور 2018ء میں مسلسل دو بار کراس کرنے میں ناکام رہا اور تیسری کوشش میں 2 اگست 2019ء کو کراس کر کے کامیابی سے سنو لیک کی طرف اتر کر تاریخ رقم کر دی۔ یہ کسی بھی پاکستانی کی طرف سے پہلی کامیاب کوشش ہے جس پر نیئر قاسم مبارکباد کے مستحق ہیں۔ نیئر کے ساتھ ساتھ ہر اس پاکستانی کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو سوکھا پاس پر مہم جوئی کر چکے ہیں۔

لنک سر 7041 میٹر Link Sar

کوندوس وادی میں قراقرم کے ذیلی سلسلے سالتورو مستاغ میں لنک سر واقع ہے اسکی بلندی 7041 میٹر ہے جبکہ طول بلد 35.26 اور عرض بلد 76.36 ہے۔ 1963ء میں ایک بار سر ہو چکی ہے۔

کتابیات

- The Unique Mountain, Naseer ullah Awan.
- Kashmir Western Himalaya and Afghan Mountains by Verchere 1867
- Peak K2 to becalled Godwin- Austen1888
- Conway's Karakoram Expedition1892
- Crossing of Hispar Pass by Conway1893
- Exploration in Mustagh Mountains by Conway1893
- In the IceWorld of The Himalaya Ladakh Nubra Suru and Baltistan By Workman1900
- An exploration of the Mustagh Pass in the Karakoram Himalaya by F.C Ferber 1907
- JourneythroughWesternHimalayabyLongstaff1907
- Ice-boundHeightsOfTheMustaghByWorkman1908
- GlacierExplorationinEasternKarakoram1910
- RangesoftheKarakorambyNeve1910
- CallOfTheSnowyHisparByWorkman1911
- ExplorationofSiachenorRoseGlacierbyWorkman1914
- PhysicalCharacteristicsoftheSiachenBasinbyWorkman1914
- TwoSummersInIceWildsOfEasternKarakoramByWorkman1917
- EquipmentforHighAltitudeMountaineeringbyFinch1923
- AmongTheKara-KorumGlaciersIn1925ByVisser-HooftS1926
- ExplorationsinKarakorambyVisser1926

- TheBiafoGlacierbyFeatherstone1926
- ValleysandGlaciersinHunzabyMorris1928
- DukeofSpoleto'sExpeditiontoKarakorambyMason1929
- MountainsofKarakoram--DefenceofExistingNomenclaturebyBurrard1929
- FloodscausedbyHunzaGlaciersbyBridges1930
- GeologicalWorkofExpeditiontoKarakorambyDesio1930
- ItalianExpeditiontoKarakoramin1929byDukeofSpoleto1930
- MuztaghPassin1887byYounghusband1930
- GeographicalWorkofDukeofAbruzzibyDainelli1933
- TheNakedMountainbyKnowlton1933
- Blankonthe Mapby Shipton1938
- KarakoramConferenceReport1938
- KarakoramNomenclaturebyMason1938
- ShaksgamExpedition1937byShipton1938
- ConstructionofKarakoramMapfromGJv951940
- Karakoram1939byShipton1940
- NorthKarakoramJourneyinMuztagh-ShaksgamAreabySchomberg1947
- WhenMenandMountainsMeetbyTilman1947
- KarakoramSurvey1939—NewMapbyMott1950
- NangaParbatPilgrimagebyBuhl1956
- AmericanAlpineJournals
- TheLineRivers
- WheretheMountainmeets
- TheGreatGame
- WherefourworldmeetbyPeterGreen
- ThetrekkersGuidetotheHimalayaandKarakorambyHughSwift

TheTrekkingGuidebyIsobelShaw

SevenyearsinTibetbyHeinrichHarrer

EncyclopaediaofMountaineeringbyWaltUnsworth

- BeyoundtheGorgesoftheIndus Jettmar
- KaghanValley TahirImranKhan
- TehIndusRiver Oxford
- SharingWater Oxford
- PakistanandtheKarakuramHighway LonelyPlanet
- HumanRecordsofKarakuramHighway AhmadHassanPani
- ExplorersoftheWesternHimalaya1820–1895 JohnKeay
- Karakom1909 VittoriaSella
- PakistanHandbook DaveWinter&IvanMannheim
- TrekkingintheKarakuram&Hindukash JohnMock&Kimoneil

TheUniqueMountainsbyNaseerUllahAwan1990

TheLureofKarakorambyASayyedKhanQamar

- www.climbmagazine.com
- www.americanalpineclub.org
- www.alpineclub.org.pk
- www.blankonthemap.free.fr
- www.summitpost.org
- www.8000ers.com
- www.pahar.in
- www.k2climb.net
- www.paakware.com

انجینئر سید اظہر حسین بخاری

شیر باز علی خان برچہ

پاکستان ٹورسٹ گائیڈ

عکس گلگت بلتستان

قراقرم کے قبائل		پروفیسر عثمان علی
تاریخ گلگت		پروفیسر احمد حسن دانی
جہاں تین سلطنتیں ملتی ہیں	(ای ایف ٹامٹ)	ترجمہ ظفر حیات پال
بلتی اردو لغت		محمد علی شاہ بلستانی
پاکستان کے آثار قدیمہ		شیخ نوید اسلم
یہ ہے پاکستان		ملک عبدالمنان
شمالی پاکستان		رشید اختر ندوی
شیر دریا		جین فیرلی
تاریخ گلگت		امر سنگھ چوہان
شیر دریا		رضا علی عابدی
بغاوت گلگت		میجر ولیم الیگزینڈر
گلگت کے قبائل اور رسم و رواج		سردار ٹھاکر سنگھ
پاکستان پہاڑ اور کوہ پیمائی		جنرل قمر علی مرزا
پاک سرائے		مستنصر حسین تارڑ
کے ٹو کہانی		مستنصر حسین تارڑ
سنولیک		مستنصر حسین تارڑ
ہنزہ داستان		مستنصر حسین تارڑ
سفر شمال کے		مستنصر حسین تارڑ
پاکستان پہاڑ اور کوہ پیمائی		جنرل قمر علی مرزا

مصنف کی دیگر کتب

2015 - فلپائن جزیروں کی سرزمین

2016 - کوریا کی دلچسپ معلومات

2017 - پاکستان کے سورنگ

2018 - خوردوپن پاس (پرخطر راستوں کا سفر)

2019 - پاکستان کا تاریخی وثقافتی جائزہ

2020 - کوریا ماضی سے ترقی کا سفر

مولانا آزاد تاریخ کے کٹہرے میں

تحقیق وجستجو

پاکستان ٹریکنگ گائیڈ

abduhukr

abduhukr

+82 10 8590 4147

abduhu@hotmail.com